PAK STUDY

PAST PAPERS

Presented by:

Urdu Books Whatsapp Group

STUDY GROUP

مطالعہ پاکستان

بارھویں

بہاول پور بورڈ	ملتان بورڈ	ساہیوال بورڈ
سرگودھا بورڈ	فیصل آباد بورڈ	ڈی۔جی۔خان بورڈ
گوجرانوالا بورڈ	راولپنڈی بورڈ	لاہور بورڈ

فہرست

حل شدہ معروضی باب نمبر 1 بورڈ پیپرز (2011-2019)

1۔ علامہ محمد اقبالؒ نے مشہور خطبہ الٰہ آباد کس سال صادر فرمایا؟ (سات مرتبہ)
(A) 1940 (B) 1930 (C) 1940 (D) 1928

2۔ جنگ عظیم دوم کا آغاز کس سال میں ہوا؟ (آٹھ مرتبہ)
(A) 1914 (B) 1939 (C) 1921 (D) 1947

3۔ جنگ آزادی کس سال لڑی گئی؟ (چھ مرتبہ)
(A) 1850 (B) 1857 (C) 1860 (D) 1877

4۔ شملہ وفد کب وائسرائے لارڈ منٹو سے ملا؟ (تین مرتبہ)
(A) 1902 (B) 1904 (C) 1906 (D) 1908

5۔ قرارداد لاہور آل انڈیا مسلم لیگ کے سالانہ اجلاس میں کب منظور کی گئی؟ (چھ مرتبہ)
(A) 1930 (B) 1940 (C) 1946 (D) 1949

6۔ آل انڈیا مسلم لیگ کا قیام کس سال عمل میں آیا؟ (گیارہ مرتبہ)
(A) 1885 (B) 1906 (C) 1909 (D) 1940

7۔ قرارداد پاکستان 1940ء کس نے پیش کی؟
(A) لیاقت علی خان (B) مولانا ظفر علی خاں (C) اے۔ کے فضل الحق (D) قائداعظم

8۔ تحریک خلافت کی راہنمائی کرنے والی شخصیت کا نام ہے: (تین مرتبہ)
(A) سرسید احمد خاں (B) علامہ محمد اقبالؒ (C) مولانا محمد علی جوہر (D) سر آغا خاں

9۔ 1946ء کی عبوری حکومت میں کتنے مسلم لیگی وزراء شامل تھے: (پانچ مرتبہ)
(A) دو (B) تین (C) چار (D) پانچ

10۔ قانون آزادی ہند کب منظور ہوا؟ (سات مرتبہ)
(A) 14 اگست 1947 (B) 18 جولائی 1947 (C) 24 اکتوبر 1948 (D) 3 جون 1948

11۔ پاکستان ناگزیر تھا کتاب کا مصنف کون ہے: (دو مرتبہ)
(A) ڈاکٹر صفدر محمود (B) عبدالحلیم شرر (C) سرسید احمد خاں (D) سید حسن ریاض

12۔ کرپس مشن کب برصغیر آیا:
(A) 1940 (B) 1942 (C) 1944 (D) 1946

13۔ آغا حسن آفندی کس صوبے سے تعلق رکھتے تھے؟
(A) بنگال (B) پنجاب (C) سندھ (D) آسام

14۔ توبتہ النصوح ناول کس کی تحریر ہے؟ (پانچ مرتبہ)
(A) ڈپٹی نذیر احمد (B) مولانا الطاف حسین حالی (C) مولانا شبلی نعمانی (D) مولانا ذکاء اللہ

15۔ قاضی محمد عیسیٰ کا تعلق کس صوبے سے تھا؟ (چھ مرتبہ)
(A) پنجاب (B) سندھ (C) سرحد (D) بلوچستان

16۔ محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس کی بنیاد کس نے رکھی؟
(A) سید محمد (B) سرسید احمد خان (C) نواب محسن الملک (D) سر آغا خان

---2016---

17۔ کابینہ مشن کتنے افراد پر مشتمل تھا؟
(A) 1 (B) 2 (C) 3 (D) 4

18۔ آل انڈیا نیشنل کانگرس کی بنیاد کس سال رکھی گئی تھی؟
(A) 1882 (B) 1883 (C) 1884 (D) 1885

---2017---

19۔ مراۃ العروس کس کی تحریر ہے:
(A) سرسید احمد خاں (B) مولانا شبلی نعمانی (C) مولانا نذیر احمد (D) مولانا حالی

ختم نبوت ﷺ زندہ باد　　　　　　　　　　عظمت صحابہ زندہ باد

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ:

معزز ممبران: آپ کا وٹس ایپ گروپ ایڈمن "**اردو بکس**" آپ سے مخاطب ہے۔

آپ تمام ممبران سے گزارش ہے کہ:

- گروپ میں صرف PDF کتب پوسٹ کی جاتی ہیں لہذا کتب کے متعلق اپنے کمنٹس / ریویوز ضرور دیں۔ گروپ میں بغیر ایڈمن کی اجازت کے کسی بھی قسم کی (اسلامی و غیر اسلامی، اخلاقی، تحریری) پوسٹ کرنا سختی سے منع ہے۔
- گروپ میں معزز، پڑھے لکھے، سلجھے ہوئے ممبرز موجود ہیں اخلاقیات کی پابندی کریں اور گروپ رولز کو فالو کریں بصورت دیگر معزز ممبرز کی بہتری کی خاطر ریمو کر دیا جائے گا۔
- کوئی بھی ممبر کسی بھی ممبر کو انباکس میں میسیج، مس کال، کال نہیں کرے گا۔ رپورٹ پر فوری ریمو کر کے کاروائی عمل میں لائے جائے گی۔
- ہمارے کسی بھی گروپ میں سیاسی و فرقہ واریت کی بحث کی قطعاً کوئی گنجائش نہیں ہے۔
- اگر کسی کو بھی گروپ کے متعلق کسی قسم کی شکایت یا تجویز کی صورت میں ایڈمن سے رابطہ کیجئے۔
- سب سے اہم بات:

گروپ میں کسی بھی قادیانی، مرزائی، احمدی، گستاخِ رسول، گستاخِ امہات المؤمنین، گستاخِ صحابہ و خلفائے راشدین حضرت ابو بکر صدیق، حضرت عمر فاروق، حضرت عثمان غنی، حضرت علی المرتضیٰ، حضرت حسنین کریمین رضوان اللہ تعالیٰ اجمعین، گستاخ اہلبیت یا ایسے غیر مسلم جو اسلام اور پاکستان کے خلاف پراپیگنڈا میں مصروف ہیں یا ان کے روحانی و ذہنی سپورٹرز کے لئے کوئی گنجائش نہیں ہے لہذا ایسے اشخاص بالکل بھی گروپ جوائن کرنے کی زحمت نہ کریں۔ معلوم ہونے پر فوراً ریمو کر دیا جائے گا۔

- تمام کتب انٹرنیٹ سے تلاش / ڈاؤنلوڈ کر کے **فری آف کاسٹ** وٹس ایپ گروپ میں شیئر کی جاتی ہیں۔ جو کتاب نہیں ملتی اس کے لئے معذرت کر لی جاتی ہے۔ جس میں محنت بھی صَرف ہوتی ہے لیکن ہمیں آپ سے صرف دعاؤں کی درخواست ہے۔
- عمران سیریز کے شوقین کیلئے علیحدہ سے عمران سیریز گروپ موجود ہے۔
- **لیڈیز کے لئے الگ گروپ کی سہولت موجود ہے جس کے لئے ویریفکیشن ضروری ہے۔**
- اردو کتب / عمران سیریز یا سٹڈی گروپ میں ایڈ ہونے کے لئے ایڈمن سے وٹس ایپ پر بذریعہ میسیج رابطہ کریں اور جواب کا انتظار فرمائیں۔ برائے مہربانی اخلاقیات کا خیال رکھتے ہوئے موبائل پر کال یا ایم ایس کرنے کی کوشش ہر گز نہ کریں۔ ورنہ گروپس سے تو ریمو کیا ہی جائے گا بلاک بھی کیا جائے گا۔

نوٹ: ہمارے کسی گروپ کی کوئی فیس نہیں ہے۔ سب فی سبیل اللہ ہے

0306-7163117	0343-7008883	0333-8033313
محمد سلمان سلیم	پاکستان زندہ باد	راؤ ایاز

پاکستان زندہ باد　　　　　　　　　　پاکستان پائندہ باد

اللہ تبارک تعالیٰ ہم سب کا حامی و ناصر ہو

20۔ مولوی فضل الحق کا تعلق کس صوبے سے تھا:
(A) بنگال (B) پنجاب (C) سندھ (D) بلوچستان

21۔ خطبات احمدیہ کے مصنف کا نام بتائیں:
(A) مولانا حالی (B) سید حسن ریاض (C) سرسید احمد خاں (D) ڈپٹی نذیر احمد

22۔ آثار الصنادید کے مصنف تھے:
(A) سرسید احمد خاں (B) مولانا شبلی نعمانی (C) مولانا حالی (D) ڈپٹی نذیر احمد

23۔ قرارداد مقاصد پاس ہونے کا سن:
(A) 1947 AD (B) 1948 AD (C) 1949 AD (D) 1946 AD

24۔ رسالہ تہذیب الاخلاق کس نے لکھا:
(A) سرسید احمد خاں (B) ڈپٹی نذیر احمد (C) مولانا شبلی نعمانی (D) مولانا الطاف حسین حالی

25۔ موازنہ دبیر و انیس تحریر ہے:
(A) سرسید احمد خاں کی (B) مولانا شبلی نعمانی کی (C) مولانا نذیر احمد کی (D) مولانا حالی کی

---2018---

26۔ تحریک خلافت کب شروع ہوئی؟
(A) 1918 (B) 1919 (C) 1920 (D) 1921

27۔ سرسید احمد خاں نے محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس کی بنیاد رکھی:
(A) 1884 (B) 1886 (C) 1887 (D) 1888

28۔ سرسید نے علی گڑھ سکول کی بنیاد رکھی:
(A) 1874 (B) 1875 (C) 1876 (D) 1877

29۔ آل انڈیا مسلم لیگ کا قیام کس شہر میں عمل میں آیا؟
(A) کراچی (B) لاہور (C) دہلی (D) ڈھاکہ

30۔ کتاب "الغزالی" تصنیف ہے:
(A) مولانا شبلی نعمانی (B) سرسید احمد خاں (C) ڈپٹی نذیر احمد (D) مولانا الطاف حسین حالی

---2019---

31۔ محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس کب قائم ہوئی؟
(A) 1885ء (B) 1886ء (C) 1906ء (D) 1905ء

32۔ اخبار زمیندار شائع کیا۔
(A) ابوالکلام آزاد (B) ظفر علی خاں (C) محمد علی جوہر (D) محبوب عالم

---2020---

33۔ تحریک خلافت کی رہنمائی کس نے کی؟
(A) سرسید احمد خان (B) علامہ اقبال (C) محمد علی جوہر (D) سر آغا خان

34۔ اسلام میں اقتدار اعلیٰ کا مالک کون ہے؟
(A) پارلیمنٹ (B) عوام (C) بادشاہ (D) اللہ تعالیٰ

مختصر سوالات باب نمبر 1 بورڈ پیپرز (2011-2019)

سوال 1: جنگ آزادی کی دو وجوہات لکھیں۔
جواب: (i) انگریزوں کے ظلم سے چھٹکارہ۔ (ii) انگریز کی غلامی سے رہائی حاصل کرنا۔ (iii) ہندوؤں کا ظلم و ستم۔
(iv) مذہبی آزادی۔

سوال 2: سرسید احمد خاں کب اور کہاں پیدا ہوئے؟
جواب: سرسید احمد خاں 17 اکتوبر 1817ء کو دہلی میں پیدا ہوئے۔

سوال 3: سرسید احمد خاں کی دو کتابوں کے نام لکھیں۔ (دو مرتبہ)
جواب: (i) خطبات احمدیہ (ii) تبیین الکلام (iii) آثار الصنادید (iv) تاریخ ڈجنور (v) تفسیر القرآن

سوال 4 کانگرس کب اور کہاں قائم ہوئی؟
جواب: آل انڈین نیشنل کانگریس کا قیام 1885ء میں کلکتہ میں عمل میں آیا۔ جس کا بانی اے۔ او۔ ہیوم ایک انگریز تھا۔ (دو مرتبہ)

سوال 5 مسلم لیگ کے قیام کی دو وجوہات بیان کریں۔
جواب: (i) حکومت اور مسلمانوں کے درمیان بہتر تعلقات قائم کرنا۔
(ii) مسلمانوں میں وفاداری کے جذبات پیدا کرنا۔
(iii) برصغیر کی سیاسی جماعتوں سے رابطے قائم کرنا۔

سوال 6 علی برادران کون تھے؟
جواب: مولانا محمد علی جوہر، مولانا شوکت علی۔ (دو مرتبہ)

سوال 7 لفظ "پاکستان" کب اور کس نے تجویز کیا؟
جواب: چودھری رحمت علی نے 1933 میں لفظ پاکستان اپنے پمفلٹ Now or Never میں تجویز کیا۔ (چار مرتبہ)

سوال 8 قرارداد پاکستان کے دو بنیادی نکات بیان کریں۔
جواب: (i) برصغیر کی تقسیم کے سوا کسی اور تجویز کو قبول نہیں کیا جائے گا۔
(ii) مسلم اکثریت والے شمال مغربی اور مشرقی علاقوں میں آزاد اور خود مختار مسلم مملکتیں قائم کی جائیں۔
(iii) ہندو اکثریتی علاقوں میں مسلم اقلیتوں کو تحفظ فراہم کیا جائے۔

سوال 9 سرسید احمد خان کی کوئی سی چار سماجی اور معاشی خدمات تحریر کریں۔
جواب: (1) سرسید نے مسلمانوں اور حکومت برطانیہ کے درمیان تعلقات کو بہتر بنانے،
(2) مسلمانوں کے خلاف جاری جبر کو روکنے کے لیے کام کیا
(3) مسلمانوں کی ملازمت کے بند دروازے کھلوانے کے لئے جدوجہد کی۔

سوال 10 دو قومی نظریہ سے کیا مراد ہے؟
جواب: دو قومی نظریے سے مراد یہ ہے کہ ہندوستان میں دو بڑی اقوام آباد ہیں جن میں سے ایک ہندو اور دوسری مسلمان قوم ہے۔ یہ دونوں اقوام اپنے مذہبی نظریات، رہن سہن کے انداز اور لباس، مذہب کلچر اور اجتماعی سوچ میں ایک دوسرے سے مختلف ہیں۔ صدیوں اکٹھا رہنے کے باوجود ایک دوسرے کے ساتھ گھل مل نہ سکے۔

سوال 11 قانون آزادی ہند کب منظور ہوا؟
جواب: 18 جولائی 1947ء کو قانون آزادی ہند منظور ہوا۔ جس میں حکومت برطانیہ نے برصغیر کو دو ممالک میں تقسیم کرنے کا اعلان کیا۔

سوال 12 مولانا شبلی نعمانی کی دو تصانیف کے نام تحریر کریں۔ (دو مرتبہ)
جواب: (i) سیرت النبی (ii) الفاروق

سوال 13 تحریک خلافت کے دو مقاصد تحریر کریں۔ (آٹھ مرتبہ)
جواب: (i) ترکی کے ٹکڑے ٹکڑے نہ کئے جائیں۔
(ii) خلیفہ موجود رہے اور ترکی میں خلافت کا ادارہ اپنی حیثیت برقرار رکھے۔
(iii) مسلمانوں کے مقدس مقامات مکہ اور مدینہ کی حفاظت کی جائے۔

سوال 14 مولانا حالی کی کوئی سی دو تصانیف کے نام تحریر کریں۔ (دو مرتبہ)
جواب: (i) مسدس حالی (ii) دیوان حالی

سوال 15 تحریک خلافت کے دوران گاندھی نے مسلمانوں کو کیا مشورہ دیا؟
جواب: تحریک خلافت کے دوران گاندھی نے مسلمانوں کو مشورہ دیا کہ وہ
(i) حکومت کی طرف سے دیئے گئے القابات واپس کر دیں
(ii) سرکاری ملازمتوں سے استعفیٰ دے دیں
(iii) تعلیم چھوڑ کر سڑکوں پر نکل آئیں
(iv) گرفتاریاں دیں اور ٹیکس دینے سے انکار کر دیں۔ (چھ مرتبہ)

سوال 16 سرسید احمد خاں کے قائم کردہ چار تعلیمی اداروں کے نام لکھیے۔
جواب: (i) 1859 میں مراد آباد
(ii) 1862 میں غازی پور میں مدرسے قائم کیے۔
(iii) 1875 میں علی گڑھ میں ایم اے او ہائی سکول کی بنیاد رکھی۔ جو بعد ازاں ایم اے او کالج اور 1920 میں یونیورسٹی کا درجہ اختیار کر گیا۔
(iv) 1886 میں محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس کے نام سے ایک ادارے کی بنیاد رکھی۔

سوال 17 مولانا حالی کی کوئی سی دو تصانیف کے نام تحریر کریں۔

جواب: مسدس حالی، دیوان حالی، حیات حالی، یادگار غالب

سوال 18 مولانا نذیر احمد کی تین کتب کے نام تحریر کریں۔

جواب: (i) مراۃ العروس (ii) توبۃ النصوح (iii) ابن الوقت

سوال 19 محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس کی بنیاد کب اور کس نے رکھی۔

جواب: 1886ء میں سر سید احمد خاں نے محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس کی بنیاد رکھی۔

سوال 20 سر سید احمد خاں نے ایم اے او ہائی سکول کب اور کہاں قائم کیا؟

جواب: سر سید احمد خاں نے علی گڑھ میں 1875ء میں ایم اے او ہائی سکول کی بنیاد رکھی جو بعد میں 1877ء میں ایم اے او کالج اور آپ کی وفات کے بعد 1920ء میں یونیورسٹی کا درجہ اختیار کر گیا۔

سوال 21 شملہ وفد کب اور کس کی قیادت میں لارڈ منٹو سے ملا؟

جواب: شملہ وفد یکم اکتوبر 1906ء کو سر آغا خان کی قیادت میں وائسرائے لارڈ منٹو سے ملا جس میں انہوں نے مسلمانوں کے لئے جداگانہ انتخاب کا حق سمیت کئی مطالبات پیش کئے۔ یہ وفد 135 اراکین پر مشتمل تھا۔

سوال 22 سر سید احمد خاں کی چار تصانیف کے نام تحریر کریں۔

جواب: (i) آثار الصنادید (ii) تبیین الکلام (iii) تفسیر قرآن (iv) خطبات احمدیہ

سوال 23 صوبہ بلوچستان سے تعلق رکھنے والی دو شخصیات کے نام تحریر کریں جنہوں نے تحریک پاکستان میں اہم کردار ادا کیا۔

جواب: قاضی محمد عیسیٰ، سہراب خان، محمد خان جوگوزئی، نواب آف قلات۔

سوال 24 ڈپٹی نذیر احمد کی تین کتب کے نام تحریر کریں۔

جواب: مراۃ العروس، ابن الوقت، توبۃ النصوح۔

سوال 25 نظریہ پاکستان کے کوئی سے دو اجزائے ترکیبی تحریر کریں۔

جواب: عقائد و عبادات، جمہوری اقدار کا فروغ، معاشرتی مساوات اور انصاف، شہریوں کے حقوق۔

سوال 26 تحریک خلافت کے دو نمایاں رہنماؤں کے نام تحریر کریں۔

جواب: مولانا محمد علی جوہر، مولانا شوکت علی۔

سوال 27 سر سید احمد خاں کے دو ساتھیوں کے نام لکھیں۔

جواب: مولانا الطاف حسین حالی، مولانا شبلی نعمانی۔

سوال 28 تحریک خلافت کے دو اثرات لکھیں۔

جواب: (i) گاندھی کا مکار چہرہ دیکھنے کو ملا (ii) مسلمانوں کو سیاسی شعور کی ضرورت محسوس ہوئی۔ سیاسی لیڈر کی بھی ضرورت محسوس ہوئی۔

سوال 29 مطالبہ پاکستان کے دو نکات لکھیں۔ / مطالبہ پاکستان کے دو محرکات لکھیں۔

جواب: دو قومی نظریہ، لسانی فسادات، اردو ہندی تنازعہ، کانگرسی وزارتوں کے مظالم۔

سوال 30 شملہ وفد کے دو نکات تحریر کریں۔

جواب: جداگانہ طریقہ انتخاب، سیاسی، ثقافتی، اقتصادی اور دیگر حقوق کا حصول، مسلمانوں کے لیے ملازمتوں میں حصہ۔

سوال 31 لکھنو پیکٹ کے دو نکات تحریر کریں۔

جواب: ہندو مسلم مفاہمت کی ابتدائی کوشش، جداگانہ انتخابات کا مطالبہ۔

سوال 32 تحریک خلافت کے مطالبات تحریر کریں۔

جواب: (i) حجاز مقدس کی حرمت پر آنچ نہ آئے۔ (ii) ترکی میں خلافت کا ادارہ قائم رہے۔

سوال 33 مسلم لیگ کے چار مقاصد تحریر کریں۔ (دو مرتبہ)

جواب: (i) مسلم حقوق کا تحفظ (ii) مسلمانوں میں وفاداری کے جذبات پیدا کرنا (iii) حکومت اور مسلمانوں کے درمیان بہتر تعلقات استوار کرنا (iv) جداگانہ طریقہ انتخاب

سوال 34 اردو ہندی تنازعہ کی وضاحت کریں۔

جواب: بنارس کے مقام پر 1867ء میں اردو ہندی تنازعہ پیش آیا۔ ہندو چاہتے تھے کہ اردو کی جگہ ہندی کو سرکاری زبان کا درجہ ملے۔ دیوناگری رسم الخط رائج سنسکرت کو رائج کیا جائے۔

---2016---

سوال35 1945-46 کے انتخابات کے لئے مسلم لیگ کا منشور کیا تھا؟ (دو مرتبہ)

جواب: مسلم لیگ چاہتی ہے کہ ہندوستان پاکستان کے مطابق تقسیم کیا جائے تاکہ مسلم اکثریتی علاقوں میں مسلمانوں کو مکمل اقتدار حاصل ہو جائے۔

سوال36 کابینہ مشن پلان کے دو گروپوں کے نام لکھیں۔

جواب: گروپ اے۔ بمبئی، مدراس، یو۔ پی، اڑیسہ، سی پی۔

گروپ بی۔ پنجاب، سرحد، سندھ گروپ سی۔ بنگال، آسام، بہار

سوال37 سرسید احمد خان کی چار سیاسی خدمات تحریر کریں۔

جواب: 1۔ سرسید نے مسلمانوں کو ایک علیحدہ قوم ثابت کیا۔

2۔ آپ نے مسلمانوں کو مشورہ دیا کہ سیاست سے دور رہتے ہوئے اپنی تمام تر توجہ تعلیم کے حصول پر دیں۔

3۔ سرسید نے مسلمانوں کے لئے لوکل کونسلوں میں نشستوں کا مطالبہ کیا۔

4۔ سرسید مسلمانوں کو سیاست سے دور رکھنا چاہتے تھے اس لئے انہوں نے مسلمانوں کو 1885 میں ایک انگریز اے۔ او ہیوم کی کوششوں سے قائم ہونے والی انڈین نیشنل کانگرس سے دور رکھا۔

سوال38 آل انڈیا مسلم لیگ کب اور کہاں قائم ہوئی؟

جواب: آل انڈیا مسلم لیگ 1906ء میں ڈھاکہ میں قائم ہوئی۔ 30 دسمبر 1906ء کو نواب سلیم اللہ خان آف ڈھاکہ کی دعوت پر ڈھاکہ میں قائم ہوئی۔

سوال38 ان تعلیمی اداروں کے نام لکھئے جو علی گڑھ کے نتیجے میں قائم ہوئے۔

جواب: i۔ لاہور میں اسلامیہ کالج ii۔ کراچی میں سندھ مسلم مدرسہ iii۔ پشاور میں اسلامیہ کالج

iv۔ کانپور میں حلیم کالج

---2017---

سوال39 ویول پلان کے دو نکات تحریر کریں۔

جواب: 1۔ مستقبل کا دستور برصغیر کی تمام سیاسی طاقتوں کی مرضی سے بنایا جائیگا۔

2۔ مرکز میں انتظامی کونسل کو تشکیل دینے کے بعد تمام صوبوں میں انتظامی کونسلیں منظم کی جائیں گی۔

سوال40 1946 کی عبوری حکومت میں شامل چار مسلمان راہنماؤں کے نام لکھیں۔ جنہوں نے بحیثیت منسٹر حلف اُٹھایا۔

جواب: 1۔ لیاقت علی خاں 2۔ عبدالرب نشتر 3۔ آئی آئی چندریگر 4۔ راجہ غضنفر علی خاں 5۔ جوگندر ناتھ منڈل

سوال41 آل انڈیا مسلم لیگ کے قیام کے کوئی دو مقاصد تحریر کریں۔

جواب: 1۔ حکومت اور مسلمانوں کے درمیان بہتر تعلقات استوار کرنا اور قائم کرنا۔

2۔ مسلمانوں میں وفاداری کے جذبات پیدا کرنا۔

3۔ برصغیر کی دیگر اقوام اور سیاسی جماعتوں سے اجتماعی بھلائی کے لیے رابطے قائم کرنا۔

4۔ مسلمانوں کے لیے ثقافتی اور معاشی تحفظ حاصل کرنا۔

سوال42 کس نے اور کہاں قرارداد پاکستان پیش کی؟

جواب: شیر بنگال مولوی اے۔ کے فضل الحق نے 23 مارچ 1940ء کو لاہور کے تاریخی پارک "اقبال پارک" میں پیش کی۔

---2018---

سوال43 ویول پلان کے کوئی سے دو نکات بیان کریں۔

جواب: 1۔ مستقبل کا دستور برصغیر کی تمام سیاسی طاقتوں کی مرضی سے بنایا جائے گا۔

2۔ مرکز میں انتظامی کونسل کو تشکیل دینے کے بعد تمام صوبوں میں بھی انتظامی کونسلیں منظم کی جائیں گی۔

سوال44 قائداعظم نے 21 مارچ 1948 کو ڈھاکہ کے عوام سے خطاب کرتے ہوئے کیا فرمایا؟

جواب: قائداعظم نے 21 مارچ 1948 کو ڈھاکہ کے عوام سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا "میں چاہتا ہوں کہ آپ سندھی، بلوچی، پنجابی، پٹھان اور بنگالی بن کر بات نہ کریں یہ کہنے میں آخر کیا فائدہ ہے؟ کہ ہم پنجابی، سندھی یا پٹھان ہیں ہم تو بس مسلمان ہیں"۔

سوال45 تحریک علی گڑھ کے حوالے سے سرسید احمد خاں کے دو ساتھیوں کے نام لکھیں۔

جواب: تحریک علی گڑھ کے حوالے سے سرسید احمد خاں کے ساتھی درج ذیل ہیں:

محسن الملک، وقار الملک، مولانا شبلی نعمانی، مولانا الطاف حسین حالی، مولانا چراغ علی۔

---2019---

سوال 46 کابینہ مشن میں شامل دو وزراء کے نام تحریر کریں۔
جواب: سرسٹیفورڈ کرپس 2 اے۔وی۔الیگزینڈر 3 سر پیتھک لارنس

سوال 47 سرسید احمد خان کی دو تعلیمی خدمات لکھیے۔
جواب: 1 1859ء میں سرسید نے مرادآباد اور 1862ء میں غازی پور میں مدرسے قائم کیے۔
2۔ 1875ء میں انھوں نے علی گڑھ میں ایم۔اے۔او ہائی سکول کی بنیاد رکھی۔

سوال 48 قاضی محمد عیسیٰ کا تعلق کس صوبے سے تھا؟
جواب: قاضی محمد عیسیٰ کا تعلق صوبہ بلوچستان سے تھا۔

سوال 49 نظریہ سے کیا مراد ہے؟
جواب: لفظ ''نظریہ'' کو انگریزی زبان میں آئیڈیالوجی کہا جاتا ہے۔
نظریے سے مراد ایسا ضابطہ یا پروگرام ہے جس کی بنیاد فلسفہ و تفکر پر رکھی گئی ہو اور انسانی زندگی کے مختلف پہلوؤں مثلاً سیاسی، معاشرتی اور تہذیبی مسائل کے حل کے لئے کوئی منصوبہ بنایا گیا ہو۔

سوال 50 آل انڈیا مسلم لیگ کے قیام کے لئے خصوصی اجلاس میں شریک کوئی دو شرکاء کا نام لکھیے۔
جواب: 1۔ نواب سلیم اللہ خان 2۔ مولانا محمد علی جوہر

سوال 51 کابینہ مشن پلان کے کوئی دو ارکان کے نام لکھیے۔
جواب: 1۔ سرسٹیفورڈ کرپس 2۔ اے۔وی الیگزینڈر 3۔ سر پیتھک لارنس

سوال 52 سائنٹیفک سوسائٹی کب اور کس نے قائم کی؟
جواب: 1863ء میں غازی پور میں سرسید احمد خان نے سائنٹفک سوسائٹی قائم کی۔

---2020---

سوال 53 کرپس مشن کی دو تجاویز بیان کریں۔ (تین مرتبہ)
جواب: (i) جنگ کے بعد برصغیر کو ڈومینین کا درجہ دیا جائے گا۔ (ii) اقلیتوں کے حقوق کے لئے مناسب اقدام اٹھائے جائیں گے۔

سوال 54 کابینہ مشن پلان کے کوئی دو ارکان کے نام لکھیں۔
جواب: 1۔ سرسٹیفورڈ کرپس 2۔ اے۔وی الیگزینڈر 3۔ سر پیتھک لارنس

حصہ معروضی باب نمبر 2 بورڈ پیپرز (2011-2019)

1۔ ریاست جموں و کشمیر کو انگریزوں نے ڈوگرہ راجہ کے ہاتھ کتنے روپوں میں فروخت کیا؟ (تین مرتبہ)
(A) 70لاکھ (B) 85لاکھ (C) 50لاکھ **(D) 75لاکھ**

2۔ تقسیم برصغیر کے وقت ہندوستان کا وائسرائے کون تھا؟
(A) لارڈ کرزن (B) لارڈ ویول **(C) لارڈ ماؤنٹ بیٹن** (D) لارڈ منٹو

3۔ باؤنڈری کمیشن کا سربراہ کون تھا؟ (دو مرتبہ)
(A) ماؤنٹ بیٹن **(B) ریڈکلف** (C) لارڈ منٹو (D) لارڈ کرزن

4۔ انگریزوں کے دور حکومت میں برصغیر میں ریاستوں کی تعداد کتنی تھی؟
(A) 535 (B) 435 **(C) 635** (D) 630

5۔ بھارت اور پاکستان کے درمیان سندھ طاس معاہدہ ہونے کا سن:
(A) 1960 (B) 1962 (C) 1964 (D) 1966

6۔ برصغیر کی تقسیم کے وقت ''ریزرو بنک'' میں رقم جمع تھی:
(A) 2بلین (B) 3بلین **(C) 4بلین** (D) 5بلین

7۔ تقسیم برصغیر سے پہلے ڈوگرہ راج کے خلاف کشمیریوں نے ______ میں اپنی آزادی کی جنگ کا آغاز کیا:
(A) 1940 **(B) 1930** (C) 1920 (D) 1928

8۔ اقوام متحدہ کے کس ادارے نے 1948 میں ریاست جموں کشمیر میں استصواب رائے کرانے کے حق میں قرارداد یں منظور کی؟
(A) جنرل اسمبلی (B) سلامتی کونسل (C) تولیتی کونسل (D) عالمی عدالت انصاف

9۔ قیام پاکستان کے وقت ریاست حیدرآباد دکن میں کس قوم کی اکثریت تھی؟ (دومرتبہ)
(A) مسلمان (B) ہندو (C) سکھ (D) عیسائی

10۔ تقسیم برصغیر کے وقت ہندوستان کا وائسرائے کون تھا؟ (تین مرتبہ)
(A) لارڈ کرزن (B) لارڈ ویول (C) لارڈ ماؤنٹ بیٹن (D) لارڈ منٹو

11۔ برصغیر پر مسلمانوں نے کتنے سال حکومت کی؟
(A) 500 (B) 800 (C) 1000 (D) 1200

12۔ بھارت سے سرکاری ملازمین کو لانے کے لئے کس ہوائی کمپنی سے سمجھوتہ ہوا؟
(A) پی آئی اے (B) ٹاٹا ائیر کمپنی (C) کریسنٹ ائیرویز (D) اورینٹ ائیرویز

13۔ 11 ستمبر 1948 کو بھارت نے کس ریاست پر حملہ کیا؟ (دومرتبہ)
(A) ریاست حیدرآباد دکن (B) ریاست جموں وکشمیر (C) ریاست مناوادر (D) ریاست جوناگڑھ

14۔ پاکستان اقوام متحدہ کا ممبر کب بنا؟
(A) 1947 (B) 1948 (C) 1949 (D) 1951

---2016---

15۔ سٹیٹ بنک آف پاکستان کی بنیاد رکھی گئی: (تیرہ مرتبہ)
(A) 1947ء میں (B) 1948ء میں (C) 1949ء میں (D) 1950ء میں

16 ہندوستان میں آخری وائسرائے کون تھا؟
(A) لارڈ کرزن (B) لارڈ ویول (C) لارڈ منٹو (D) لارڈ ماؤنٹ بیٹن

17۔ پاکستان اور بھارت کے درمیان سندھ طاس معاہدہ کس کے تعاون سے طے پایا؟
(A) ورلڈ بنک (B) اقوام متحدہ (C) آئی۔ایم۔ایف (D) برطانیہ

---2017---

18۔ 1941ء کی مردم شماری کے مطابق ریاست جموں کشمیر کی آبادی تھی:
(A) 25 لاکھ (B) 35 لاکھ (C) 40 لاکھ (D) 50 لاکھ

19۔ کراچی سے ریاست جوناگڑھ کا فاصلہ کتنے کلومیٹر تھا:
(A) 380 (B) 480 (C) 580 (D) 680

20۔ قیام پاکستان کے وقت ریاست حیدرآباد دکن میں ____ قوم کی اکثریت تھی:
(A) مسلمان (B) ہندو (C) سکھ (D) عیسائی

21۔ بھارتی افواج نے ریاست حیدرآباد دکن پر قبضہ کیا:
(A) 17 ستمبر 1947ء (B) 17 دسمبر 1947ء (C) 11 ستمبر 1947ء (D) 17 ستمبر 1948ء

---2018---

22۔ کراچی اور ریاست جوناگڑھ کے درمیان فاصلہ تھا:
(A) 450 کلومیٹر (B) 460 کلومیٹر (C) 470 کلومیٹر (D) 480 کلومیٹر

---2019---

23۔ بھارت کا پہلا گورنر جنرل کون تھا۔
(A) جواہر لال (B) ریڈکلف (C) گاندھی (D) ماؤنٹ بیٹن

---2020---

24۔ اثاثوں میں پاکستان کا حصہ تناسب کے لحاظ سے کیا تھا؟ (تین مرتبہ)
(A) 750 ملین روپے (B) 700 ملین روپے (C) 1050 ملین روپے (D) 950 ملین روپے

25۔ متحدہ برصغیر میں 1947ء میں کتنی آرڈیننس فیکٹریاں کام کر رہی تھیں؟ (پانچ مرتبہ)
(A) 10 (B) 12 (C) 16 (D) 20

مختصر سوالات باب نمبر 2 بورڈ پیپرز (2011-2019)

سوال 1 **ریاست حیدرآباد دکن پر بھارت نے کیسے قبضہ کیا؟** (تین مرتبہ)

جواب: حیدرآباد دکن کا حکمران نظام مسلمان تھا عوام کی اکثریت ہندو تھی 11 ستمبر کو بھارتی افواج نے دکن پر حملہ کیا 17 ستمبر کو نظام کی فوج نے ہتھیار ڈال دیئے یوں بھارت نے ریاست پر قبضہ کرلیا۔

سوال 2 **قائداعظم نے طلباء کو کیا نصیحت کی؟** (پانچ مرتبہ)

جواب: قائداعظم نے طلباء کو نصیحت کی "کہ طلباء تعلیم پر توجہ مرکوز کریں۔

سوال 3 **اتحاد، یقین اور نظم و ضبط سے کیا مراد ہے؟** (چار مرتبہ)

جواب: اتحاد، یقین اور نظم و ضبط سے مراد قومی اتفاق و یکجہتی ہے یعنی مشترک مقاصد کے حصول کی خاطر اکٹھا ہونا۔

سوال 4 **پاکستان اور بھارت کے درمیان دریائی پانی کا مسئلہ کیسے حل ہوا؟ / سندھ طاس معاہدہ سے کیا مراد ہے؟**

جواب: 1960 میں عالمی بنک کی مدد سے ایک معاہدہ "سندھ طاس" طے پایا جس کے تحت تین دریاؤں ستلج، راوی اور بیاس پر بھارت کا حق تسلیم کیا گیا جہلم، سندھ اور چناب پاکستان کا۔ اس کے علاوہ عالمی بنک نے پاکستان میں دو ڈیم منگلا اور تربیلا اور سات لنک کی تعمیر کے لئے رقوم مختص کیں۔

سوال 5 **بھارت سے سرکاری ملازمین کو لانے کے لئے کون سی کمپنی سے سمجھوتہ ہوا؟**

جواب: ٹاٹا ائیر لائن سے۔

سوال 6 **سٹیٹ بنک آف پاکستان کی بنیاد کس نے اور کب رکھی؟** (دو مرتبہ)

جواب: قائداعظم نے یکم جولائی 1948ء کو رکھی۔

سوال 7 **صوبائیت اور نسل پرستی سے کیا مراد ہے؟** (تین مرتبہ)

جواب: صوبائیت اور نسل پرستی سے مراد علاقائی، صوبائی اور دیگر تعصبات میں الجھ جانا اور قومی مفاد کو نظرانداز کر کے اپنی سوچ علاقائی نسلی اور لسانی بنیاد تک محدود کرنا۔

سوال 8 **مہاجرین کی آبادکاری کے لئے جو اقدامات کیے گئے مختصراً تحریر کریں۔** (دو مرتبہ)

جواب: مہاجرین کو عارضی کیمپوں میں رکھا گیا۔

حکومت اور عوام نے مل کر مہاجرین کی ضرورتوں کو پورا کیا۔

سوال 9 **قائداعظم نے قومی خدمت کے لئے سرکاری ملازمین کو کیا نصیحت کی؟**

جواب: "ہمارے لئے یہ ایک چیلنج ہے۔ اگر ہمیں ایک قوم کی حیثیت میں زندہ رہنا ہے تو ہمیں مضبوط ہاتھوں سے مشکلات کا سامنا کرنا ہوگا۔ اس وقت انتظامیہ پر بڑی ذمہ داری عائد ہوتی ہے اور عوام ان کی جانب رہنمائی کے لئے دیکھ رہی ہیں"۔

سوال 10 **تشکیل پاکستان کے بعد پاکستان کی دو ابتدائی مشکلات بیان کریں۔** (دو مرتبہ)

جواب: i. مہاجرین کی آبادکاری ii. سرکاری دفاتر کی کمی

سوال 11 **پاکستان کی چار مشکلات بیان کریں۔**

جواب: فوج کی تقسیم، ریاستوں کا تنازعہ، دریائی پانی کا مسئلہ، اثاثوں کی تقسیم۔ دفتری سامان کی کمی، عملہ کی کمی۔

سوال 12 **بھارت نے پاکستان کے حصے کے اثاثے پاکستان کو کیوں نہ دیئے؟**

جواب: بھارت نہیں چاہتا تھا کہ پاکستان معاشی اقتصادی طور پر مضبوط ہو جائے۔

سوال 13 **قائداعظم نے سٹیٹ بنک آف پاکستان کی بنیاد کیوں رکھی؟** (پانچ مرتبہ)

جواب: قائداعظم کا خیال تھا کہ مغربی معیشت ہمیں فائدہ نہیں دیتی اس پر قائداعظم نے ملک کی معیشت کو سنبھالا دینے، اسے اپنے قدموں پر کھڑا کرنے اور عوام کی مشکلات کو دور کرنے کے لئے سٹیٹ بنک آف پاکستان کی بنیاد رکھی۔ یکم جولائی 1948ء

سوال 14 **ریڈکلف کی دو ناانصافیاں تحریر کریں۔**

جواب: دریائی پانی کے متعلق ناانصافی، سرحدی حد بندی کے متعلق ناانصافی۔ اثاثوں کی زیادتی، کشمیر کا مسئلہ۔

سوال 15 **ریاست جوناگڑھ نے بھارت کے ساتھ الحاق کیوں نہ کیا؟** (دو مرتبہ)

جواب: ریاست جوناگڑھ کا نواب مسلمان تھا اور پاکستان کے ساتھ الحاق کرنا چاہتا تھا کیونکہ ریاست کراچی سے 480 کلومیٹر دور تھی لیکن بھارت نے جوناگڑھ کو چاروں طرف سے گھیر لیا۔ خوراک و دیگر ضروریات کے ریاست میں جانے کی اجازت نہ دی گئی۔

سوال 16 **دیسی ریاستوں کے نام لکھئے جس پر بھارت نے فوج کشی کر کے غاصبانہ قبضہ کرلیا۔**

جواب: ریاست حیدرآباد دکن، ریاست جوناگڑھ، مناوادر، جموں کشمیر۔

سوال 17 پاکستان کے انتظامی مسائل بیان کریں۔

جواب: پاکستان کے علاقوں میں سرکاری ملازمتوں پر فائز ہندو بڑی تعداد میں ہندوستان چلے گئے۔ دفاتر خالی ہو گئے، سٹیشنری، فرنیچر اور ٹائپ رائٹروں کی کمی تھی اکثر دفاتر کے لئے عمارتیں موجود نہ تھیں۔

---2018---

سوال 18 ریاست جموں کشمیر کی سرحدیں کون سے ممالک سے ملتی ہیں؟

جواب: ریاست جموں کشمیر کی سرحدیں چین، تبت، افغانستان اور پاکستان سے ملتی ہیں۔

سوال 19 خارجہ پالیسی بہتر بنانے کے لئے قائداعظم کے کوئی سے دو اقدامات تحریر کریں۔

جواب:
1۔ سفارت خانوں کا قیام
2۔ اقوام متحدہ کی رکنیت
3۔ مسلم ریاستوں سے خصوصی تعلقات
4۔ بھارت سے تعلقات

---2019---

سوال 20 پاکستان کب اقوام متحدہ کا رکن بنا؟

جواب: پاکستان 1948ء میں اقوام متحدہ کا رکن بنا۔

سوال 21 قائداعظم کی قائدانہ صلاحیت مختصراً تحریر کریں۔

جواب: ایک اعلیٰ اور مثالی راہنما کی تصویر ہمیں قائداعظم محمد علی جناح میں مکمل طور پر ملتی ہے۔ وہ سچے، ایماندار اور اعلیٰ پائے کے لیڈر تھے انھوں نے اپنی قوم کو روشنی دکھائی، منزل کی نشان دہی کی اور اسے مطلوبہ مقام لے کر دیا۔

سوال 22 جونا گڑھ ریاست کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟

جواب: جونا گڑھ کا نواب مسلمان تھا لیکن آبادی کی اکثریت غیر مسلم تھی۔ یہ ریاست کراچی سے 480 کلومیٹر دور تھی۔ آبادی سات لاکھ کے لگ بھگ تھی۔ نواب نے پاکستان سے الحاق کا اعلان کر دیا۔ بھارت کے گورنر جنرل ماؤنٹ بیٹن نے الحاق کو تسلیم نہ کرنے اور جونا گڑھ کو بھارت کا ایک حصہ ثابت کرنے کے حق میں دلائل دیے۔

سوال 23 ریزرو بنک آف انڈیا کا مختصر تعارف تحریر کریں۔

جواب: ریزرو بنک آف انڈیا دونوں ممالک (پاکستان اور انڈیا) کی بنکنگ کی ضروریات کا ذمہ دار تھا۔ بنک میں ہندوؤں کی اجارہ داری تھی اور ان سے پاکستان کی ترقی کے کردار کی توقع کرنا عبث تھا۔

حصہ معروضی باب نمبر 3 بورڈ پیپرز (2011-2019)

1۔ پہاڑی کی کم سے کم کتنی بلندی ہوتی ہے؟ (گیارہ مرتبہ)
(A) 500 میٹر (B) 800 میٹر (C) 600 میٹر **(D) 900 میٹر**

2۔ پاکستان کا کل رقبہ کتنا ہے (مربع کلومیٹر)؟ (چھ مرتبہ)
(A) 796096 (B) 696094 (C) 896097 (D) 795095

3۔ صحرائے چولستان واقع ہے:
(A) بہاول پور (B) ملتان (C) کوئٹہ (D) پشاور

4۔ شاہراہ ریشم کس درہ سے پاکستان کو چین سے ملاتی ہے: (دو مرتبہ)
(A) درہ خنجراب (B) درہ خیبر (C) درہ ٹوچی (D) درہ گومل

5۔ کوہستان ہندوکش کی بلند ترین چوٹی ہے: (تین مرتبہ)
(A) نانگا پربت **(B) ترچ میر** (C) ملکہ پربت (D) ایورسٹ

6۔ پاکستان کے جنوب میں کون سا پہاڑی سلسلہ ہے:
(A) ہمالیہ (B) کوہ قراقرم **(C) کوہ کیرتھر** (D) کوہ سفید

7۔ پاکستان کے جنوب میں کون سا سمندر واقع ہے: (پانچ مرتبہ)
(A) خلیج بنگال **(B) بحیرہ عرب** (C) خلیج فارس (D) بحیرہ قلزم

8- 28 مئی 1998 کو پاکستان نے کس پہاڑی سلسلے میں ایٹمی دھماکے کیے؟ (دومرتبہ)
(A) کوہ سفید (B) چاغی ہلز (C) ٹوبا کاکڑ (D) راس کوہ

9- پاکستان کے مشرق میں کون سا ملک واقع ہے؟ (دومرتبہ)
(A) ایران (B) چین (C) افغانستان (D) بھارت

10- پاکستان کے شمال میں کون سا ملک واقع ہے؟ (دومرتبہ)
(A) بھارت (B) افغانستان (C) ایران (D) چین

11- پاکستان کے مغرب میں کون سا ملک واقع ہے؟
(A) بھارت (B) چین (C) بنگلہ دیش (D) افغانستان

---2016---

12- بھارت پاکستان کی کس سمت میں واقع ہے؟
(A) مشرق (B) مغرب (C) شمال (D) جنوب

13- پاکستان میں کتنے قسم کے موسم ہیں؟
(A) دو (B) تین (C) چار (D) پانچ

---2017---

14- کوہ ہمالیہ کے پہاڑی سلسلوں کی لمبائی کتنی ہے:
(A) 2230 کلومیٹر (B) 2330 کلومیٹر (C) 2430 کلومیٹر (D) 2530 کلومیٹر

15- ہمالیہ کبیر کے پہاڑی سلسلہ کی اوسط بلندی کتنی ہے:
(A) 6000 میٹر (B) 6500 میٹر (C) 7000 میٹر (D) 7500 میٹر

---2018---

16- پاکستان نے ایٹمی دھماکے کس سن میں کیے؟
(A) 1997 A.D ء (B) 1998 A.D ء (C) 1999 A.D ء (D) 2000 A.D ء

17- ترچ میر کی چوٹی کی بلندی ہے:
(A) 7690 m (B) 8611 m (C) 8126 m (D) 6500 m

18- چترال اور پشاور کو ملانے والے درے کا نام کیا ہے؟
(A) درہ خیبر (B) درہ بولان (C) درہ لواری (D) درہ خنجراب

19- آب و ہوا کے لحاظ سے پاکستان کو کتنے حصوں میں تقسیم کرتے ہیں؟
(A) ایک (B) دو (C) تین (D) چار

---2019---

20- ترچ میر کس پہاڑی سلسلہ کی بلند ترین چوٹی ہے؟
(A) کوہ ہمالیہ (B) کوہ قراقرم (C) کوہ ہندوکش (D) کوہ سفید

21- پاکستان کے شمال مغرب میں کون سا پہاڑی سلسلہ ہے؟
(A) کوہ قراقرم (B) کوہ ہمالیہ (C) کوہ سفید (D) کوہ ہندوکش

22- نانگا پربت چوٹی کی بلندی ہے۔
(A) 7126 میٹر (B) 8611 میٹر (C) 6500 میٹر (D) 8126 میٹر

---2020---

23- کے ٹو کا اصل نام کیا ہے؟ (سات مرتبہ)
(A) گوڈون آسٹن (B) کیمٹو (C) کائٹ ٹو (D) کارگل

24- پاکستان اور چین کی سرحد کے ساتھ کون سا پہاڑی سلسلہ ہے؟
(A) ہمالیہ (B) شوالک (C) کوہ قراقرم (D) کوہ ہندوکش

مختصر سوالات باب نمبر 3 بورڈ پیپرز (2011-2019)

سوال 1 پاکستان کے موسموں کے نام تحریر کریں۔ (دو مرتبہ)

جواب: موسم گرما، موسم سرما، موسم خزاں، موسم بہار۔

سوال 2 وادی سے کیا مراد ہے؟ (تین مرتبہ)

جواب: پہاڑوں کے درمیان اور دریاؤں کے ساتھ دلکش مناظر والا علاقہ وادی کہلاتا ہے۔ پاکستان کو قدرت نے حسین و دلکش وادیوں سے نوازا ہے۔ ان میں مری، ہنزہ، گلگت، چترال وسوات وغیرہ شامل ہیں۔

سوال 3 شمالی پہاڑوں کی اہمیت بیان کریں۔ (چھ مرتبہ)

جواب: i۔ شمالی پہاڑی سلسلوں کی بدولت ہماری شمالی سرحد محفوظ ہے۔ ii۔ یہ ہمیں شمالی سرد ہواؤں سے بچاتے ہیں۔ iii۔ بحیرہ عرب اور خلیج بنگال سے آنے والی ہواؤں کو روک کر بارش برساتے ہیں۔ iv۔ ان کی برف پوش چوٹیوں سے بہنے والے دریا ہماری زمینوں کو سیراب کرتے ہیں ان کے جنگلات ہمیں قیمتی لکڑی فراہم کرتے ہیں۔

سوال 4 پاکستان کا کل رقبہ اور آبادی لکھیں۔

جواب: پاکستان کا کل رقبہ 796096 مربع کلومیٹر اور آبادی تقریباً 19 کروڑ 91 لاکھ ہے۔

سوال 5 معاشی عدم توازن کی کیا وجوہات ہیں؟

جواب: معاشی عدم توازن کی بڑی بڑی وجوہات ہیں:

i۔ زرعی شعبے کی طرف کم توجہ　ii۔ ملک پر قرضوں کا بے تحاشا بوجھ　iii۔ سیاسی عدم استحکام
iv۔ بھارت کا مخالفانہ رویہ　v۔ نیشنلائزیشن کے اثرات　vi۔ بے مقصد تعلیم
vii۔ حکومت اور تاجروں میں عدم اعتماد　viii۔ مذہبی اور اخلاقی تعلیم کی کمی

سوال 6 خط استوا کسے کہتے ہیں؟ (تین مرتبہ)

جواب: قطب شمالی اور قطب جنوبی کے وسط میں ایسا فرضی خط جو زمین کو دو برابر حصوں میں تقسیم کرے اسے خط استوا کہتے ہیں۔ یہ خط لندن کے قریب گرین وچ کے مقام سے گزرتا ہے اس کا درجہ صفر ڈگری ہے۔

سوال 7 سطح مرتفع پوٹھوہار کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟ (دو مرتبہ)

جواب: کوہستان نمک کے شمال میں دریائے جہلم اور دریائے سندھ کے کے درمیان سطح مرتفع واقع ہے۔ اس کی زیادہ سے زیادہ بلندی 600 میٹر تک ہے اس میں چونا، کوئلہ اور معدنی تیل کے وسیع ذخائر پائے جاتے ہیں۔

سوال 8 پاکستان کا محل وقوع بیان کریں۔ (پانچ مرتبہ)

جواب: پاکستان 23.50 درجہ عرض بلد شمالی سے 37 سینٹی درجہ عرض بلد شمالی اور 61 درجہ طول بلد مشرق سے 77 درجہ طول بلد مشرق کے درمیان پھیلا ہوا ہے پاکستان کے مشرق میں بھارت شمال مغرب میں افغانستان، جنوب مغرب میں ایران جنوب میں بحیرہ عرب جبکہ شمال میں چین واقع ہے۔

سوال 9 دوآبہ کسے کہتے ہیں دریائے سندھ کے میدان کے کسی دوآبے کے نام لکھیں۔ (دو مرتبہ)

جواب: دو دریاؤں کی درمیانی جگہ کو دوآبہ کہتے ہیں۔

i۔ باری دوآب　ii۔ رچنا دوآب　iii۔ چج دوآب　iv۔ سندھ ساگر دوآب

سوال 10 خلیج فارس سے ملحقہ دو مسلم ممالک کے نام لکھئے۔

جواب: i۔ ایران　ii۔ کویت　iii۔ عراق　iv۔ سعودی عرب
v۔ قطر　vi۔ بحرین

سوال 11 کوہستان نمک کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟ (دو مرتبہ)

جواب: یہ پہاڑی سلسلہ پوٹھوہار سطح مرتفع کے جنوب میں دریائے جہلم اور سندھ کے درمیان واقع ہے۔ اس پہاڑی سلسلے کی بلندی 700 میٹر ہے۔ اس میں نمک، جپسم، کوئلہ پائے جاتے ہیں۔

سوال 12 خطوط طول بلد کون سے خطوط ہیں؟ (تین مرتبہ)

جواب: خطوط طول بلد سے مراد فرضی خطوط ہیں جو قطب شمالی کو قطب جنوبی سے ملاتے ہیں اور خط استوا خطوط عرض بلد کو عموداً کاٹتے ہوئے کھینچے گئے ہیں یہ تعداد میں 360 ہیں لندن کے قریب گرین وچ کا درجہ طول بلد صفر فرض کیا گیا ہے۔ 180 خطوط طول بلد اس کے مشرق میں ہے 180 مغرب میں۔

سوال 13 پاکستان کے محل وقوع کی اہمیت سے متعلق دو نکات لکھئے۔

جواب: i۔ پاکستان اسلامی دنیا کے مرکز میں واقع ہے جسے اسلامی دنیا میں اہم مقام حاصل ہے۔

ii۔ پاکستان سیاسی، تجارتی اور ثقافتی اعتبار سے دنیا کے اہم ترین خطے میں واقع ہے۔
iii۔ پاکستان کی سرحدیں چین اور بھارت جیسی ایٹمی طاقتوں سے ملتی ہیں۔
iv۔ پاکستان افغانستان اور وسطی ایشیائی ریاستوں کے قریب ترین بحری راستہ فراہم کرتا ہے۔

سوال 14 پاکستان کے لئے افغانستان اور وسطی ایشیائی ممالک کی اہمیت بیان کریں۔ (دو مرتبہ)

جواب: i۔ افغانستان وسطی ایشیائی ممالک ہمارے برادر اسلامی ممالک ہیں ان کے ساتھ ہمارے صدیوں پرانے تاریخی ثقافتی اور تہذیبی تعلقات ہیں۔ ii۔ یہ ممالک تیل کی دولت سے مالا مال ہیں۔
iii۔ وسطی ایشیائی ممالک قازقستان اور ازبکستان، تاجکستان، ترکمانستان، کرغزستان اور آزاد بائیجان کی زمین زرخیز ہے ان کی مجموعی آبادی پاکستان سے آدھی ہے لیکن رقبہ پاکستان سے چھے گنا زیادہ ہے۔ iv۔ ان ممالک کے ساتھ کوئی سمندر نہیں ملتا۔

سوال 15 خلیج فارس سے ملحقہ مسلم ممالک پاکستان کے لئے کیوں اہم ہیں؟ (دو مرتبہ)

جواب: یہ ممالک تیل کی دولت سے مالا مال ہیں اور مسلم ممالک بھی ہیں تو ان کے ساتھ اچھے تعلقات بنا کر خارجہ پالیسی کو بہتر بنایا جا سکتا ہے۔

سوال 16 پاکستان کے دو پہاڑی سلسلوں کے نام لکھیں۔ (دو مرتبہ)

جواب: i۔ شمالی پہاڑی سلسلے ii۔ وسطی پہاڑی سلسلے iii۔ مغربی پہاڑی سلسلے

---2016---

سوال 17 ہندوکش سلسلہ کی بلند ترین چوٹی کون سی ہے اور اس کی بلندی کتنی ہے؟

جواب: ''ترچ میر'' اور اس کی بلندی 7690 میٹر ہے۔

سوال 18 بار سے کیا مراد ہے؟

جواب: دریاؤں کے کناروں کے ساتھ ساتھ مٹی کی تہ نشینی سے جو علاقہ بنتا ہے اسے بار کہتے ہیں جیسے کہ نیلی بار، ساندل بار، کرانا بار وغیرہ۔

سوال 19 چاغی کی پہاڑوں کا تعارف دو جملوں میں کرائیے۔

جواب: پاکستان کے مغرب میں افغان سرحد کے ساتھ چاغی کی پہاڑیاں واقع ہیں۔ پاکستان نے ان پہاڑوں میں 28 مئی 1998 میں ایٹمی دھماکے بھی کئے تھے۔ یہ علاقہ ناقابل کاشت ہے بلکہ بنجر ہے لیکن یہ معدنیات کی دولت سے مالا مال ہے اور سطح سمندر سے 900 میٹر بلند ہو۔

سوال 20 ہمالیہ سلسلہ کی بلند ترین چوٹی کون سی ہے اور اس کی بلندی کتنی ہے؟

جواب: ہمالیہ سلسلہ کی بلند ترین چوٹی ''نانگا پربت'' ہے اور اس کی بلندی 8126 میٹر ہے۔

---2017---

سوال 21 نقشہ کی تعریف کیجیے؟

جواب: زمین یا اس کے کسی حصے کو جب کاغذ پر منتقل کیا جاتا ہے تو اسے نقشہ کہتے ہیں۔

سوال 22 معاشی عدم توازن سے کیا مراد ہے؟

جواب: معاشی عدم توازن سے مراد یہ ہے کہ ہمارے اخراجات زیادہ اور آمدن کم ہو یا ہماری ضروریات زندگی کا حصول آمدن میں ممکن نہ ہو۔

سوال 23 سطح مرتفع کسے کہتے ہیں؟

جواب: زمین کا وہ علاقہ جو نہ پہاڑ ہو اور نہ میدان بلکہ زمین کی چپٹی ہوتی ہے سطح مرتفع کہلاتی ہے۔

سوال 24 آب و ہوا کی بنیاد پر ہم پاکستان کو چار حصوں میں تقسیم کرتے ہیں۔ انکے نام لکھیں۔

جواب: 1۔ پاکستان کے ساحلی علاقے 2۔ پاکستان کے میدانی علاقے
3۔ مغربی پہاڑی سلسلے 4۔ شمالی پہاڑی سلسلے

سوال 25 پاکستان میں کتنے سطح مرتفع ہیں؟ انکے نام لکھیں۔

جواب: پاکستان میں دو سطح مرتفع ہیں۔ 1۔ سطح مرتفع پوٹھوہار 2۔ سطح مرتفع بلوچستان

---2018---

سوال 26 سطح مرتفع بلوچستان کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟

جواب: یہ سطح مرتفع کوہ سلیمان اور کیرتھر کے پہاڑی سلسلوں کے مغرب میں واقع ہے۔ اس کی زیادہ سے زیادہ بلندی تقریباً 900 میٹر تک ہے۔ اس کے شمال میں کوہ باباکز اور چاغی کے پہاڑی سلسلے ہیں۔ یہ سارا علاقہ بنجر ہے۔ اس کے مغرب میں ریت کا میدان ہے۔ جس کو صحرائے بلوچستان بھی کہتے ہیں۔

سوال 27 پاکستان کی سطح کی اقسام چار طبعی خدوخال کے نام لکھئے۔

جواب: 1۔ پہاڑ 2۔ سطح مرتفع 3۔ میدان 4۔ وادیاں

سوال 28 قراقرم کے پہاڑی سلسلے سے متعلق دو نکات لکھیے۔

جواب: کوہستان ہمالیہ کے شمال میں سلسلہ کوہ قراقرم جس کی سرحد کے ساتھ ساتھ مغرب سے مشرق تک پھیلا ہوا ہے۔اس سلسلہ کی اوسط بلندی تقریباً 7000 میٹر ہے۔ اور دنیا کی دوسری بلند ترین چوٹی جس کو گوڈون آسٹن یا کے۔ٹو کہتے ہیں۔

سوال 29 مری ہلز کہاں واقع ہیں؟

جواب: مری ہلز ذیلی ہمالیہ یا شوالک کی پہاڑیوں میں ہزارہ اور مری کے جنوب میں واقع ہیں۔ان کا مغربی حصہ پاکستان میں جبکہ زیادہ تر حصہ بھارت میں واقع ہے۔

سوال 30 پاکستان کے چار طبعی خدوخال بیان کریں۔

جواب: پاکستان کے چار طبعی خدوخال درج ذیل ہیں۔

1۔ پہاڑ 2۔ سطح مرتفع 3۔ میدان 4۔ وادیاں

سوال 31 آب وہوا کے لحاظ پاکستان کو کتنے حصوں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے۔نام لکھیں۔

جواب: آب وہوا کے لحاظ سے پاکستان کو چار حصوں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے۔

1۔ پاکستان کے ساحلی علاقے
2۔ پاکستان کے میدانی علاقے
3۔ مغربی پہاڑی سلسلے
4۔ شمالی پہاڑی سلسلے

---2019---

سوال 32 مٹھن کوٹ کی جغرافیائی اہمیت کیا ہے؟

جواب: مٹھن کوٹ ایسی جگہ ہے جہاں پانچوں دریا مل کر دریائے سندھ میں جا گرتے ہیں۔مٹھن کوٹ سے نیچے دریائے سندھ ایک بڑے دریا کی مانند اکیلا بہتا ہے اور بحیرہ عرب میں جا گرتا ہے۔مٹھن کوٹ سے اوپر والا یعنی صوبہ پنجاب کا علاقہ دریائے سندھ کا بالائی میدان اور مٹھن کوٹ کا نیچے والا یعنی صوبہ سندھ کا علاقہ دریائے سندھ کا زیریں میدان کہلاتا ہے۔

سوال 33 شاہراہ ریشم کا مختصر تعارف لکھیں۔

جواب: شاہراہ ریشم پاکستان اور چین کو ملاتی ہے۔یہ پاکستان اور چین نے مل کر بنائی ہے اور ان کے مابین بہت اچھے تعلقات ہیں۔

سوال 34 پاکستان کی دو اہم بندرگاہوں کے نام لکھیے۔

جواب: 1۔ کراچی 2۔ پورٹ قاسم 3۔ گوادر

---2020---

سوال 34 پہاڑ کی وضاحت کریں۔

جواب: خشکی کے اس بلند قطعے کو پہاڑ کہتے ہیں جس کی سطح پتھریلی، ناہموار اور ڈھلوان دار ہو۔

سوال 35 پیمانہ کی تعریف کریں۔ (چار مرتبہ)

جواب: پیمانہ سے مراد وہ نسبت ہے جو نقشی فاصلوں اور زمینی فاصلوں کے مابین ہے۔مثلاً ایک انچ برائے 10 میل۔اس پیمانے کو یوں پڑھا جائے گا۔ایک انچ نقشی فاصلہ برائے دس میل زمینی فاصلہ۔

سوال 36 میپ پروجیکشن کسے کہتے ہیں؟ (تین مرتبہ)

جواب: خطوط طول بلد اور خطوط عرض بلد کو گلوب سے سادہ کاغذ پر منتقل کرنے کے طریقے کو میپ پروجیکشن کہتے ہیں۔

حصہ معروضی باب نمبر 4 بورڈ پیپرز (2011-2019)

1۔ قرارداد مقاصد کے مطابق ملک کا نظام ہوگا۔ (تین مرتبہ)

(A) واحدانی (B) غیر وفاقی (C) وفاقی (D) صدارتی

2۔ دستور پاکستان 1956ء کا نفاذ کب ہوا؟ (دو مرتبہ)

(A) 23 مارچ (B) 14 اگست (C) 8 جون (D) 27 اکتوبر

3۔ اسلام میں اقتدار اعلیٰ کا مالک کون ہے؟ (پانچ مرتبہ)

(A) پارلیمنٹ (B) عوام (C) صدر (D) اللہ تعالیٰ

4۔ قرارداد مقاصد پاس ہونے کا سن ہے؟ (دو مرتبہ)
(A) 1947 (B) 1948 (C) 1949 (D) 1946

5۔ پاکستان کا پہلا دستور نافذ ہوا:
(A) 23 مارچ 1955 (B) 23 مارچ 1956 (C) 23 مارچ 1957 (D) 23 مارچ 1958

6۔ دستور پاکستان 1962ء پاس کروانے والے سربراہ مملکت کا نام تھا: (چار مرتبہ)
(A) سکندر مرزا (B) ایوب خان (C) یحییٰ خان (D) چوہدری محمد علی

7۔ بنیادی اصولوں کی کمیٹی کی دوسری رپورٹ 1962ء میں کس نے پیش کی: (پانچ مرتبہ)
(A) قائداعظم (B) خواجہ ناظم الدین (C) لیاقت علی خان (D) فیروز خان نون

8۔ بنیادی اصولوں کی کمیٹی کی پہلی رپورٹ کب شائع ہوئی؟ (دو مرتبہ)
(A) 1948 (B) 1949 (C) 1950 (D) 1951

9۔ 1973ء کا دستور کب نافذ ہوا؟
(A) 23 مارچ (B) 14 اگست (C) 8 جون (D) 27 اکتوبر

---2016---

10۔ پاکستان میں زکوٰۃ اور عشر کا نظام کب رائج کیا گیا؟
(A) 1980 (B) 1981 (C) 1982 (D) 1983

11۔ پاکستان میں کتنے فیصد مسلمان ہیں؟
(A) 96% (B) 97% (C) 90% (D) 99%

12۔ انسانی حقوق کا پہلا چارٹر ہے:
(A) عالمی منشور (B) اقوام متحدہ کا منشور (C) خطبہ حجتہ الوداع (D) فرانس کا منشور

---2017---

13۔ قرارداد مقاصد دستور ساز اسمبلی نے کب منظور کی تھی:
(A) دو مارچ 1949ء (B) بارہ مارچ 1949ء (C) تئیس مارچ 1949ء (D) چودہ مارچ 1949ء

14۔ شرعی حدود کا آرڈیننس کا نفاذ کب ہوا:
(A) 1948ء (B) 1980ء (C) 1979ء (D) 1891ء

15۔ اسلامی ریاست جس کے سامنے جوابدہ ہوتی ہے:
(A) مجلس شوریٰ (B) امیر المومنین (C) اللہ تعالیٰ (D) آمر

16۔ 1956ء کے آئین کا مسودہ دستور ساز اسمبلی میں پیش کیا گیا:
(A) 9 جنوری (B) 29 فروری (C) 23 مارچ (D) 14 اگست

---2018---

17۔ قرارداد مقاصد کو پہلی دستور ساز اسمبلی میں کس نے پیش کیا؟
(A) مولانا شبیر احمد عثمانی (B) قائداعظم (C) لیاقت علی خان (D) مولوی تمیز الدین

18۔ 1962ء کا آئین نافذ کیا گیا:
(A) 23 مارچ 1962 (B) 14 اگست 1962 (C) 8 جون 1962 (D) یکم جنوری 1962

19۔ پاکستان کی دوسری دستور ساز اسمبلی ______ ارکان پر مشتمل تھی:
(A) 80 (B) 85 (C) 90 (D) 100

20۔ شرعی حدود آرڈیننس نافذ کیا گیا:
(A) 1978 (B) 1979 (C) 1980 (D) 1981

---2019---

21۔ جنرل اسمبلی نے انسانی حقوق کا عالمی منشور منظور کیا۔
(A) دسمبر 1946 (B) دسمبر 1947 (C) دسمبر 1948 (D) دسمبر 1949

22۔ قراردادِ مقاصد کس وزیرِاعظم کے دور میں پیش ہوئی؟
(A) خواجہ ناظم الدین (B) چوہدری محمد علی (C) لیاقت علی خان (D) محمد علی بوگرا

---2020---

23۔ انسانی حقوق کا پہلا چارٹر ہے: (پانچ مرتبہ)
(A) عالمی منشور (B) اقوام متحدہ کا منشور (C) خطبہ حجۃ الوداع (D) فرانس کا دستور

24۔ شرعی حدود آرڈیننس نافذ ہوا:
(A) 1981ء (B) 1980ء (C) 1979ء (D) 1978ء

مختصر سوالات باب نمبر 4 بورڈ پیپرز (2011-2019)

سوال 1 فرائض سے کیا مراد ہے؟ (تین مرتبہ)

جواب: شہریوں کو جو حقوق دیئے جاتے ہیں ان کے بدلے ان پر کچھ ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں جن کو فرائض کہتے ہیں۔

سوال 2 مسلمان کی تعریف کریں۔ (پانچ مرتبہ)

جواب: آئین کی رو سے مسلمان وہ ہے جو توحید، رسالت، قیامت، اللہ تعالیٰ کی کتابوں پر ایمان لانے کے علاوہ حضرت محمد ﷺ کو آخری نبی مانتا ہو۔

سوال 3 1973ء کے آئین کے مطابق شہری کے دو حقوق لکھیں۔

جواب: رہائش کا حق، حقِ زندگی۔

سوال 4 اللہ تعالیٰ کی حاکمیت سے کیا مراد ہے؟ (دو مرتبہ)

جواب: ساری کائنات کا مالک اللہ تعالیٰ ہے اور سارا اقتدار اسی کو حاصل ہے۔ اقتدار مسلمانوں کے پاس اللہ تعالیٰ کی امانت ہے۔ اور اس اقتدار کو اللہ تعالیٰ کی مقرر کردہ حدود کے اندر رہ کر عوام کے منتخب نمائندے استعمال کریں گے۔

سوال 5 اخلاقی حقوق سے کیا مراد ہے؟ (چار مرتبہ)

جواب: اخلاقی حقوق کی اساس کسی معاشرے میں رائج اخلاقی اقدار پر ہوتی ہے جس قسم کی اخلاقی اقدار کسی معاشرے میں رائج ہوں گی اس نوعیت کے اخلاقی حقوق معاشرے کے افراد کو حاصل ہوں گے مثلاً والدین کی خدمت ان کا حق ہے۔

سوال 6 1956ء کے دستور کی دو اسلامی دفعات تحریر کریں۔

جواب: ملک کا نام "اسلامی جمہوریہ پاکستان" رکھا گیا۔ ملک کا صدر مسلمان ہوگا۔

سوال 7 1962ء کا دستور کس کے دور میں نافذ ہوا اور اس میں اختیارات سرچشمہ کون تھا؟

جواب: جنرل ایوب کے دور میں۔ صدر ہوگا۔

سوال 8 دستور پاکستان 1962ء کی چار اسلامی دفعات تحریر کریں۔

جواب: i۔ ادارہ تحقیقات اسلامی ii۔ اسلامی مشاورتی کونسل iii۔ قرآن و اسلامیات کی تعلیم iv۔ اسلامی ادارے

سوال 9 خطبہ حجۃ الوداع کے دو اہم نکات بیان کریں۔

جواب: i۔ تمام کائنات اللہ تعالیٰ کی ہے۔ ii۔ ہر فرد کی زندگی، جائیداد اور عزت دوسرے کے لئے مقدس ہیں۔

سوال 10 شہریوں کے دو سیاسی حقوق تحریر کریں۔

جواب: حق رائے دہی، حق نمائندگی۔

سوال 11 شہریوں کے دو معاشرتی حقوق بیان کریں۔

جواب: حق خاندان، حق ملازمت۔

سوال 12 بنیادی اصولوں کی کمیٹی کی دوسری رپورٹ کی دو اسلامی دفعات لکھیے۔ (پانچ مرتبہ)

جواب: i۔ موجودہ قوانین کو اسلامی قوانین کے مطابق ڈھالنا۔ ii۔ جوئے، سود اور شراب کو غیر قانونی قرار دینا۔

سوال 13 شہریوں کے دو فرائض تحریر کریں۔

جواب: i۔ وفاداری ii۔ قوانین کی پابندی۔

سوال 14 حقوق کی تعریف کریں۔ (تین مرتبہ)

جواب: وہ مطالبات جو شہری اپنی بھلائی کے لیے کرتے ہیں۔ جن کو حکومت تسلیم کرتی ہے اور ان کو پورا کرتی ہے شہریوں کے حقوق کہلاتے ہیں۔

سوال 16 انسانی نظریاتی کونسل کیا کام کرتی ہے؟

جواب: نظریہ پاکستان کا تحفظ ملکی قوانین کو اسلامی اصولوں کے مطابق ڈھالنا۔

سوال 16 1973ء کی دستور کی دو خصوصیات لکھیے۔

جواب: i۔ سرکاری مذہب اسلام ہوگا۔ ii۔ کالجوں اور سکولوں میں قرآن کی تعلیم لازمی ہوگی۔

سوال 17 انسانی حقوق کی دو خصوصیات لکھیے۔

جواب: i۔ بنیادی حقوق کی حیثیت ہمہ گیر ہوتی ہے۔ ii۔ بنیادی حقوق کو حکومت غصب نہیں کر سکتی۔

سوال 18 قرارداد مقاصد کی کیا اہمیت ہے؟ (تین مرتبہ)

جواب: قرارداد مقاصد کا منظور ہونا آزادی کے بعد پہلا قدم بڑا تھا۔ قرارداد مقاصد کو پاکستان کی دستور سازی کی تاریخ میں بنیادی حیثیت حاصل ہے اس کو پاکستان کے تینوں دساتیر میں شامل کیا گیا ہے۔ قرارداد مقاصد کی منظوری سے مسلمانوں کے نمائندوں نے جمہوریت کے سنہری اصولوں کو اپنا لیا۔

سوال 19 انسانی حقوق کے عالمی منشور 1948 کی کوئی سی دو دفعات لکھیں۔ (چار مرتبہ)

جواب: 1۔ ہر شخص کو اپنی جان، آزادی اور ذاتی دفاع کا حق حاصل ہے۔

2۔ کسی بھی شخص کو غلام بنا کر نہیں رکھا جا سکتا۔ غلاموں کی خرید و فروخت ہر شکل و صورت میں ممنوع ہے۔

سوال 20 کب اور کس نے ملک میں پہلا مارشل لاء لگایا؟

جواب: اکتوبر 1958 کو جنرل ایوب خاں نے ملک میں پہلا مارشل لاء لگایا۔

سوال 21 1956 کے آئین کی چار اسلامی دفعات تحریر کریں۔ (دو مرتبہ)

جواب: 1۔ ملک کا نام اسلامی جمہوریہ پاکستان رکھا گیا۔

2۔ قرارداد مقاصد کو دستور کے ابتدائیہ میں شامل کیا گیا جس کے مطابق پوری کائنات پر اللہ تعالیٰ کی حاکمیت ہے۔

3۔ دستور کے مطابق ملک کا صدر مسلمان ہوگا۔

4۔ ایسا کوئی قانون نافذ نہیں کیا جائیگا جو قرآن و سنت کی تعلیمات کے خلاف ہو اور موجودہ قوانین کو اسلام کے مطابق ڈھالا جائے گا۔

سوال 22 قرارداد مقاصد کے نکات لکھیں۔ (تین مرتبہ)

جواب: 1۔ اللہ تعالیٰ کی حاکمیت 2۔ اسلامی اصولوں کی پابندی 3۔ اسلامی طرز حیات

4۔ اقلیتوں کے حقوق 5۔ وفاقی نظام 6۔ بنیادی حقوق 7۔ آزاد عدلیہ

---2017---

سوال 23 اسلامی نظریاتی کونسل کے کوئی سے دو فرائض تحریر کریں؟

جواب: 1۔ قانون ساز اداروں کی راہنمائی کرے گی۔ 2۔ موجودہ قوانین کو بھی اسلام کے مطابق ڈھالے گی۔

سوال 24 زکوٰۃ اور عشر سے کیا مراد ہے؟

جواب: صاحب نصاب مسلمانوں سے ہر سال اثاثوں کی بنیاد پر یکم رمضان کو اڑھائی فیصد زکوٰۃ وصول کرنا اور اسے مستحقین مصارف تک پہنچانا زکوٰۃ و عشر کہلاتا ہے۔

عشر: زمین کی پیداوار سے دسواں حصہ اللہ کی راہ میں خرچ کرنا۔

سوال 25 قانونی اور اخلاقی حقوق میں کیا فرق ہے؟

جواب: **قانونی حقوق:** وہ حقوق جنہیں ریاست تسلیم کرتی ہے اگر کوئی ان حقوق کی خلاف ورزی کرتا ہے تو اسے سزا دی جاتی ہے۔ یعنی حقوق کے پیچھے ریاست کی طاقت ہوتی ہے۔

اخلاقی حقوق: اخلاقی حقوق کی اساس کسی معاشرہ میں رائج اخلاقی اقدار پر ہوتی ہے۔ جس قسم کے اخلاقی اقدار کسی معاشرے میں رائج ہوں گے اس نوعیت کے اخلاقی حقوق اس معاشرے کے افراد کو ملیں گے مثلاً والدین کی عزت کرنا۔ ان حقوق کی خلاف ورزی کرنے پر قانون متحرک نہیں ہو سکتا۔

سوال 26 بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی کب اور کہاں قائم کی گئی۔

جواب: بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی 2 جنوری 1981 کو اسلام آباد میں قائم کی گئی۔

---2018---

سوال 27 قانونی اور اخلاقی حقوق میں کیا فرق ہے؟

جواب: **قانونی حقوق:** وہ حقوق جنہیں ریاست تسلیم کر لیتی ہے اور اگر کوئی ان حقوق کی خلاف ورزی کرتا ہے تو اس کو سزا دی جاتی ہے یعنی حقوق کے پیچھے

ریاست کی طاقت ہوتی ہے۔

اخلاقی حقوق: اخلاقی حقوق کی اساس کسی معاشرہ میں رائج اخلاقی اقدار پر ہوتی ہے۔ جس قسم کے اخلاقی اقدار کسی معاشرے میں رائج ہوں گے اس نوعیت کے اخلاقی حقوق اس معاشرہ میں کے افراد کو حاصل ہوں گے۔ مثلاً والدین کی خدمت ان کا حق ہے۔ اور شوہر کا حق ہے کہ بیوی اس کی فرماں بردار رہے۔ ان حقوق کے ادا نہ کرنے پر قانون متحرک نہیں ہو سکتا۔

سوال 28 قرارداد مقاصد کب اور کس نے پیش کی؟

جواب: قرارداد مقاصد 12 مارچ 1949ء کو پاکستان کے پہلے وزیر اعظم لیاقت علی خان نے پیش کی۔

سوال 29 احترام رمضان آرڈیننس سے کیا مراد ہے؟

جواب: ماہ رمضان کے احترام کے لئے ایک آرڈیننس جاری کیا گیا اور احترام رمضان نہ کرنے والے کو تین ماہ بعد قید اور 500 روپے جرمانہ کی سزا دی جاسکتی ہے۔

سوال 30 بنیادی اصولوں کی کمیٹی کی رپورٹس پہلی اور دوسری رپورٹس کب پیش کی گئیں؟

جواب: بنیادی اصولوں کی پہلی رپورٹ 28 ستمبر 1950ء میں پیش کی گئی اور دوسری رپورٹ 22 ستمبر 1952 میں پیش کی گئی۔

سوال 31 قرارداد مقاصد کب اور کس نے منظور کی؟

جواب: قرارداد مقاصد پاکستان کے پہلے وزیر اعظم لیاقت علی خان نے پہلی دستور ساز اسمبلی میں 12 مارچ 1949 کو منظور کی۔

---2019---

سوال 32 مذہبی آزادی سے کیا مراد ہے؟

جواب: تمام مذہبی اقلیتوں کو ان کے مذہب کے مطابق عبادات کی مکمل آزادی کو مذہبی آزادی کہتے ہیں۔

---2020---

سوال 33 1973ء کے آئین کی چار اسلامی دفعات تحریر کریں۔

جواب:
1۔ ملک کا نام اسلامی جمہوریہ پاکستان ہوگا۔
2۔ ملک کا سرکاری مذہب اسلام ہوگا۔
3۔ قرآن اور اسلامیات کی تعلیم سکولوں اور کالجوں میں لازمی ہوگی۔
4۔ حکومت سود کے نظام کو ختم کرے گی اور ملکی معیشت کو سود سے پاک کیا جائے گا۔

سوال 34 قرارداد مقاصد کے دو نکات بیان کریں۔

جواب:
1۔ ملک میں وفاقی نظام حکومت قائم کیا جائے گا جس میں صوبوں کو مقررہ آئینی حدود میں خود مختاری حاصل ہوگی۔
2۔ عدلیہ اپنے کاموں میں بالکل آزاد ہوگی اور بغیر کسی دباؤ کے کام کرے گی۔

حصہ معروضی باب نمبر 5 بورڈ پیپرز (2011-2019)

1۔ قومی اسمبلی کے ارکان کی کل تعداد: **(تیرہ مرتبہ)**

(A) 275 **(B) 342** (C) 237 (D) 100

2۔ ملک کا سربراہ ہے: **(تیرہ مرتبہ)**

(A) فوج کا سربراہ (B) وزیر اعظم **(C) صدر** (D) گورنر

3۔ مجلسِ شوریٰ ________ ایوانوں پر مشتمل ہے: **(گیارہ مرتبہ)**

(A) 1 **(B) 2** (C) 3 (D) 4

4۔ حکومت کا سربراہ ہوتا ہے: **(بارہ مرتبہ)**

(A) صدر **(B) وزیر اعظم** (C) چیف جسٹس (D) آرمی چیف

5۔ پاکستان میں سینیٹ کے ارکان کی تعداد ہے: **(بارہ مرتبہ)**

(A) 104 (B) 63 (C) 87 (D) 50

6۔ ضلعی حکومت کا سربراہ ہوتا ہے؟

(A) ناظم (B) نائب ناظم (C) ڈی سی او (D) تحصیل ناظم

7۔ قومی اسمبلی کے ارکان کے انتخاب کی مدت کتنے سال ہے؟ (تین مرتبہ)
(A) 4	(B) 5	(C) 6	(D) 3

8۔ صدر پاکستان کا سیکرٹریٹ کہاں واقع ہے؟
(A) کراچی	(B) لاہور	(C) اسلام آباد	(D) راولپنڈی

9۔ نئے لوکل گورنمنٹ کے نظام میں ضلع کی سطح پر محکموں کی تعداد:
(A) 10	(B) 12	(C) 14	(D) 16

10۔ بنیادی جمہوریتوں کا نظام کس شخصیت نے لاگو کیا؟ (تین مرتبہ)
(A) یحییٰ خان	(B) ایوب خان	(C) ضیاء الحق	(D) پرویز مشرف

---2016---

11۔ صدر اور وزیراعظم کے ساتھ انتظامی تکون کا تیسرا ممبر ہے:
(A) چیف آف آرمی سٹاف	(B) چیف جسٹس	(C) چیئرمین سینٹ	(D) اسپیکر

12۔ حضرت عمرؓ نے اسلامی ریاست کو کتنے صوبوں میں تقسیم کیا؟
(A) 11	(B) 12	(C) 13	(D) 14

---2017---

13۔ قومی اسمبلی میں صوبہ بلوچستان کی عام نشستوں کی تعداد کتنی ہے۔
(A) دس ارکان	(B) بارہ ارکان	(C) چودہ ارکان	(D) سولہ ارکان

14۔ دستور پاکستان 1962ء پاس کروانے والے سربراہ مملکت کا نام ہے:
(A) سکندر مرزا	(B) ایوب خان	(C) یحییٰ خان	(D) چوہدری محمد علی

15۔ قومی اسمبلی میں خواتین کی مخصوص نشستوں کی کل تعداد ہے:
(A) 40	(B) 50	(C) 70	(D) 80

---2018---

16۔ 1973 کے آئین کے مطابق قومی اسمبلی میں اقلیتوں کی مخصوص نشستوں کی تعداد کیا ہے؟
(A) 10	(B) 12	(C) 14	(D) 15

17۔ ریاست کا سربراہ ہوتا ہے:
(A) وزیراعظم	(B) آرمی چیف	(C) صدر	(D) گورنر

18۔ 1973 کے آئین کے مطابق مجلس شوریٰ کے اراکین کی تعداد:
(A) 342	(B) 372	(C) 415	(D) 446

19۔ اپنی ڈویژن کا سیاسی سربراہ ہوتا ہے:
(A) صوبائی وزیر	(B) وفاقی وزیر	(C) وزیراعظم	(D) وزیر مملکت

20۔ آئین میں کس ترمیم کے تحت مقامی حکومتیں لازمی قرار پائیں:
(A) آٹھویں	(B) بارہویں	(C) اٹھارویں	(D) دسویں

---2020---

21۔ سپریم کورٹ کا صدر دفتر کس شہر میں ہے؟
(A) اسلام آباد	(B) لاہور	(C) کراچی	(D) پشاور

22۔ 1973 کے آئین کے مطابق قومی اسمبلی میں مخصوص خواتین نشستوں کی تعداد کیا ہے؟
(A) 40	(B) 50	(C) 60	(D) 70

مختصر سوالات باب نمبر 5 بورڈ پیپرز (2011-2019)

سوال 1 انتظامیہ کے دو فرائض لکھیے۔ (تین مرتبہ)
جواب: i۔ تمام انتظامی دفاتر کی نگرانی کرنا۔ ii۔ مقننہ کے بنائے ہوئے قوانین کو لاگو کرنا
سوال 2 وفاقی وزیر اور وزیر مملکت میں فرق بتایئے۔
جواب وفاقی وزیر وزارت کا سیاسی سربراہ ہوتا ہے۔ جبکہ وزیر مملکت ڈویژن کا سیاسی سربراہ ہوتا ہے۔
وفاقی وزیر اپنی وزارت اور وزیر اعظم کے درمیان رابطے کا کام کرتا ہے۔ وزیر مملکت اپنی ڈویژن اور وزیر اعظم کے درمیان رابطے کا کام کرتا ہے۔
سوال 3 ضلعی ناظم کے دو فرائض بتایئے۔
جواب: i۔ ضلعی ناظم متعلقہ ضلع میں امن و امان قائم کرتا ہے۔ ii۔ ناظم ضلع کونسل میں بجٹ پیش کرتا ہے اور اسے منظور کرواتا ہے۔
سوال 4 وفاقی وزیر کے فرائض کیا ہیں؟
جواب: i۔ وفاقی وزیر وزارت اور وزیر اعظم کے درمیان ایک رابطہ کی حیثیت رکھتا ہے۔
ii۔ وفاقی وزیر ایوان میں اپنی وزارت کی نمائندگی کرتا ہے۔ iii۔ وفاقی وزیر اپنی وزارت پر کیے گئے سوالات کے جواب دیتا ہے۔
سوال 5 سپریم کورٹ کے کوئی سے دو اختیارات تحریر کریں۔ (تین مرتبہ)
جواب: i۔ سپریم کورٹ مرکز اور صوبوں کے درمیان امور کی بنیادی سماعت کرتا ہے ii ۔ ہائی کورٹ کے خلاف اپیلوں کی سماعت بھی کرتی ہے۔
سوال 6 یونین کونسل کے دو فرائض لکھیے۔
جواب: i۔ سالانہ ترقیاتی منصوبوں اور بجٹ کی منظوری دیتا ہے۔ ii۔ سڑکوں، پلوں، سرکاری عمارتوں اور نہروں وغیرہ کا تحفظ کرنا اور عوامی رفاہی کاموں میں لوگوں کا ہاتھ بٹانا۔
سوال 7 حضرت عمرؓ کے دور میں حکام کے احتساب کا کیا طریقہ رائج تھا؟
جواب: آپؓ کے دور میں کڑے احتساب کا بندوبست تھا۔ آپ جب بھی کسی کو حکومتی عہدیدار مقرر کرتے تھے لکھ کر تقرر نامہ دو دیگر ہدایات ذمہ داریاں دیتے۔ ہر عہدیدار کو ہدایات تھیں کہ وہ نہ تو گھوڑے پر سوار ہوگا نہ عمدہ کپڑے پہنے گا اور نہ ہی دروازے پر دربان بٹھائے گا۔
سوال 8 وفاقی حکومت کے دو اہم اداروں کے نام لکھیے۔
جواب: i۔ صدر کا سیکریٹریٹ ii۔ سپریم کورٹ iii۔ وفاقی مجلس شوریٰ
سوال 9 وزارت کسے کہتے ہیں؟ (پانچ مرتبہ)
جواب: وزارت ایک حکومتی ادارہ ہے۔ جس کا سیاسی سربراہ وفاقی وزیر ہوتا ہے۔ اور انتظامی سربراہ گریڈ 22 کا وفاقی سیکرٹری ہوتا ہے۔ وزارت ایک یا زیادہ ڈویژنوں پر مشتمل ہوتی ہے۔
سوال 10 پاکستان کی مجلس شوریٰ پارلیمنٹ کے دو ایوانوں کے نام تحریر کریں۔
جواب: 1973 کے آئین کے مطابق پاکستان میں دو ایوانی مقننہ یا مجلس شوریٰ تشکیل دی جاتی ہے۔
i۔ ایوان بالا سینٹ ii۔ ایوان زیریں یا قومی اسمبلی
سوال 11 ہائی کورٹ کے دو اختیارات لکھیے۔
جواب: i۔ بنیادی سماعت کا اختیار ii۔ اپیلوں کی سماعت کا اختیار iii۔ نگرانی کا اختیار
سوال 12 D.C.O کے دو فرائض لکھیے۔ (دو مرتبہ)
جواب: i۔ اپنے محکمے کی کارکردگی کو بڑھانا ii۔ ضلع کی نگران کمیٹیوں کو محکمہ سے متعلقہ اطلاعات بہم پہنچانا۔
iii۔ وفاقی اور صوبائی حکومتوں کے قوانین بشمول ٹیکس اور قوانین کو لاگو کرنا۔
سوال 13 پارلیمنٹ / مجلس شوریٰ کے چار فرائض لکھیے۔ (پانچ مرتبہ)
جواب: i۔ مقننہ قانون سازی کرتی ہے۔ ii۔ مقننہ صدر کا انتخاب کرتی ہے۔
iii۔ مقننہ سپریم کورٹ کے ججوں کی تعداد اور اس سے متعلقہ امور منظور کرتی ہے۔
سوال 14 اچھے نظام حکومت کی دو خوبیاں لکھیے۔
جواب: i۔ اچھے نظام حکومت میں مکمل مذہبی آزادی ہوتی ہے۔ ii۔ اچھے نظام حکومت میں بدعنوانی کا خاتمہ کیا جاتا ہے۔
سوال 15 سیکشن آفیسر کے دو فرائض لکھیے۔
جواب: i۔ اپنے سیکشن کے عملے کی نگرانی کرنا ii۔ حکام بالا کے احکامات کی تعمیل کرنا
iii۔ ڈپٹی سیکرٹری کو مطلوبہ رپورٹس ارسال کرنا

سوال16 ڈویژن کسے کہتے ہیں؟

جواب: ڈویژن صوبے سے چھوٹی انتظامی اکائی ہے یہ چند اضلاع پر مشتمل ہوتی ہے۔اس کا سیاسی سربراہ وزیر مملکت ہوتا ہے۔

سوال17 ضلعی حکومت کن افراد پر مشتمل ہوتی ہے؟

جواب: i۔ ضلعی ناظم ii۔ ضلعی نائب ناظم iii۔ ضلع کونسل iv۔ ضلعی انتظامیہ

سوال18 مقامی حکومتوں کے اختیارات کی تقسیم کے منصوبے کے دو نکات تحریر کریں۔

جواب: i۔ سیاسی اختیارات کی نچلی سطح تک تقسیم ii۔ انتظامی اختیارات کی عدم مرکزیت iii۔ وسائل کی ضلعی سطح پر منتقلی

سوال19 ٹاؤن انتظامیہ کے فرائض بتائیں۔

جواب: i۔ بجٹ مالیات اور اکاؤنٹ کا بندوبست کرنا ii۔ پانی، سیوریج صفائی، سڑکوں اور سڑکوں پر روشنی کا بندوبست کرنا

iii۔ میونسپل کی زمین اور جائیداد کا انتظام کرنا

سوال20 1973 کے آئین کے مطابق گورنر کے چار اختیارات بیان کیجئے۔

جواب: گورنر صوبائی حکومت کا سربراہ ہوتا ہے جس کو صدر نامزد کرتا ہے۔

گورنر صوبائی اسمبلی کا اجلاس طلب کر سکتا ہے۔اسے خطاب کر سکتا ہے۔

گورنر وزیر اعلیٰ کے مشورے پر تمام نظم و نسق چلاتا ہے۔حالات کے فوری تقاضے کے پیش نظر آرڈی نینس جاری کر سکتا ہے۔

سوال21 معاشرتی عدل و انصاف کا قیام کیوں ضروری ہے؟

جواب: معاشرتی عدل و انصاف کا معاشرے میں قیام اس لئے ضروری ہے کیوں کہ اس میں کسی فرد یا طبقہ سے کسی قسم کی زیادتی نہیں کی جاتی اور ہر ایک کے ساتھ انصاف کا سلوک ہوتا ہے اس سے معاشرے میں کسی قسم کا بگاڑ پیدا نہیں ہوتا اور ہر شخص صحیح طریقے سے اپنی زندگی گزارتا ہے۔

سوال22 مقننہ کے دو فرائض لکھئے۔

جواب: 1۔قانونی سازی 2۔انتظامیہ کی نگرانی 3۔آئین میں ترمیم

سوال23 پاکستان کی پارلیمنٹ کے دو اختیارات تحریر کریں۔

جواب: 1۔قانون سازی 2۔انتظامیہ کی نگرانی 3۔ مالیاتی اختیارات 4۔عدالتی اختیارات

---2017---

سوال24 حضرت عمر نے زمین کے متعلق کیا پالیسی اختیار کی تھی؟

جواب: آپ نے جاگیردرانہ نظام کو ختم کر کے تمام زمین مزارعوں میں تقسیم کر دی۔اس کے علاوہ نہریں کھدوائیں، زمین کا سروے کروایا اور سروے کے مطابق ٹیکس کی رقم متعین کی۔

سوال25 صوبائی اسمبلی کے دو اختیارات تحریر کریں۔

جواب: 1۔صوبائی اسمبلی صوبے کے لیے قانون بناتی ہے۔

2۔صوبائی اسمبلی ہر سال بجٹ کی منظوری دیتی ہے۔

سوال26 وزارت کسے کہتے ہیں۔

جواب: وزارت ایک یا ایک سے زیادہ ڈویژنوں پر مشتمل ہوتی ہے۔اس کا اہم کام پالیسیاں بنانا اور ان کو لاگو کرنا ہوتا ہے۔

سوال27 ڈینگی بخار کی دو احتیاطی تدابیر بیان کریں۔

جواب: **ذاتی سطح پر۔** جسم کو مچھر کے کاٹنے سے بچائیں۔اس مقصد کے لیے لباس ایسا ہونا چاہیے جو جسم کو مکمل طور پر ڈھانپ لے یعنی پوری آستین والی قمیض، پاجامہ شلوار وغیرہ۔مچھر کو بھگانے والی دوا جسم پر لگائیں۔مچھر دانی میں سوئیں جس پر مچھر مار دوا لگائی گئی ہو۔

گھریلو سطح پر۔ گھروں میں مچھر مار سپرے کرائیں اور کوائل جلائیں۔گھروں میں کھڑکیوں اور دروازوں پر جالیاں لگوائیں مچھر پلنے والی معاون جگہوں مثلاً خالی بوتلیں، پیکنگ کا سامان، پلاسٹک، بالٹیاں رستے ہوئے نل، خالی ڈرم، جار، خالی آئس کریم کپ، گملے، جوہڑ، تالاب، پانی کے کھلے یا ٹوٹے ہوئے ٹینک، پانی کے کولر کو ختم کرنا چاہیے۔

سوال28 ڈینگی کو ہڈی کا بخار کیوں کہا جاتا ہے؟

جواب: ڈینگی بخار میں پٹھوں اور جوڑوں میں شدید درد ہوتا ہے جس کی وجہ سے اسے "ہڈی توڑ بخار" بھی کہا جاتا ہے۔

سوال29 ڈینگی بخار کی دو علامات تحریر کریں۔

جواب: 102F ڈگری سے زیادہ تیز بخار جسم پر سرخ دھبے (الرجی) سر میں درد، خاص طور پر آنکھوں کے پیچھے، پٹھوں اور جوڑوں میں شدید درد ہوتا ہے۔

سوال30 ڈینگی بخار کتنے دن تک رہتا ہے؟

جواب: ڈینگی بخار 5 سے 7 دن تک رہتا ہے۔ اسکی علامات 3 سے 10 دن تک رہتی ہیں۔

سوال31 ڈینگی بخار کے مریض کو کس قسم کی غذا دینی چاہیے؟

جواب: ڈینگی بخار کے مریض کے جسم میں مائعات کی کمی کو پھلوں کے جوس اور ORS سے پورا کیا جاتا ہے۔

سوال32 مچھر کی کون سی قسم ڈینگی پھیلاتی ہے؟

جواب: ایڈیز کی مادہ مچھر ڈینگی پھیلاتی ہے۔ ڈینگی وائرس کی چار اقسام DEN1، DEN2، DEN3، DEN4 وائرس مادہ مچھر کے ذریعے بیمار انسان سے صحت مند انسان کو منتقل ہوتا ہے۔ یہ وائرس مادہ مچھر میں پرورش پاتا ہے۔

سوال33 ڈینگی مچھر کی علامات لکھیے۔

جواب: اس کے جسم پر سفید رنگ کے دھبے اور دھاریاں ہوتی ہیں۔

---2018---

سوال34 پاکستان میں ایوان بالا کی ساخت بیان کریں۔

جواب: ایوان بالا یعنی سینٹ کے کل ارکان کی تعداد 104 ہے۔ سینٹ میں صوبوں کو برابر نمائندگی دی جاتی ہے۔ یعنی ہر صوبہ سے 22 بشمول ٹیکنوکریٹ وخواتین، اسلام آباد سے 4 بشمول ایک عالم دین اور ایک عورت، قبائلی علاقے سے 8 اور 4 اقلیتی ارکان کا انتخاب ہوتا ہے۔ ان ارکان کا انتخاب 6 سال کے لئے متعلقہ صوبائی اسمبلی متناسب نمائندگی کی بنیاد پر کرتی ہے۔

سوال35 حضرت عمرؓ نے زمین کے متعلق کیا پالیسی اختیار کی تھی؟

جواب: آپؓ نے جاگیردرانہ نظام کو ختم کر کے تمام زمین مزارعوں میں تقسیم کر دی۔ اس کے علاوہ نہریں کھدوائیں، زمین کا سروے کروایا اور سروے کے مطابق ٹیکس کی رقم متعین کی۔

سوال36 وفاقی کابینہ سے کیا مراد ہے؟

جواب: وفاقی کابینہ وزیراعظم اور وزراء پر مشتمل ہوتی ہے۔ جو کہ وفاقی حکومت کے تمام امور چلاتی ہے۔ وفاقی کابینہ میں دو قسم کے وزرا ہوتے ہیں یعنی وفاقی وزرا اور وزراء مملکت جو وزیراعظم کی خوشنودی تک یا پارلیمنٹ کے اعتماد تک اپنے عہدے پر برقرار رہتے ہیں۔

---2019---

سوال37 پاکستان کی پارلیمنٹ کے دو اختیارات تحریر کریں۔

جواب: پاکستان کی پارلیمنٹ کے دو مندرجہ ذیل اختیارات ہیں۔

i۔ مالیاتی اختیارات: پارلیمنٹ کا ایوان زیریں یعنی قومی اسمبلی ہر سال بجٹ پاس کرتی ہے۔

ii۔ عدالتی اختیارات: پارلیمنٹ کے دونوں ایوان سپریم کورٹ کے ججوں کی تعداد مقرر کرتے ہیں۔

سوال38 پارلیمنٹ کے دو مالیاتی اختیارات سے متعلق دو نکات تحریر کریں۔

جواب: i۔ پارلیمنٹ کا ایوان زیریں یعنی قومی اسمبلی ہر سال بجٹ پاس کرتی ہے۔

ii۔ پارلیمنٹ کی منظوری کے بعد حکومت قومی خزانے سے ایک پیسہ بھی خرچ نہیں کر سکتی۔ اس طرح حکومت کو نئے ٹیکس لگانے یا ٹیکس کو ختم کرنے کے لئے پارلیمنٹ سے منظوری لینی پڑتی ہے۔

---2020---

سوال39 ڈینگی مچھر کس وقت کاٹتا ہے؟

جواب: ڈینگی مچھر عام طور پر انسان کو علی الصبح اور غروب آفتاب کے وقت کاٹتی ہے اس کے بعد مچھر کے لعاب دہن سے وائرس انسان کی جلد سے ہوتا ہوا ان کے خون میں منتقل ہوتا ہے۔

سوال40 مقننہ کیا کام کرتی ہے؟

جواب: مقننہ قانون سازی کرتی ہے۔ (دو مرتبہ)

حصہ معروضی باب نمبر 6 بورڈ پیپرز (2011-2019)

1۔ برصغیر پر مسلمانوں نے کتنے سال حکومت کی؟ (سات مرتبہ)
(A) 500 سال (B) 800 سال (C) 1000 سال (D) 1200 سال

2۔ مشہور راگ "میاں کی ملہار" کے خالق: (سات مرتبہ)
(A) امیر خسرو (B) ماسٹر عبداللہ (C) تان سین (D) نثار بزمی

3۔ مغلیہ خاندان کا شاہکار "مسجد مہابت خان" پاکستان کے کس شہر میں ہے؟ (پانچ مرتبہ)
(A) لاہور (B) پشاور (C) ملتان (D) اٹک

4۔ ہڑپہ کے کھنڈرات کس ضلع میں واقع ہیں؟ (بارہ مرتبہ)
(A) لاہور (B) اوکاڑہ (C) ساہیوال (D) ملتان

5۔ ٹیکسلا کا راولپنڈی سے فاصلہ: (چودہ مرتبہ)
(A) 10 کلومیٹر (B) 20 کلومیٹر (C) 30 کلومیٹر (D) 40 کلومیٹر

6۔ گندھارا تہذیب کا مرکز ______ شہر تھا: (پانچ مرتبہ)
(A) ٹیکسلا (B) سوات (C) ہڑپہ (D) اوچ

7۔ وادی سندھ کی تہذیب کتنے سال پرانی ہے: (بارہ مرتبہ)
(A) 2000 سال (B) 3000 سال (C) 4000 سال (D) 5000 سال

8۔ راولپنڈی سے پشاور تک کا علاقہ کیا کہلاتا ہے؟ (گیارہ مرتبہ)
(A) گندھارا (B) وسطی پنجاب (C) ٹیکسلا (D) ہڑپہ

9۔ 712ء میں مسلمان وادی سندھ میں کس شخصیت کی قیادت میں داخل ہوئے: (آٹھ مرتبہ)
(A) محمود غزنوی (B) ظہیر الدین بابر (C) محمد بن قاسم (D) اورنگ زیب عالمگیر

10۔ صادقین کا تعلق کس فن سے تھا؟
(A) فن تعمیر (B) موسیقی (C) مصوری (D) خطاطی

11۔ شہنشاہ جہانگیر کے دربار سے وابستہ استاد منصور، استاد محمد نادر اور استاد مسعود کا تعلق کس فن سے تھا؟
(A) موسیقی (B) خطاطی (C) سنگ مرمر (D) مصوری

12۔ مسجد وزیر خان کہاں واقع ہے؟
(A) پشاور (B) مردان (C) راولپنڈی (D) لاہور

2016

13۔ تان سین کون تھا؟
(A) موسیقار (B) شاعر (C) مصور (D) فلاسفر

14۔ موہنجوداڑو کا کیا مطلب ہے؟
(A) انسانوں کا شہر (B) مردوں کا شہر (C) زندوں کا شہر (D) مسجدوں کا شہر

2017

15۔ مغلیہ خاندانوں کا شاہکار لال قلعہ کس شہر میں ہے:
(A) لاہور (B) دہلی (C) آگرہ (D) اٹک

16۔ ہڑپہ اور موہنجوداڑو کے درمیان فاصلہ ہے:
(A) 550 کلومیٹر (B) 650 کلومیٹر (C) 750 کلومیٹر (D) 850 کلومیٹر

17۔ جہانگیر کا مقبرہ کہاں ہے:
(A) ملتان (B) آگرہ (C) دہلی (D) لاہور

18۔ جامع "شیر شاہی مسجد" واقع ہے:
(A) ٹھٹھی میں (B) بھیرہ میں (C) لاہور میں (D) ملتان میں

---2018---

19۔ موہنجوداڑو کے کھنڈرات واقع ہیں:
(A) ضلع ملتان (B) ضلع اوکاڑہ (C) ضلع لاڑکانہ (D) ٹیکسلا

20۔ ہڑپہ اور موہنجوداڑو ایک دوسرے سے ______ فاصلے پر واقع ہیں:
(A) 350 کلومیٹر (B) 450 کلومیٹر (C) 550 کلومیٹر (D) 650 کلومیٹر

---2019---

21۔ مسجد مہابت خان کس شہر میں ہے؟
(A) پشاور (B) لاہور (C) ملتان (D) اٹک

---2020---

22۔ عبدالرحمٰن چغتائی کا تعلق کس فن سے ہے؟ (سات مرتبہ)
(A) فن تعمیر (B) موسیقی (C) مصوری (D) خطاطی

23۔ انگریز ماہر آثار قدیمہ سر جان مارشل کی نگرانی میں موہنجوداڑو کی کھدائی کی گئی:
(A) 1912ء (B) 1922ء (C) 1932ء (D) 1942ء

مختصر سوالات باب نمبر 6 بورڈ پیپرز (2011-2019)

سوال 1 پاکستان میں کون کون سے اسلامی تہوار منائے جاتے ہیں؟ (پانچ مرتبہ)
جواب: عید میلادالنبی ﷺ، شب برآت، شب معراج، عیدالفطر، عیدالاضحیٰ۔

سوال 2 ثقافت کی تعریف کریں۔ (گیارہ مرتبہ)
جواب: ایڈورڈ ٹائلر ثقافت کا تعلق ہر قسم کے علوم وفنون، عقائد وقوانین رسم ورواج سے ہوتا ہے۔ یہ انسان کے افکار واعمال سے بھی متعلق ہوتی ہے۔

سوال 3 پاکستان میں کس قسم کے لباس اور زیورات پہنے جاتے ہیں؟ (تین مرتبہ)
جواب: پاکستان کا قومی لباس شلوار قمیض ہے مگر پاکستان کے مختلف علاقوں میں موسموں اور رسم ورواج کے مطابق لباس استعمال کئے جاتے ہیں۔ دیہات میں عام طور پر دھوتی، قمیض اور پگڑی پہنی جاتی ہے اور شہروں میں پینٹ شرٹ کو پسند کیا جاتا ہے۔

سوال 4 قدیم تہذیب سے تعلق رکھنے والے چار جانوروں کے نام لکھیں۔
جواب: وادی سندھ کی قدیم سے تعلق رکھنے والے جانوروں میں بھینس، خرگوش، مچھلی، سانپ، ہاتھی، گینڈے اور شیر وغیرہ شامل ہیں۔

سوال 5 گندھارا تہذیب کا مرکز کہاں ہے؟ (پانچ مرتبہ)
جواب: گندھارا تہذیب کا مرکز ٹیکسلا تھا جو راولپنڈی سے 40 کلومیٹر کے فاصلے پر واقع ہے۔

سوال 6 پاکستان میں کون کون سی غذائیں پسند کی جاتی ہیں؟ (دو مرتبہ)
جواب: گندم اور چاول پاکستان کی عام غذائیں ہیں۔ پنجاب اور سندھ میں سبزیاں دالیں، گوشت، چاول پنجاب میں لسی اور دودھ، سرحد اور بلوچستان میں گوشت اور خشک و تر تازہ پھل، سرحد اور بلوچستان میں قہوہ، سجی اور کڑاہی گوشت کراچی سے پشاور تک پسند کی جاتی ہے۔ ساحلی باشندے مچھلی اور چاول پسند کرتے ہیں۔

سوال 7 انگریز ماہر آثار قدیمہ سر جان مارشل نے پاکستان میں کیا کام کیا؟ (چار مرتبہ)
جواب: 1922ء میں انگریز ماہر آثار قدیمہ سر جان مارشل نے موہنجوداڑو اور ہڑپہ کے کھنڈرات کی کھدائی کروا کے آج سے پانچ ہزار سال پہلے کی تہذیب وثقافت کا کھوج لگایا۔

سوال 8 پاکستان کے چار مشہور میلوں اور عرسوں کے نام تحریر کریں۔ (چار مرتبہ)
جواب: i۔ عرس حضرت شیخ علی ہجویری لاہور ii۔ حضرت مادھو لال حسین
iii۔ عرس حضرت میاں میر۔ iv۔ ہارس اینڈ کیٹل شو، لاہور فورٹریس سٹیڈیم۔ سبی کا سالانہ میلہ

سوال 9 پاکستان کے کوئی سے دو مشہور مصوروں کے نام لکھئے۔
جواب: i۔ شاکر علی ii۔ اسلم کمال iii۔ صادقین

سوال 10 وادی سندھ کے قدیم باشندے کس قسم کے جنگی اوزار استعمال کرتے تھے؟
جواب: وادی سندھ کے قدیم باشندے تانبے، ٹن اور کانسی سے بنے ہوئے آلات جنگی اور اوزار استعمال کرتے تھے۔ جنگی آلات میں تیر، کمان، کلہاڑی، خنجر آری اور چاقو جیسے آلات شامل ہیں۔

سوال 11 وادی سندھ سے کیا مراد ہے؟

جواب: وادی سندھ دنیا کی قدیم ترین تہذیب ہے۔ یہ تقریباً 5 ہزار سال پرانی وادی سندھ کی شہری تہذیب تھی۔ یہاں کے لوگ روئی، کپڑے، مکانات ہتھیاروں، اوزار، برتنوں، زیورات کے استعمال سے آشنا تھے۔

سوال 12 مغلیہ دور کے ایسے دو بادشاہوں کے نام لکھئے جو فن خطاطی میں دلچسپی رکھتے تھے۔ (دو مرتبہ)

جواب: ظہیرالدین بابر، ناصرالدین محمود، اورنگ زیب عالمگیر بہادر شاہ ظفر۔

سوال 13 قدیم وادی سندھ کے لوگوں کی خوراک کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟

جواب: جو، گندم، مچھلی، کھجور، جانوروں کا گوشت ان کی خوراک تھی۔

سوال 14 شہنشاہ جہانگیر کے دربار سے وابستہ دو مشہور مصوروں کے نام تحریر کریں۔

جواب: استاد محمد نادر اور محمد مسعود وابستہ تھے۔

---2016---

سوال 15 گندھارا تہذیب کا تعارف دو جملوں میں کروائیے۔

جواب: راولپنڈی سے پشاور تک کا علاقہ گندھارا کہلاتا ہے۔ اس کا مرکزی شہر ٹیکسلا تھا۔ 2500 سال پہلے گندھارا تہذیب و ثقافت کا ایک اعلیٰ اور ممتاز مرکز تھا۔

سوال 16 مسلم فنکاروں نے موسیقی کے جو ساز متعارف کرائے ان کے نام تحریر کریں۔ (دو مرتبہ)

جواب: مسلمانوں نے شہنائی، ڈھولک، سرود، رباب، دف، طنبورہ اور ستار تخلیق کئے۔

سوال 17 مخلوط ثقافت سے کیا مراد ہے؟

جواب: پاکستانی علاقوں میں آ کر بسنے والے لوگ دنیا کے مختلف علاقوں سے آئے ان میں ایرانی، وسطی ایشیائی، تورانی، عربی، یونانی، عراقی اور یورپی شامل تھے۔ جو گروہ بھی آیا اپنے ہمراہ اپنی روایات، رسوم، تہوار، لباس، خوراک اور زندگی گزارنے کے انداز لے کر آیا ان گروہوں نے ایک دوسرے پر اثر ڈالا اور ایک ملی جلی (مخلوط) ثقافت ابھرتی گئی۔

سوال 18 موہن جوداڑو کا تعارف دو جملوں میں کروائیے۔

جواب: موہنجوداڑو کا معنی ”مردوں کا شہر“ کے ہیں یہ شہر سندھ کے شہر لاڑکانہ سے صرف 27 کلومیٹر کے فاصلے پر ہے۔ کھدائی سے یہ معلوم ہوا ہے کہ یہ شہر باقاعدہ منظم طور پر آباد تھا۔ ماہرین کا خیال ہے کہ یہ شہر 5000 سال سے بھی پہلے آباد کیا گیا۔

---2018---

سوال 19 پاکستان کے مشہور کھیلوں کے نام لکھئے۔

جواب: پاکستان کی کھیلیں کرکٹ، ہاکی، سکوائش کی ٹیمیں دنیا بھر میں مشہور ہیں۔

سوال 20 فن خطاطی سے دلچسپی لینے والے دو مسلمان بادشاہوں کے نام تحریر کریں۔

جواب: 1۔ اورنگ زیب عالمگیر 2۔ ظہیرالدین بابر 3۔ بہادر شاہ ظفر

---2019---

سوال 21 قدیم وادی سندھ کے لوگوں کے عقیدے کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟

جواب: جب کھدائی کی گئی تو بت برآمد ہوئے۔ بتوں کی وجہ سے قیاس کیا جاتا ہے کہ قدیم وادی سندھ کے لوگ بُت پرست تھے۔ پتھروں اور دھاتوں کے بنائے ہوئے بتوں کی پرستش کرتے تھے۔ سورج، چاند اور ستاروں کی پوجا کا بھی رواج تھا۔ وہ اپنے مردہ افراد کو زمین میں دفن کرتے تھے۔ مشترکہ طور پر عبادت کرنے کے لئے مخصوص عمارتیں بنائی گئی تھیں۔

---2020---

سوال 22 قدیم وادی سندھ کی دو خصوصیات بیان کریں۔

جواب: جانور: مچھلی، خرگوش، سانپ، ہاتھی، گینڈے اور تیتر سمیت کچھ جانور اس دور میں پائے جاتے ہیں۔ کیونکہ ان جانوروں کی شکلیں دیواروں اور مختلف مہروں پر بنائی گئی تھیں۔

خوراک: جو، گندم، مچھلی اور کھجور ان کی خوراک تھی وہ کھیتی باڑی سے کافی حد تک آگاہ تھے۔ جو گندم اور کپاس بوتے تھے۔

سوال 23 پاکستانی ثقافت کی چار نمایاں خصوصیات لکھئے۔ (تین مرتبہ)

جواب: i۔ مخلوط ثقافت ii۔ مذہبی ہم آہنگی iii۔ علاقائی لباس iv۔ مشترکہ معاشرتی تدریس

حصہ معروضی باب نمبر 7 بورڈ پیپرز (2011-2019)

1۔ 1647ء میں شاہ جہان نے آگرہ کی بجائے کس شہر کو دارالحکومت بنایا؟ (چھ مرتبہ)
(A) مدارس (B) کراچی (C) ڈھاکہ (D) دہلی

2۔ بلوچی زبان میں پہلا مجلہ شائع ہونے کا سن: (چار مرتبہ)
(A) 1940 (B) 1950 (C) 1960 (D) 1970

3۔ قرآن پاک کا پہلا ترجمہ کس زبان میں ہوا؟ (14 مرتبہ)
(A) پنجابی (B) سندھی (C) اردو (D) سرائیکی

4۔ اردو ترکی زبان کا لفظ ہے، جس کے معنی ہیں: (گیارہ مرتبہ)
(A) ساتھ (B) اسلحہ (C) لشکر (D) ادب

5۔ پاکستان کی قومی زبان ہے: (دو مرتبہ)
(A) انگریزی (B) اردو (C) پنجابی (D) سرائیکی

6۔ شاعری کے مجموعہ "شاہ جو رسالہ" کے شاعر کا نام ہے: (پانچ مرتبہ)
(A) خوشحال خان خٹک (B) وارث شاہ (C) مخدوم محمد ہاشم (D) شاہ عبداللطیف بھٹائی

7۔ کشمیری زبان کے تیسرے دور سے متعلق ادب کا ایک نامور نام:
(A) محمود گامی (B) حبہ خاتون (C) ارمنی لال (D) ملا فقیر

8۔ وارث شاہ کس زبان کے شاعر تھے؟
(A) پنجابی (B) سندھی (C) پشتو (D) بلوچی

9۔ رحمان بابا کس زبان کے مشہور شاعر تھے؟
(A) پنجابی (B) سندھی (C) پشتو (D) بلوچی

10۔ اردو کس زبان کا لفظ ہے؟
(A) عربی کا (B) ہندی کا (C) ترکی کا (D) فارسی کا

11۔ مست توکلی کس زبان کا شاعر تھا؟
(A) بلوچی (B) سندھی (C) پنجابی (D) پشتو

12۔ خوشحال خان خٹک کس زبان کے شاعر تھے؟
(A) پنجابی (B) سندھی (C) پشتو (D) بلوچی

---2016---

13۔ ہاشم شاہ کس زبان کے شاعر تھے؟
(A) اردو (B) پنجابی (C) سندھی (D) پشتو

14۔ پاکستان معرض وجود میں آنے پر رابطے کی زبان تھی:
(A) انگریزی (B) ہندی (C) اردو (D) پنجابی

15۔ سوہنی مہینوال کس نے لکھا؟
(A) ہاشم شاہ (B) بلھے شاہ (C) وارث شاہ (D) فضل شاہ

16۔ قصہ ہیر رانجھا کس نے لکھا؟
(A) سلطان باہو (B) میاں محمد بخش (C) بلھے شاہ (D) وارث شاہ

17۔ اکبر کے دور کا شہرہ آفاق موسیقار کون تھا؟
(A) امیر خسرو (B) فیضی (C) تان سین (D) ابوالفضل

---2017---

18۔ "گندورو" کو کس زبان کا معیاری لہجہ سمجھا جاتا ہے:
(A) بلوچی (B) سندھی (C) کشمیر (D) پشتو

19۔ پشتو زبان کی کتاب "تذکرۃ الاولیاء" کتنے صفحات پر مشتمل ہے:
(A) نو سو صفحات (B) ایک ہزار صفحات (C) گیارہ سو صفحات (D) بارہ سو صفحات

20۔ خواجہ فرید کس زبان کے شاعر ہیں:
(A) پنجابی (B) کشمیری (C) بلوچی (D) سندھی

21۔ مسدس حالی تحریر کرنے والے شاعر کا نام ہے:
(A) امیر خسرو (B) مولانا الطاف حسین حالی (C) میر تقی میر (D) خواجہ میر درد

2018

22۔ بلوچی زبان وادب کی تاریخ پر سب سے پہلی کتاب کس نے لکھی؟
(A) شیر محمد مری (B) میر چاکر خان (C) جسن زند (D) مرید دحانی

23۔ پشتو زبان کی کتاب "تذکرۃ الاولیا" کتنے صفحات پر مشتمل ہے؟
(A) 1000 (B) 1200 (C) 1300 (D) 1400

24۔ اس شاعر کا نام لکھیے جس نے "مسدس حالی" تحریر کی:
(A) امیر خسرو (B) مولانا الطاف حسین حالی (C) میر تقی میر (D) خواجہ میر درد

2019

25۔ پشتو زبان کے لہجے ہیں۔
(A) 1 (B) 2 (C) 3 (D) 4

26۔ ہاشم شاہ کا مشہور قصہ ہے۔
(A) ہیر رانجھا (B) سسی پنوں (C) سوہنی مہینوال (D) مرزا صاحباں

2020

27۔ پشتو زبان کی پہلی کتاب کا نام ہے: (بارہ مرتبہ)
(A) پٹہ خزانہ (B) تذکرۃ الاولیاء (C) جٹ دی کرتوت (D) آثار الصنادید

28۔ پنجابی زبان کا سب معیاری لہجہ ہے: (نو مرتبہ)
(A) ماجھی (B) پوٹھوہاری (C) چھاچھی (D) سرائیکی

29۔ اُردو غزل کا پہلا دیوان جس شاعر نے لکھا: (تین مرتبہ)
(A) بہادر شاہ ظفر (B) سلطان محمد قلی قطب شاہ (C) مرزا غالب (D) مولانا الطاف حسین حالی

مختصر سوالات باب نمبر 7 بورڈ پیپرز (2011-2019)

سوال 1 اردو زبان کی ترویج کے سلسلے میں چار شعرا کے نام لکھیں۔ (پانچ مرتبہ)
جواب: ذوق، میر تقی میر، خواجہ میر درد، بہادر شاہ ظفر، مرزا غالب۔

سوال 2 پنجابی زبان کی ترقی کے سلسلے میں چار شعرا کے نام لکھیں۔
جواب: بابا فرید گنج شکر، شاہ حسین، سلطان باہو، بابا بلھے شاہ، وارث شاہ۔

سوال 3 بلوچی شاعری کے رزمیہ شاعری کے موضوعات لکھیں۔ (دو مرتبہ)
جواب: بلوچی شاعری میں بنیادی اہم رزمیہ شاعری ہے اس کے موضوعات میں ہمت، جاہ و جلال، غیرت اور بہادری شامل ہیں۔

سوال 4 1050ء سے 1350 کے دوران سندھی ادب کا ارتقاء بیان کریں۔ (دو مرتبہ)
جواب: 1050 سے 1350 سندھ کی ادبی تاریخ کا ابتدائی دور تسلیم کیا جاتا ہے اس دور میں ادبی و دینی تخلیقات پر خاص طور پر کام کیا گیا ہے اس دور کی داستان، قصہ گنان، بت، سورٹھے اور گاتھا قابل ذکر اصناف ہیں۔

سوال 5 کشمیری زبان کا پانچواں دور بیان کریں۔ (چار مرتبہ)
جواب: پانچواں دور جدید ادب کے زیر سایہ پلا بڑھا۔ یہ اپنے اندر نئے فکری رجحانات رکھتا ہے۔

سوال 6 مرزا قلیچ بیگ کا تعارف دو جملوں میں کروائیں۔
جواب: مرزا قلیچ بیگ نے دنیا کی کئی کتب کے تراجم کیے اس کے علاوہ جغرافیہ، تاریخ، سوانح نویسی، لغت، گرامر، تذکرہ نویسی، ڈرامہ اور ناول نگاری پر قلم اُٹھایا۔ آپ نے تقریباً چار سو کتابیں لکھیں۔

سوال 7 **بلوچی شاعری پر نوٹ لکھیں۔**

جواب: بلوچی شاعری میں زیادہ اہم رزمیہ شاعری ہے اس موضوعات میں ہمت، جاہ و جلال، غیرت اور بہادری شامل ہیں۔دوسرا دور عشقیہ شاعری کا ہے۔اس میں حسن و عشق، شباب کے موضوعات پائے جاتے ہیں۔

سوال 8 **پنجابی کی کوئی سی چار لوک داستانوں کے نام لکھئے۔**

جواب: قصہ ہیر رانجھا، ہاشم شاہ کا قصہ، سسی پنوں، فضل شاہ کا قصہ، سوہنی ماہیوال کا قصہ۔

سوال 9 **کشمیری زبان کا پہلا دور بیان کریں۔**

جواب: پہلے دور میں گیتوں کو فروغ ملا اس قسم کی شاعری میں کشمیری سماج کی اجتماعی سوچ و احساس کا اظہار پایا جاتا ہے۔اسے کشمیری لہجے میں رؤف یا لول کہا جاتا ہے۔

سوال 10 **شاعر مشرق علامہ اقبال نے اپنی شاعری کے ذریعے سے مسلمانوں کو کیا پیغام دیا؟** **(چار مرتبہ)**

جواب: علامہ اقبال نے یہ پیغام دیا کہ مسلمان عظیم ثقافتی، تمدنی اور نظریاتی ورثے کے حامل ہیں۔ان پر جو افتاد (مسلم اقتدار پر دباؤ) پڑی ہے اس کا حل صرف یہی ہے کہ وہ اپنی خودی کو مضبوط کر کے حالات و مشکلات کا مقابلہ کریں۔پوری دنیا کے مسلمان باہم ایک رشتے میں منسلک ہیں۔

سوال 11 **قرآن پاک کا پہلا ترجمہ کس زبان میں ہوا؟**

جواب: پوری مسلم دنیا کی مقامی زبانوں میں سندھی ہی وہ واحد زبان تھی جس میں قرآن پاک کا ترجمہ کیا گیا۔

سوال 12 **اردو کے تین شعرا کے نام لکھئے۔**

جواب: مرزا محمد رفیع سودا، میر تقی میر، خواجہ میر درد، ذوق، بہادر شاہ ظفر، مرزا غالب۔

سوال 13 **امیر خسرو کا تعارف دو جملوں میں کروائیے۔**

جواب: امیر خسرو نے نئے نئے ساز اور راگ ایجاد کیا۔

---2016---

سوال 14 **پنجابی زبان کے معیاری لہجہ کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟**

جواب: ماجھی لہجہ پنجابی زبان کا معیاری لہجہ سمجھا جاتا ہے۔جو لاہور اور اس کے آس پاس کے علاقے میں بولا جاتا ہے۔شروع میں یہ زبان ہندو جوگیوں اور مسلمان صوفیوں دونوں کا حصہ تھی۔

سوال 15 **بلوچی زبان کی ترقی کے لئے اقدامات کو دو نکات میں بیان کیجئے۔**

جواب: 1۔قیام پاکستان کے بعد اردو حروف تہجی کو گھٹا بڑھا کر بلوچی کے لئے ایک معیاری رسم الخط ایجاد کیا گیا ہے۔

2۔ 1960 میں پہلا بلوچی مجلہ شائع ہونے سے بلوچی زبان میں صحافت اور ادب کو ایک نیا رخ ملا ہے۔

سوال 16 **بلوچی زبان کے دو اہم لہجے کون سے ہیں؟** **(دو مرتبہ)**

جواب: بلوچی زبان کے دو اہم لہجے ہیں۔　1۔سلیمانی　2۔مکرانی

سوال 17 **کشمیری زبان کے دوسرے دور کے نمایاں پہلو بیان کیجئے۔**

جواب: دوسرے دور میں الہیات کے موضوعات پر لکھا گیا۔

---2017---

سوال 18 **پشتو ادب میں کن دو زبانوں کے الفاظ کی تراکیب شامل نظر آتی ہے؟**

جواب: پشتو ادب میں عربی اور فارسی کے الفاظ کی تراکیب شامل نظر آتی ہے۔

سوال 19 **کشمیری زبان کا تیسرا دور بیان کریں۔**

جواب: تیسرے دور میں عشقیہ داستانوں کو منظوم کرنے کی روایت پڑی حبہ خاتوں اس عہد کی اہم شاعرہ گذری ہیں۔اس دور کی منظوم قصوں میں کشمیری کے علاوہ اہم فارسی اور عربی قصوں کو بھی کشمیری لباس پہنایا گیا جن کے لیے ارمنی لال اور ملا فقیر وغیرہ کے نام قابل ذکر ہیں۔

سوال 20 **انگریز دور میں بلوچی شاعری کے موضوعات کیا تھے؟**

جواب: انگریزوں کے دور میں جو بلوچی شاعری تخلیق کی گئی اس میں تصوف، اخلاقیات اور انگریزوں کے خلاف نفرت کے عنوانات ملتے ہیں۔

سوال 21 **اردو کو قومی رابطے کی زبان کیوں کہا جاتا ہے؟**

جواب: مختلف زبانیں ہونے کے باوجود پاکستان کے لوگ جہاں ایک مذہب کی لڑی میں پروئے ہوئے ہیں۔وہاں ان میں ایک رشتہ زبان کا بھی ہے زبان کا یہ رشتہ باہمی انحصار اور زبانوں کے اختلاط سے پیدا ہوا جسے اردو کے نام سے جانا جاتا ہے۔اردو جہاں رابطے کی زبان کی حیثیت رکھتی ہے وہاں یہ قومی تشخص کی علامت بھی ہے۔

سوال 22 سندھی زبان میں حروف تہجی کی تعداد کیا ہے؟
جواب: سندھی زبان میں حروف تہجی کی تعداد باون (52) ہے۔
سوال 23 کشمیری زبان کا چوتھا دور بیان کریں۔
جواب: چوتھے دور میں کشمیری زبان وادب پر روحانی اثر غالب رہا جس کے روح رواں محمود گامی تھے۔

2018

سوال 24 اردو ترکی زبان کا لفظ ہے اس کے کیا معنی ہیں:
جواب: اردو ترکی زبان کا لفظ ہے اس کے معنی "لشکر" کے ہیں۔
سوال 25 بلوچی زبان کی شاعری کے دو مضوعات تحریر کریں۔
جواب: بلوچی شاعری میں زیادہ اہم رزمیہ شاعری ہے۔ اس کے موضوعات میں ہمت، جاہ وجلال، غیرت اور بہادری شامل ہیں۔
دوسرا حصہ عشقیہ شاعری کا ہے۔ اس میں حسن وعشق اور شباب جیسے موضوعات پائے جاتے ہیں۔
سوال 26 زبان کی تعریف کریں۔
جواب: ابتدا میں انسان محض مہمل آوازوں کے سہارے اپنے جذبات اور احساسات دوسروں تک پہنچاتا ہے۔ آہستہ آہستہ ان آوازوں نے مختلف الفاظ کی شکل اختیار کی۔ اس طرح ان الفاظ اور ان کے استعمال کو زبان کہتے ہیں۔
سوال 27 پنجابی زبان کی ترقی کے سلسلے میں چار شعرا کا کام بیان کریں۔
جواب: پنجابی زبان میں 1۔ وارث شاہ کا قصہ، ہیر رانجھا 2۔ ہاشم شاہ کا قصہ سسی پنوں
3۔ فضل شاہ کا قصہ سوہنی مہینوال 4۔ حافظ برخوردار کا قصہ مرزا صاحبان وغیرہ مشہور ہیں۔
سوال 28 پشتو زبان کے دو شعرا کے نام تحریر کریں۔
جواب: 1۔ خوشحال خاں خٹک 2۔ امیر کروڑ 3۔ شیر شاہ سوری
سوال 29 سندھی زبان کی شاعری کے موضوعات تحریر کریں۔
جواب: سندھی زبان کی شاعری میں حب الوطنی، عزم، خودداری، اور روحانی عقائد جیسے موضوعات شامل ہیں۔
سوال 30 خواجہ فرید کس زبان کے شاعر ہیں؟
جواب: خواجہ فرید پنجابی زبان کے شاعر ہیں۔
سوال 31 انگریز دور میں بلوچی شاعری کے موضوعات کیا تھے؟
جواب: انگریز دور میں جو بلوچی شاعری تخلیق کی گئی اس میں تصوف، اخلاقیات اور انگریزوں کے خلاف نفرت کے موضوعات ملتے ہیں۔
سوال 32 خوشحال خاں خٹک کون تھا؟
جواب: خوشحال خاں خٹک پشتو کے عظیم شاعر ہیں۔ یہ صاحب قلم ہونے کے ساتھ صاحب سیف بھی تھے اس کا اظہار انہوں نے ان الفاظ میں کیا ہے۔ "خوشحال کے لئے وہ لمحات قابل دید ہیں جب تلوار اور زرھوں کی جھنکار ہوتی ہے۔ ان کی شاعری میں تصوف، اخلاق اور حزنیت پائی جاتی ہے۔
سوال 33 کشمیری زبان کے مختلف لہجوں کے نام لکھیں۔
جواب: کشمیری زبان کے لہجے کئی مشہور ہیں جن میں مسلمانکی، ہندکی، لندورو، گامی زیادہ مشہور ہیں۔
سوال 34 کشمیری ادب کو کتنے ادوار میں تقسیم کیا گیا۔
جواب: کشمیری ادب کو پانچ ادوار میں تقسیم کیا گیا۔
1۔ پہلا دور یعنی روف یا لول 2۔ دوسرا دور الہیات 3۔ تیسرا دور عشقیہ درستانس 4۔ چوتھا دور روحانی دور 5۔ پانچواں دور جدید ادب

2019

سوال 35 پنجابی زبان کے دو لہجوں کے نام لکھیے۔
جواب: پنجابی زبان کے مندرجہ ذیل لہجے ہیں۔
ماجھی، پوٹھوہاری، چھاچھی، سرائیکی، دھنی اور شاہ پوری۔

2020

سوال 36 پشتو زبان کی شاعری کے موضوعات کیا ہیں؟ (پانچ مرتبہ)
جواب: پشتو شاعری کے عام موضوعات، شجاعت وجرات، حریت، اخلاق، تصوف اور رزمیہ شاعری ہیں۔
سوال 37 سندھی زبان کے چار شعراء کے نام لکھیے۔ (چار مرتبہ)
جواب: شاہ عبداللطیف بھٹائی، سچل سرمست، مرزا قلیچ بیگ، مولوی ملاح شیخ ایاز، ابوالحسن سندھی، مخدوم محمد ہاشم۔
سوال 38 کشمیری زبان کے چار شعرا کے نام لکھیے۔
جواب: 1۔ حبہ خاتون 2۔ ارمنی لال 3۔ ملا فقیر 4۔ محمود گامی

حصہ معروضی باب نمبر 8 بورڈ پیپرز (2011-2019)

1۔ یہ قول "مشترکہ زبان سے کوئی چیز اہم نہیں ہے جو کہ قومی اتحاد پیدا کرے" ہے: (بارہ مرتبہ)
(A) قائداعظم (B) ہملٹن (C) ریمزے میور (D) علامہ محمد اقبال

2۔ پاکستان میں غربت کی زندگی گزارنے والے فیصد افراد؟ (دس مرتبہ)
(A) 15% (B) 35% (C) 25% (D) 50%

---2016---

3۔ قیام پاکستان کے بعد کونسی زبان رابطے کی زبان بنی:
(A) انگریزی (B) اردو (C) بنگالی (D) سندھی

---2018---

4۔ "مشترکہ تاریخی روایات قومی اتحاد کے لئے بہت ضروری ہے"۔ یہ قول ہے: (دو مرتبہ)
(A) جان ایس مل (B) ریمزے میور (C) ھملٹن (D) علامہ محمد اقبال

---2019---

5۔ کونسی ریاست اتحاد کا مظہر ہوتی ہے۔
(A) اسلامی (B) غیر اسلامی (C) صدارتی (D) پارلیمانی

6۔ سب سے پہلے اسلامی ریاست کی تشکیل کہاں ہوئی؟
(A) مکہ (B) مدینہ (C) یمن (D) مصر

7۔ درج ذیل میں سے قومی یکجہتی میں اہم کردار کس کا ہے؟
(A) کاروبار (B) خاندان (C) گھر (D) مذہب

8۔ اسلامی ریاست خاتمہ کرتی ہے۔
(A) ظلم وتشدد کا (B) آزادی کا (C) انصاف کا (D) مساوات کا

---2020---

9۔ پاکستان کے لوگوں کی قدر مشترک ہے: (پندرہ مرتبہ)
(A) لباس (B) زبان (C) عادات (D) دین اسلام

10۔ پاکستان میں رابطہ کی زبان کون سی ہے؟ (تیرہ مرتبہ)
(A) انگریزی (B) اردو (C) پنجابی (D) سندھی

مختصر سوالات باب نمبر 8 بورڈ پیپرز (2011-2019)

سوال 1 قومی یکجہتی کی کیا اہمیت ہے؟

جواب: قومی یکجہتی کی مدد سے ہم ملک میں خوشحالی لا سکتے ہیں لوگ آپس میں تعاون کرتے ہیں۔ جس سے امن وامان قائم کرنے میں مدد ملتی ہے۔ انتظامیہ مضبوط ہوتی ہے اور معاشرے میں اعتماد کی فضا قائم ہوتی ہے۔

سوال 2 اسلامی جمہوری ریاست اور قومی یکجہتی کا آپس میں کیا تعلق ہے؟

جواب: اسلامی جمہوریت میں قومی یکجہتی کو بہت فروغ حاصل ہوتا ہے۔ کیونکہ اس میں اقتدار اعلیٰ کا مالک سیاسی جماعت یا عوام کی بجائے اللہ تعالیٰ ہوتا ہے۔ چونکہ تمام عوام اللہ تعالیٰ کی وحدانیت پر یقین رکھتی ہے۔ اس وجہ سے قومی یکجہتی واتحاد پیدا ہوتا ہے۔

سوال 3 اسلامی ریاست کی تعریف کریں۔

جواب: اسلامی ریاست وہ ہوتی ہے جس میں حاکیت اللہ تعالیٰ کی ہو، حکمران اللہ تعالیٰ کا خلیفہ اور رعایا کا خادم ہوتا ہے اس کا مقصد اللہ تعالیٰ کے اقتدار کو دنیا میں قائم کرنا اور عوام کی فلاح و بہبود ہوتا ہے۔ اسلامی ریاست کی تشکیل حضرت محمد ﷺ نے مدینہ میں فرمائی۔

سوال 4 جمہوریت کا قیام کیوں ضروری ہے؟

جواب: جمہوریت کا قیام اس لئے ضروری ہے کیونکہ اس سے ملک میں قومی یکجہتی واتحاد پیدا ہوتا ہے امن وامان قائم ہوتا ہے ملک وعوام ترقی کی راہ پر گامزن ہوتے ہیں۔

سوال 5 اسلامی ریاست کی افادیت کیا ہے؟

جواب: اسلامی ریاست میں اللہ تعالیٰ کا قانون چلتا ہے کسی سے ظلم وزیادتی اور استحصال نہیں ہوتا۔ عوام کو حقوق بن مانگے دیئے جاتے ہیں۔

سوال 6 قومی یکجہتی کے لئے کون سے عناصر ضروری ہیں دو کے نام لکھیں۔ (چار مرتبہ)

جواب: مشترکہ زبان، مشترکہ مذہب، مشترکہ ثقافت۔

سوال 7 مشترکہ زبان قومی اتحاد کے لئے کیا کردار ادا کرتی ہے؟

جواب: زبان اپنی بات دوسروں تک پہنچانے کا اہم ذریعہ ہے۔ لوگ اپنے خیالات دوسروں تک پہنچا سکتے ہیں۔ چونکہ زبان رابطہ کا کام سرانجام دیتی ہے۔ اس لئے قومی اتحاد کا باعث ہے۔

سوال 8 مدینہ کی اسلامی ریاست کی تشکیل کا کیا مقصد تھا؟

جواب: اس کا مقصد اسلامی حکومت اور فلاحی ریاست بنانا تھا۔

سوال 9 قومی یکجہتی سے کیا مراد ہے؟ (پانچ مرتبہ)

جواب: اس سے مراد یہ ہے کہ ایک پوری قوم کو تمام معاشرتی اور سیاسی گروہوں کو یکجا کر کے ایک لڑی میں پرو دیا جائے تا کہ ملک وقوم میں ایک متحدہ نظام قائم ہو سکے۔

سوال 10 مشترکہ مذہب کا قومی یکجہتی میں کیا کردار ہے؟ (تین مرتبہ)

جواب: اس سے قومیت کا احساس بڑھتا ہے اور قومی اتحاد پیدا ہوتا ہے۔

سوال 11 مشترکہ نسل قومی اتحاد کے لئے کتنی ضروری ہے؟

جواب: اگر آبادی ایک ہی نسل سے تعلق رکھتی ہو تو ان میں نفسیاتی و معاشرتی طور پر یگانگت پیدا ہو جاتی ہے اور ایک ہی قومیت کا احساس پیدا ہوتا ہے۔

سوال 12 مشترکہ مذہب کا کیا مطلب ہے؟ (تین مرتبہ)

جواب: آبادی میں بہت سے لوگ ایک ہی مذہب کے پیروکار ہوں تو اس کو ان لوگوں کا مشترکہ مذہب کہتے ہیں۔

سوال 13 جمہوریت کیا ہے؟

جواب: یہ ایک ایسا طرز حکومت ہے جس میں عوام اپنے نمائندوں کو حکومتی سطح پر لاتے ہیں اور وہ نمائندے عوام کی مرضی کے مطابق کام کرتے ہیں۔ جمہوریت عوامی حکومت ہوتی ہے۔

---2016---

سوال 14 مشترکہ مذہب قومی اتحاد کے لئے کیوں ضروری ہے؟

جواب: مشترکہ مذہب قومی یکجہتی پیدا کرنے میں بڑا اہم کردار ادا کرتا ہے۔ اگر آبادی ایک ہی مذہب سے تعلق رکھتی ہو تو اس میں نہ صرف ایک قومیت کا احساس بڑھتا ہے بلکہ قومی اتحاد بھی پیدا ہوتا ہے۔ پاکستانی قوم میں اکثریتی لوگوں کا دین اسلام ہے اس لحاظ سے پاکستانی قوم متحد ہے اور ان میں قومی اتحاد و یکجہتی کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی ہے۔

سوال 15 مشترکہ جغرافیائی حدود قومی اتحاد کے لئے کتنا ضروری ہے؟

جواب: اگر آبادی ایک ہی جغرافیائی حدود میں رہتی ہو تو آسانی سے قومی یکجہتی کے دھارے میں ڈھل سکتی ہے قدرتی جغرافیائی حدود ریاست کو دفاع اور اتحاد میں مضبوط کرتی ہے۔ مثلاً مشرقی اور مغربی جرمنی کے لوگوں نے جغرافیائی مماثلت کی وجہ سے دوبارہ ایک قوم کی شکل اختیار کر لی۔

---2017---

سوال 16 اسلامی ریاست میں عدل وانصاف کے قیام پر نوٹ تحریر کریں۔

جواب: اسلامی ریاست عدل وانصاف قائم کرتی ہے وہ کسی فرد یا طبقہ سے کسی قسم کی زیادتی نہیں ہونے دیتی اور ہر ایک کے ساتھ یکساں سلوک کرتی ہے۔

سوال 17 اسلامی ریاست میں جمہوری قدروں پر نوٹ تحریر کریں۔

جواب: اسلامی ریاست جمہوری اقدار مثلاً مساوات، انصاف، برداشت اور آزادی کو فروغ دیتی ہے اور ہر قسم کے غیر جمہوری ہتھکنڈوں کو ممنوع قرار دیتی ہے۔ ظلم وتشدد کو ختم کر کے تمام لوگوں کو برابر کے حقوق دیتی ہے۔

سوال 18 قومی یکجہتی کے مشترکہ عناصر بیان کریں۔

جواب:
1۔ مشترکہ مذہب
2۔ مشترکہ جغرافیائی حدود
3۔ مشترکہ زبان
4۔ مشترکہ نسل
5۔ مشترکہ روایات
6۔ جمہوریت

سوال 19 بین الصوبائی شادیوں سے کیا مراد ہے؟

جواب: جب مختلف صوبوں میں رہنے والے لوگ آپس میں شادیاں کرتے ہیں تو یہ بین الصوبائی شادیاں کہلاتی ہیں۔ ہمیں بین الصوبائی شادیوں کی حوصلہ افزائی کرنی چاہیے اور اس طرح تمام اکائیوں کے افراد میں باہمی میل جول بڑھنا چاہیے تا کہ افراد میں ایک دوسرے کے متعلق غلط فہمیاں دور ہوں اور قومی یکجہتی و یگانگت کو فروغ ملے۔

سوال 20 فوجی فاؤنڈیشن کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟

جواب: فوجی فاؤنڈیشن معاشی خدمات سرانجام دینے والا بہت بڑا ادارہ ہے۔ ریٹائرڈ ملٹری آفیسر کے لیے روزگار اور بھلائی کے لیے کام کرتی ہے۔ یہ تعلیم کے لیے اسکی 100 سے زائد برانچیں ہیں کھادیں، سیمنٹ خوراک بنانا، پاور جنریشن اور گیس نکالنے کی خدمات سرانجام دیتا ہے۔

سوال 21 جمہوریت کا قیام کیوں ضروری ہے؟

جواب: عدم جمہوریت کی کیفیت طبقاتی کشمکش پیدا کرتی ہے جو قومی یکجہتی کے لیے مضر ہے۔ جمہوریت کو صحیح معنوں میں قائم کیا جائے تو اس سے لوگوں میں احساس محرومی کم ہوگا اور جذبہ قومی یکجہتی و اتحاد بڑھے گا۔

---2018---

سوال 22 مشترکہ روایات سے کیا مراد ہے؟

جواب: مشترکہ روایات قومی اتحاد کے لئے ضروری ہیں۔ جان ایس مل نے خیال کے مطابق ''مشترکہ تاریخی روایات قومی اتحاد کے لئے بہت ضروری ہیں'' شاندار ماضی شاندار مستقبل کی نشان دہی کرتا ہے۔ اس سے اگر روایات ایک جیسی ہوں گی تو قومی یکجہتی پیدا کرنے میں آسانی ہوتی ہے۔

سوال 23 اسلامی ریاست میں عدل وانصاف کے قیام پر نوٹ لکھیں۔

جواب: اسلامی ریاست عدل وانصاف قائم کرتی ہے ۔وہ کسی فرد یا طبقے سے کسی قسم کی زیادتی نہیں ہونے دیتی اور ہر ایک کے ساتھ یکساں سلوک کرتی ہے۔

---2019---

سوال 24 غیر مسلموں کے حقوق کی حفاظت کیسے ممکن ہے؟

جواب: اسلامی ریاست میں غیر مسلموں کے حقوق پر خصوصی توجہ دی جاتی ہے۔ عام طور پر تمام شہریوں کو حقوق دیئے جاتے ہیں۔ لیکن خاص طور پر غیر مسلموں کو ذمی کا درجہ دے کر ان کے جان و مال کی حفاظت کی ذمہ داری قبول کی جاتی ہے۔

---2020---

سوال 25 پاکستان میں قومی یکجہتی کے دو مسائل بیان کریں۔

جواب: معاشی پسماندگی، ناخواندگی، سیاسی شعور کا فقدان۔

سوال 26 یکساں حقوق کی فراہمی سے کیا مراد ہے؟ (تین مرتبہ)

جواب: اس سے مراد یہ ہے کہ ہر فرد کو وہ تمام حقوق ملیں جس کا وہ مستحق ہے بغیر رکاوٹ کے ملتے رہیں اور رنگ، نسل، ذات پات بنیاد پر کسی سے امتیازی سلوک نہ کیا جائے۔

حصہ معروضی باب نمبر 9 بورڈ پیپرز (2011-2019)

1۔ پاکستان کا پہلا پانچ سالہ منصوبہ کب شروع ہوا؟ (سولہ مرتبہ)
(A) 1950 **(B) 1955** (C) 1960 (D) 1965

2۔ پاکستان میں جتنے فیصد لوگوں کو پینے کا صاف پانی نہیں ملتا: (بارہ مرتبہ)
(A) 30% (B) 40% (C) 50% **(D) 60%**

3۔ زیادہ تر خشک میوہ جات پاکستان کے کس صوبے میں کاشت ہوتے ہیں؟ (آٹھ مرتبہ)
(A) سرحد (B) پنجاب (C) سندھ (D) بلوچستان

4۔ پاکستان میں سے سب سے پہلے زرعی اصلاحات ______ میں کی گئیں:
(A) 1958 **(B) 1959** (C) 1969 (D) 1979

5۔ اشیاء کی طلب میں اضافے سے: (تیرہ مرتبہ)
(A) قیمتیں بڑھتی ہیں (B) قیمتیں کم ہوتی ہیں (C) رسد میں اضافہ ہوتا ہے (D) رسد میں کمی ہوتی ہے

6۔ قومی معیشت اور عوام کی خوشحالی کے لئے ملکی وسائل کو بہتر طریقے سے استعمال کرنے کا نام ہے: (آٹھ مرتبہ)
(A) معاشی خود کفالت **(B) معاشی منصوبہ بندی** (C) صنعتی ترقی (D) تجارت

7۔ 2009-10 کے اعداد و شمار کے مطابق پاکستان میں شرح خواندگی کتنی ہے؟
(A) 40% (B) 45% (C) 50% **(D) 57%**

8۔ پاکستان کا تیسرا پانچ سالہ منصوبہ کب شروع ہوا؟ (چھ مرتبہ)
(A) 1960 **(B) 1965** (C) 1970 (D) 1975

9۔ 1993ء میں کون سا پانچ سالہ منصوبہ شروع ہوا؟ (دو مرتبہ)

(A) دوسرا (B) چوتھا (C) چھٹا (D) آٹھواں

2016

10۔ چوتھا پانچ سالہ منصوبہ شروع ہوا:

(A) 1955 A.D (B) 1960 A.D (C) 1965 A.D (D) 1970 A.D

11۔ پاکستان کا دوسرا پانچ سالہ منصوبہ شروع ہوا: (چار مرتبہ)

(A) 1960 A.D (B) 1965 A.D (C) 1970 A.D (D) 1975 A.D

12۔ پاکستان میں آٹھواں پانچ سالہ منصوبہ شروع کیا گیا: (تین مرتبہ)

(A) 1993 (B) 1994 (C) 1995 (D) 1996

2017

13۔ 75 لاکھ افراد کو روزگار فراہم کرنا کس پانچ سالہ منصوبے کا ہدف تھا:

(A) تیسرے (B) چوتھے (C) پانچویں (D) چھٹے

14۔ انٹرنیٹ کے ذریعے کاروبار کرنے کو کیا کہتے ہیں:

(A) کریڈٹ کارڈ (B) کوریئر (C) ای۔کامرس (D) ٹیلی کمیونیکیشن

15۔ 25 لاکھ افراد کو روزگار فراہم کرنا ______ پانچ سالہ منصوبے کا ہدف تھا:

(A) پہلے (B) دوسرے (C) تیسرے (D) چوتھے

2019

16۔ پاکستان کا نہری نظام ______ سال پرانا ہے۔

(A) 140 (B) 150 (C) 110 (D) 170

17۔ پاکستانی معیشت میں کس کی خاص اہمیت ہے۔

(A) مذہب (B) زراعت (C) سیاست (D) محل وقوع

مختصر سوالات باب نمبر 9 بورڈ پیپرز (2011-2019)

سوال 1 پاکستان کی چار اہم درآمدات کے نام لکھیں۔

جواب: i۔ مشینری ii۔ کھادیں iii۔ ٹرانسپورٹ کا سامان iv۔ کیمیکلز

سوال 2 پاکستان کی کوئی سے دو اہم معدنیات لکھیں۔

جواب: i۔ معدنی تیل ii۔ قدرتی گیس iii۔ چاندی iv۔ کوئلہ

سوال 3 چار ذرائع آبپاشی کے نام تحریر کریں۔

جواب: i۔ کاریز ii۔ نہریں iii۔ بارش iv۔ ٹیوب ویل

سوال 4 چھوٹی صنعت سے کیا مراد ہے؟ (تین مرتبہ)

جواب: پاکستان میں چھوٹی صنعت سے مراد وہ صنعت ہے جو دو سے تو مزدور رکھ کر بازار کے لئے مختلف اشیا بنائے اس میں ڈیری فارمنگ، مرغی خانے، شہد بنانے کی صنعت اور قالین سازی وغیرہ۔

سوال 5 دفاعی صنعت سے کیا مراد ہے؟ (دو مرتبہ)

جواب: دفاعی صنعت سے مراد وہ صنعت ہے جو ملک کے دفاع کے نقطہ نظر سے مختلف اسلحہ، گولہ بارود اور دیگر ساز و سامان تیار کرے یا اسلحہ اور اس سے متعلق دوسری چیزیں تیار کرنے والی صنعت دفاعی صنعت کہلاتی ہے۔

سوال 6 اہم ذرائع نقل و حمل سے کیا مراد ہے؟

جواب: ملک کی صنعتی ترقی کا دارومدار ذرائع نقل و حمل پر ہے۔ ذرائع نقل و حمل میں بسیں، ٹرین، بحری اور ہوائی جہاز شامل ہیں۔

سوال 7 پاکستان کی صنعتی ترقی کی راہ میں حائل رکاوٹیں بیان کریں۔ (پانچ مرتبہ)

جواب: i۔ غیر ملکی قرضے ii۔ بجٹ کا خسارہ iii۔ سرمائے کی قلت iv۔ جدید ٹیکنالوجی کی قلت

سوال 8 ادائیگیوں کا توازن کیسے درست ہو سکتا ہے؟ (پانچ مرتبہ)

جواب: ادائیگیوں کا توازن اس طرح درست ہو سکتا ہے کہ ہماری برآمدات ہماری درآمدات سے زیادہ ہوں۔

سوال 9 تیسرے پانچ سالہ منصوبے کے چار مقاصد:
جواب: i۔ ملکی ترقی کی رفتار کو تیز کرنا اور قومی پیداوار میں 37 فیصد اضافہ کرنا۔
ii۔ فی کس آمدنی میں 20 فیصد اضافہ کرنا
iii۔ 55 لاکھ افراد کو روزگار مہیا کرنا
iv۔ صنعتی ترقی کی شرح 13 فیصد تک سالانہ بڑھانا

سوال 10 برآمدات کسے کہتے ہیں؟
جواب: ایسی اشیاء جو ملک کی ضرورت سے بڑھ جائیں اور دوسرے ممالک کو معاوضے کے عوض دے دی جائیں برآمدات کہلاتی ہیں۔

سوال 11 پہلے پانچ سالہ منصوبے کے دو مقاصد لکھیں۔
جواب: i۔ قومی آمدنی میں 15 فیصد اضافہ کرنا۔ ii۔ فی کس آمدنی میں سات فیصد اضافہ کرنا
iii۔ بیس لاکھ نئے افراد کو روزگار مہیا کرنا

سوال 12 فی کس آمدنی کا بڑھنا کیوں ضروری ہے؟
جواب: معاشی منصوبہ بندی کا ایک اہم ترین فی کس آمدنی میں مسلسل اضافہ ہے عوام کے معیار زندگی کا دارومدار فی کس آمدنی پر ہوتا ہے اگر کسی ملک کی فی کس آمدنی میں مسلسل اضافہ ہو رہا ہے تو ملک معاشی ترقی کی راہ پر گامزن ہو سکتا ہے۔ اگر فی کس آمدنی کم ہو جائے تو معاشی ترقی کی رفتار بھی کم ہو جائے گی۔

سوال 13 معاشی خود کفالت کے لئے دو اقدامات:
جواب: i۔ زرعی صنعتی، تجارتی اور معدنی شعبے کو ترقی دینا ii۔ منڈیوں کے نظام کی اصلاح کرنا۔
iii۔ کاشتکاروں کو عمدہ بیج، کھاد اور زرعی مشینری کی خریداری کے لئے قرضے دینا۔

سوال 14 درآمدات کسے کہتے ہیں؟
جواب: اپنی ضرورت کے مطابق دوسرے ممالک سے اشیاء منگوانا درآمدات کہلاتا ہے۔

سوال 15 قومی آمدنی میں اضافے پر نوٹ لکھیں۔
جواب: زرعی شعبے کو بہتر بنا کر اور جدید خطوط پر استوار کر کے پیداوار میں اضافہ کیا جا سکتا ہے۔ جس سے قومی آمدنی میں بھی خاطر خواہ اضافہ ہوگا۔ زرعی شعبے میں حکومت چھوٹے کسانوں کو آسان اقساط پر قرضے دے رہی ہے تاکہ زیادہ سے زیادہ لوگوں کو روزگار مل سکے۔

سوال 16 پاکستان کی چھ اہم برآمدات کے نام لکھیں۔
جواب: i۔ سوتی کپڑا اور دھاگہ ii۔ ریڈی میڈ گارمنٹس iii۔ چاول iv۔ قالین v۔ کھیلوں کا سامان vi۔ آلات جراحی
vii۔ مچھی اور مچھلی کا تیل viii۔ بستر کی چادریں۔

سوال 17 پاکستان میں معاشی منصوبہ بندی کی اہمیت سے متعلق دو نکات تحریر کریں۔ (دو مرتبہ)
جواب: 1۔ فی کس آمدنی میں اضافہ: معاشی منصوبہ بندی کا ایک اہم ترین مقصد فی کس آمدنی میں مسلسل اضافہ کرنا ہے۔
2۔ قومی آمدنی میں اضافہ: معاشی منصوبہ بندی کا بنیادی مقصد ملک کے باشندوں کو خوشحال بنانا اور انہیں مطمئن زندگی گزارنے کے مواقع بہم پہنچانا ہے اس سے قومی آمدنی میں اضافہ ہوتا ہے۔

سوال 18 بھاری صنعت سے کیا مراد ہے؟ (پانچ مرتبہ)
جواب: بڑے پیمانے کی صنعت کو بھاری صنعت کہتے ہیں۔ اس صنعت میں پٹرولیم اور پٹرولیم کی اشیا پیدا کرنے کی صنعت، سیمنٹ، کھاد، جیپ کاریں بنانے کی صنعتیں شامل ہیں۔

سوال 19 چار اہم ذرائع مواصلات کے نام قلمبند کریں۔
جواب: چار اہم ذرائع مواصلات درج ذیل ہیں:
1۔ ڈاک 2۔ ٹیلی گراف 3۔ ٹیلی فون 4۔ ٹیلی ویژن 5۔ اخبارات و رسائل 6۔ انٹرنیٹ 7۔ ای میل 8۔ ای کامرس

سوال 20 صنعتی ترقی کے دو لوازمات بیان کریں۔
جواب: 1۔ ملکی مال بیچنے کے لئے قومی اور بین الاقوامی منڈیوں کا خوش اسلوبی سے جائزہ لینا۔
2۔ صنعتی منصوبے کے سائز اور نوعیت کا جائزہ۔ 3۔ ملک کی برآمدات کا جائزہ لینا۔

---2017---

سوال 21 قیمتوں میں استحکام کیسے پیدا کیا جا سکتا ہے؟
جواب: اشیا کی طلب میں اضافے سے قیمتیں بڑھتی ہیں۔ قیمتیں بڑھنے سے مہنگائی ہوتی ہے۔ عوام کی قوت خرید کم ہو جاتی ہے اور صارفین کو پریشانی کا سامنا کرنا پڑتا ہے نیز قیمتوں میں اضافے سے افراط زر کا چکر شروع ہو جاتا ہے۔ چنانچہ معاشی منصوبہ بندی کے ذریعے قیمتوں میں استحکام پیدا کیا جا سکتا ہے اور اسے مناسب سطح پر برقرار رکھنے کی کوشش کی جا سکتی ہے۔

سوال 22 ساتویں پانچ سالہ منصوبے کے دو اہداف تحریر کریں؟
جواب 1۔ افرادی قوت کو تربیت یافتہ بنانا　2۔ غیر ملکی امداد پر کم سے کم انحصار کرنا

سوال 23 دوسرے پانچ سالہ منصوبے کے دو مقاصد لکھیے؟
جواب 1۔ قومی آمدنی میں 4 فیصد اضافہ کرنا　2۔ فی کس آمدنی میں 10 فیصد اضافہ کرنا

سوال 24 چوتھے پانچ سالہ منصوبے کے دو اہداف تحریر کریں؟
جواب 1۔ 7½ لاکھ نئے افراد کے لیے روزگار کے مواقع پیدا کرنا　2۔ برآمدات میں ساڑھے آٹھ فیصد سالانہ اضافہ کرنا

سوال 25 پاکستان کی چار اہم درآمدات کے نام لکھیے؟
جواب 1۔ مشینری　2۔ لوہا　3۔ چائے　4۔ کھانے کا تیل

سوال 26 انفارمیشن ٹیکنالوجی کا کیا مطلب ہے؟
جواب: انفارمیشن ٹیکنالوجی کا مطلب ہے کہ جدید ٹیکنالوجی کے استعمال کے ذریعے معلومات کو حاصل کرنا، دوسروں تک پہنچانا، ان کا استعمال کرنا، ان پر سوچنا اور ایک نئے طریقے سے لوگوں کے سامنے رکھنا تاکہ زیادہ سے زیادہ معلومات لوگوں تک پہنچ سکیں۔

سوال 27 فی کس آمدنی سے کیا مراد ہے؟
جواب: معاشی منصوبہ بندی کا ایک اہم ترین مقصد فی کس آمدنی میں مسلسل اضافہ کرنا ہے۔ عوام کے معیار زندگی کا دارومدار فی کس آمدنی پر ہوتا ہے۔ اگر کسی ملک کی فی کس آمدنی میں مسلسل اضافہ ہوتا رہے تو ملک معاشی ترقی کی راہ پر گامزن ہوگا۔ اگر فی کس آمدنی کم ہو جائے تو معاشی ترقی کی رفتار بھی متاثر ہوگی۔

سوال 28 تیسرے پانچ سالہ منصوبے کے دو مقاصد تحریر کریں؟
جواب: 1۔ 55 لاکھ افراد کو روزگار فراہم کرنا۔　2۔ علاقائی تفاوت کو ختم کرنا۔

---2018---

سوال 29 معاشی ترقی کے لئے تعلیم کی اہمیت بیان کریں۔
جواب: تعلیم اور معاشرتی و معاشی ترقی باہمی طور پر لازم و ملزوم ہیں۔ معاشی اور معاشرتی ترقی میں آگے بڑھنے کے لئے تعلیمی شعبہ میں سرمایہ کاری بھی اہمیت کی حامل ہے۔ ترقی یافتہ ممالک کے تجربات ظاہر کرتے ہیں کہ ملکی آمدنی میں اضافہ تعلیمی شعبہ کی ترقی سے مربوط ہے۔ پاکستان میں 1951ء کی مردم شماری کے مطابق شرح خواندگی 16 فیصد اور 1998 کی مردم شماری میں 45 فیصد اور موجودہ شرح خواندگی 58 فیصد ہے۔ معاشی ترقی میں اضافے کے لئے تعلیم ضروری ہے۔

سوال 30 قیمتوں میں استحکام کیسے پیدا کیا جا سکتا ہے؟
جواب: اشیاء کی رسد میں کمی اور طلب میں اضافے سے قیمتیں بڑھتی ہیں۔ قیمتیں بڑھنے سے مہنگائی ہوتی ہے۔ عوام کی قوت خرید کم ہوتی ہے۔ اور صارفین کو پریشانی کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ نیز قیمتوں میں اضافے سے افراط زر کا چکر شروع ہو جاتا ہے۔ چنانچہ معاشی منصوبہ بندی کے ذریعے قیمتوں میں استحکام پیدا کیا جا سکتا ہے۔ اور انھیں مناسب سطح پر برقرار رکھنے کی کوشش کی جا سکتی ہے۔

سوال 31 ساتویں پانچ سالہ منصوبے کے دو اہداف تحریر کریں۔
جواب: 1۔ افرادی قوت کو تربیت دینا　2۔ غیر ملکی امداد پر کم سے کم انحصار کرنا

سوال 32 پاکستان میں دو تعلیمی مسائل تحریر کریں۔
جواب: 1۔ خواتین کے تعلیمی اداروں پر خصوصی توجہ نہ دینا۔　2۔ سرکاری اور نجی شعبے کی شراکت عمل میں نہ لانا۔

سوال 33 پاکستان میں تعلیم کے حوالے سے اٹھائے گئے؟ دو حکومتی اقدامات زیر بحث لائیں؟
جواب: 1۔ سماجی اور معاشرتی ترقی کے لئے تعلیم کے معیار میں بہتری لانا۔
2۔ انفارمیشن ٹیکنالوجی کے میدان میں انقلابی کاوشیں کرنا۔

سوال 34 قدرتی وسائل کی اہمیت بیان کریں۔
جواب: قدرتی وسائل کسی بھی ملک کی ترقی اور خوشحالی کے لئے بہت اہمیت رکھتے ہیں۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ ان وسائل سے مکمل طور پر فائدہ اٹھایا جائے تاکہ ملکی معیشت ترقی کے راستے پر گامزن ہو سکے، کسی ملک اور قوم کی ترقی کا دارومدار اس امر پر ہے کہ وہاں کے لوگ ملکی وسائل سے کس حد تک فائدہ اٹھا رہے ہیں۔

سوال 35 پاکستان میں زرعی ترقی کے لئے دو اقدامات تحریر کریں۔
جواب: i۔ زراعت اور روزگار: روزگار کی فراہمی کے نقطہ نظر سے زراعت پاکستان کا سب سے بڑا شعبہ ہے۔ ملکی آبادی کا لگ بھگ 42 فیصد حصہ اور دیہی آبادی کا تقریباً 60 فیصد زرعی شعبے سے وابستہ ہے جو عبادت سمجھ کر یہ فریضہ سرانجام دے رہا ہے۔

ii۔ معاشی ترقی: پاکستان کی معاشی، صنعتی اور تجارتی ترقی کا انحصار زراعت پر ہے۔ موجودہ دور میں زراعت کو جدید مشینوں اور جدید تقاضوں کے مطابق ترقی دی جا رہی ہے۔

سوال 36 پاکستان میں صنعتی ترقی کے لئے کوئی دو لوازمات لکھئے۔

جواب: i۔ ملک کی برآمدات کی نوعیت کا جائزہ لینا۔

ii۔ ملک میں قومی آمدنی کی پیداوار کی نوعیت کا جائزہ لینا۔

سوال 37 پاکستان میں صحت کے حوالے سے اٹھائے گئے دو حفاظتی اقدامات تحریر کریں۔

جواب: i۔ دیہی آبادی کے لئے دور دراز علاقوں میں بنیادی ہیلتھ سنٹرز کا قیام

ii۔ زچہ و بچہ کی بہبود کے زیادہ سے زیادہ مراکز کا قیام

سوال 38 پاکستان کی دو اہم معدنیات کے نام لکھیں۔

جواب: 1۔ خام لوہا 2۔ کرومائیٹ 3۔ تانبا 4۔ معدنی نمک

---2019---

سوال 39 زراعت کے شعبے کی اہمیت کے بارے میں دو جملے لکھئے۔

جواب: پاکستان کی معیشت میں زراعت کو خاص اہمیت حاصل ہے۔ ملکی آمدنی کا زیادہ حصہ زرعی شعبہ کی برآمدات سے حاصل ہوتا ہے۔ پاکستان کی معاشی صنعتی اور تجارتی ترقی کا انحصار زراعت پر ہے۔ زراعت کی ترقی کی ایک اہم وجہ اچھے اور زیادہ پیداوار دینے والے بیجوں کا استعمال ہے۔ زراعت پاکستان کی معیشت کا سب سے اہم شعبہ ہے۔

سوال 40 معاشی منصوبہ بندی سے افراطِ آبادی کو کیسے کنٹرول کیا جا سکتا ہے؟

جواب: معاشی منصوبہ بندی کا اہم ترین مقصد روز افزوں بڑھتی ہوئی آبادی کے چیلنج کا مقابلہ کرنا بھی ہوتا ہے۔ منصوبہ بندی سے معاشی وسائل کو ترقی دے کر افراطِ آبادی پر قابو پایا جا سکتا ہے۔ ہر حکومت کا معاشی منصوبہ کرتے وقت یہی مقصد ہوتا ہے۔

سوال 41 پاکستان میں پانی کی آلودگی کے دو اثرات بیان کریں۔

جواب: پاکستان میں پانی کی آلودگی کے اثرات مندرجہ ذیل ہیں۔

i۔ پانی کی آلودگی سے زرعی پیداوار متاثر ہوتی ہے۔

ii۔ پانی کی آلودگی سے بہت سی انسانی بیماریاں پھیلتی ہے۔

iii۔ پانی کی آلودگی سے بہت سے جانور اور دریاؤں میں مچھلیاں وغیرہ مر جاتی ہیں۔

سوال 42 ای۔کامرس سے کیا مراد ہے؟

جواب: انٹرنیٹ کے ذریعے کاروبار کرنے کو ای۔کامرس کہتے ہیں۔

سوال 43 صحت کے دو مسائل لکھئے۔

جواب: i۔ ملک میں معاشی بدحالی، ماحولیاتی آلودگی صحت کا اہم مسئلہ ہے۔

ii۔ غیر معیاری و ناخالص غذاؤں اور جعلی ادویات بھی صحت کا اہم مسئلہ ہے۔

iii۔ ملک میں آبادی کے تناسب کے لحاظ سے ڈاکٹروں اور معاون میڈیکل سٹاف کی کمی صحت کا اہم مسئلہ ہے۔

سوال 44 معاشی بحران پر کنٹرول کیسے ممکن ہے؟

جواب: بعض اوقات ملکی سطح پر معاشی بحران سے نپٹنے کے لئے معاشی منصوبہ بندی ضروری ہو جاتی ہے۔ چونکہ معاشی بحران سے ملکی معیشت کو زبردست دھچکا لگتا ہے۔ اس لئے اس پر معاشی منصوبہ بندی کے ذریعے قابو پایا جا سکتا ہے۔

---2020---

سوال 45 معاشی منصوبہ بندی سے کیا مراد ہے؟

(چھ مرتبہ)

جواب: قومی معیشت اور عوام کی خوشحالی کے لیے ملکی وسائل کو بہتر طریقے سے استعمال کرنے کا نام معاشی منصوبہ بندی ہے۔

سوال 46 زرعی بنک بنانے کا مقصد کیا ہے؟

(دو مرتبہ)

جواب: زرعی بنک بنانے کا مقصد ہے کہ کسانوں کو بہتر بیج، کھاد، زرعی مشینیں اور جدید آلات دیگر زرعی اشیاء خریدنے کے لئے قلیل المعیاد اور طویل

سوال 47 بھاری صنعت سے کیا مراد ہے؟

(دو مرتبہ)

جواب: بڑے پیمانے کی صنعت کو بھاری صنعت کہتے ہیں۔ زیادہ صنعتی یا پیداواری عمل جس میں وسیع پیمانے پر صنعتی اشیاء بنائی جاتی ہیں۔ بھاری صنعت کہلاتی ہے۔ مثلاً آٹو موبائل، انڈسٹری، جیپ، کاریں، بسیں، ٹریکٹر بنانا چا، ریفریجریٹر تیار کرنا۔ المعیاد قرضے دیئے جائیں تاکہ ان کی

زرعی پیداوار میں اضافہ ہو۔

حصہ معروضی باب نمبر 10 بورڈ پیپرز (2011-2019)

1- چودہ سو سال پہلے اسلام نے درج ذیل حقوق خواتین کو دیے:
(A) جائیداد کا حق (B) وراثت کا حق (C) عزت و وقار کا حق **(D) یہ تمام**

2- ماریہ طور کس کھیل کی مشہور کھلاڑی ہیں؟
(A) فٹ بال (B) ہاکی (C) کرکٹ **(D) اسکوائش**

3- حکومت پنجاب نے خواتین پر تشدد کی روک تھام کا قانون کب متعارف کروایا؟
(A) 2012ء (B) 2014ء **(C) 2016ء** (D) 2018ء

4- مریم مختار کون تھیں؟
(A) پائلٹ (B) کھلاڑی (C) ڈاکٹر (D) استاد

5- پنجاب میں کم عمری کی شادی پر پابندی کا ایکٹ کب منظور ہوا؟ (دو مرتبہ)
(A) 2012ء **(B) 2015ء** (C) 2016ء (D) 2017ء

6- درج ذیل میں کون سے عمل کو خواتین کے خلاف تشدد قرار نہیں دیا جاتا؟
(A) خواتین کو خود اپنے خاوند کے انتخاب کا حق (B) گھریلو بدسلوکی
(C) عزت کے نام پر قتل (D) شیر خوار بچی کا قتل

7- شہلا بلوچ ______ کھیل کی وجہ سے مشہور تھیں؟
(A) اسکوائش (B) ہاکی **(C) فٹ بال** (D) کرکٹ

8- ان میں سے سوائے ______ کے عدالتی احکامات کے ذریعہ پنجاب تحفظ نسواں تشدد ایکٹ 2016 پنجاب مہیا کرتا ہے:
(A) حفاظتی حکم نامہ (B) مالی حکم نامہ (C) سکونتی حکم نامہ **(D) سماجی حکم نامہ**

---2020---

9- حکومت پنجاب کا تحفظ نسواں ایکٹ کس سال منظور ہوا؟ (دو مرتبہ)
(A) 2010ء (B) 2016ء **(C) 2017ء** (D) 2020ء

10- پاکستان میں لڑکی کی شادی کے لئے کم از کم عمر کیا ہے؟
(A) 15 سال **(B) 16 سال** (C) 17 سال (D) 18 سال

مختصر سوالات باب نمبر 10 بورڈ پیپرز (2011-2019)

سوال 1 اسلام میں خواتین کو دیئے گئے کوئی سے دو حقوق بیان کریں۔
جواب: i۔ اسلام میں خواتین کو حق دیا گیا کہ وہ وراثت کی حق دار بن سکتی ہیں۔
ii۔ خواتین تعلیم حاصل کر سکتی ہیں۔
iii۔ اپنی مرضی سے شریک حیات کا انتخاب کر سکتی ہیں۔

سوال 2 ان قوانین کی فہرست تیار کریں جو حکومت پنجاب نے خواتین پر تشدد سے بچاؤ کے لئے منظور کیے۔
جواب: حکومت پنجاب نے 2010ء میں خواتین کے کام کرنے کی جگہ پر ہراساں کرنے سے بچاؤ اور سزا دلوانے کا ایک قانون نافذ کیا۔ پنجاب میں کم عمری کی شادہ پر پابندی کا ایکٹ 2015ء میں منظور کیا گیا۔ حکومت پنجاب نے 2016ء میں خواتین پر تشدد کی روک تھام کے لئے ان کی حفاظت کا قانون متعارف کروایا۔

سوال 3 پنجاب میں کم عمری کی شادی پر پابندی کا ایکٹ کب منظور ہوا؟
جواب: پنجاب میں کم عمری کی شادی پر پابندی کا ایکٹ 2015ء میں منظور ہوا۔

سوال 4 پنجاب میں کم عمری کی شادی کروانے پر قانون کے مطابق کیا سزا ہے؟ (دو مرتبہ)
جواب: اس قانون کے تحت کوئی بھی جو اٹھارہ (18) سال سے کم عمر لڑکے اور سولہ (16) سال سے کم عمر لڑکی کی شادی مذہبی رسومات سرانجام دے گا۔ اسے 6 ماہ تک قید اور پچاس ہزار روپے جرمانہ کیا جا سکتا ہے۔ یہی سزا نکاح خواں اور کم عمر دولہا اور دلھن کے والدین پر بھی لاگو ہوگی۔

سوال 5 مردانہ برتری کے منفی رجحانات کی تعریف کریں۔
جواب: مردانہ برتری کے منفی رجحانات میں عام طور پر مردوں سے توقع کی جاتی ہے کہ وہ خواتین کو اپنے "مردانہ پن" یا "مردانگی" سے روشناس کریں۔

سماج میں مردانہ برتری کے مروجہ منفی انداز کا تقاضا ہے کہ وہ خواتین کو اپنے رویے سے "بالاتر" ہونے کا احساس دلا کر جارحانہ انداز کے رعب و دبدبہ سے نظم و ضبط میں لائیں۔

سوال 6 **مرد کے اعلیٰ وارفع ہونے کے موقفی کلام کی دو مثالوں سے وضاحت کریں۔**

جواب: مرد کے اعلیٰ وارفع ہونے کی مثالیں یہ ہیں مثلاً خواتین کے ایک جگہ سے دوسری جگہ آنے پر پابندی، حصول تعلیم کی راہ میں رکاوٹ، ملازمت کے حصول سے منع، کم عمری میں شادی کرنا جیسی مثالیں شامل ہیں۔

سوال 7 **حکومت پنجاب تحفظ نسواں ایکٹ 2016ء کی دو خصوصیات تحریر کریں۔** (دو مرتبہ)

جواب: اس ایکٹ کا مقصد خواتین کو مختلف جرائم بشمول جرم کی ترغیب گھریلو بدسلوکی، معاشی بدسلوکی اور سائبر کرائم سے تحفظ دیتا ہے۔ اس کے علاوہ مفت ہیلپ لائن اور دارالامان خواتین کے خلاف تشدد کے واقعات کو درج کرنے اور انہیں عارضی طور پر پناہ گاہ مہیا کرنے کی حوصلہ افزائی کرتا ہے۔

---2019---

سوال 8 **خواتین کے کام کرنے کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟ مختصراً بیان کریں۔**

جواب: کچھ لوگ دلیل دیتے ہیں کہ خواتین کو گھر کی چار دیواری تک محدود رہنا چاہئے۔ مگر اس کے برعکس اسلام انہیں کام کرنے کی اجازت دیتا ہے۔ ایک حدیث میں بیان کیا گیا ہے کہ حضرت محمدؐ نے ایک طلاق یافتہ خاتون کو اپنے باغ میں جانے اور زندگی کے روزمرہ اخراجات پورے کرنے کے لئے پھل لانے کی اجازت دی ہے۔

سوال 9 **غیرت کے نام پر قتل پر عام طور پر کیا وضاحت دی جاتی ہے؟**

جواب: پاکستان کو غیرت کی بنا پر قتل جیسے مسائل کا سامنا ہے جن کا بیشتر شکار خواتین ہی ہوتی ہیں تاہم کچھ مردوں کو بھی تشدد کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ عموماً خواتین کے قتل کا ذمہ دار کوئی مرد رشتہ دار ہی ہوتا ہے۔ جس کی وجہ یہ پیش کی جاتی ہے کہ مقتولہ نے خاندان کی عزت کو پامال کیا۔ مذہبی لحاظ سے دیکھا جائے تو اس امر کی اسلام میں قطعاً اجازت نہیں ہے۔ قرآن مجید میں قتل سے منع کیا گیا ہے اور اللہ کی نگاہ میں یہ بدترین فعل ہے۔

سوال 10 **سکونتی حکمنامہ کیا ہوتا ہے؟**

جواب: گھریلو تشدد کے واقعات میں عدالت ایک سکونتی حکم نامہ منظور کر سکتی ہے۔ جس کے تحت متاثرہ خاتون کو گھر سے نہیں نکالا جا سکتا ہے۔ عدالت یہ بھی حکم جاری کر سکتی ہے کہ متاثرہ عورت کو اپنے گھر میں رہنے کا حق حاصل ہے۔

سوال 11 **خواتین کے خلاف کیے گئے تشدد کی مختلف اقسام کیا ہیں؟**

جواب: خواتین کے خلاف تشدد کی کئی قسمیں ہیں۔ جن میں گھریلو بدسلوکی، غیرت کی بنا پر قتل، جہیز کو بنیاد بنا کر تشدد، نومولود بیٹیوں کا قتل، کم عمری میں شادی، جبری شادی اور تیزاب پھینک کر چہرہ مسخ کرنا وغیرہ شامل ہے۔

سوال 12 **صنفی مساوات سے کیا مراد ہے؟**

جواب: اللہ تعالیٰ کے ہاں مردوں اور عورتوں کا رتبہ بحیثیت انسان برابر ہے۔

سوال 13 **تحفظ نسواں سے کیا مراد ہے؟**

جواب: تحفظ نسواں سے مراد خواتین کو مختلف جرائم بشمول جرم کی ترغیب، گھریلو بدسلوکی، جذباتی اور نفسیاتی بدسلوکی، معاشی بدسلوکی، تعاقب اور سائبر کرائم سے تحفظ دینا ہے۔

حصہ معروضی باب نمبر 11 بورڈ پیپرز (2011-2019)

1۔ **پاکستان نے ایٹمی دھماکے کس سن میں کیے؟** (چار مرتبہ)

(A) 1997 (B) 1998 (C) 1999 (D) 2000

2۔ **عوامی جمہوریہ چین کب آزاد ہوا؟**

(A) 1947 (B) 1949 (C) 1950 (D) 1952

3۔ **1966ء میں کس سعودی فرمانروا نے پاکستان کا دورہ کیا؟** (پانچ مرتبہ)

(A) شاہ عبدالعزیز (B) شاہ عبداللہ (C) شاہ سعود (D) شاہ فیصل

4۔ **بھارت اور پاکستان کے درمیان سندھ طاس معاہدہ ہونے کا سن:**

(A) 1960 (B) 1962 (C) 1964 (D) 1966

5۔ **اقتصادی تعاون کی تنظیم کی بنیاد رکھنے کا سن:** (چھ مرتبہ)

(A) 1970 (B) 1975 (C) 1980 (D) 1985

6۔ پاکستان کو آزادی کے بعد سب سے پہلے کس نے تسلیم کیا؟ (سات مرتبہ)
(A) افغانستان (B) ترکی (C) سعودی عرب **(D)** ایران

7۔ ورلڈ ٹریڈ سنٹر کا واقعہ کس ملک میں پیش آیا؟ (چھ مرتبہ)
(A) برطانیہ (B) فرانس **(C)** امریکہ (D) جنوبی کوریا

8۔ ای۔سی۔او کی بنیاد ______ میں رکھی گئی:
(A) 1970 (B) 1975 (C) 1980 **(D)** 1985

9۔ جنوری 2004ء میں سارک کانفرنس پاکستان کے کس شہر میں منعقد ہوئی؟ (دو مرتبہ)
(A) لاہور **(B)** اسلام آباد (C) کراچی (D) پشاور

---2016---

10۔ پاکستان اور بھارت کے درمیان ناخوشگوار تعلقات کی سب سے بڑی وجہ ہے:
(A) غربت (B) نہری پانی **(C)** مسئلہ کشمیر (D) اسلحہ کی دوڑ

11۔ پاکستان میں بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی کا قیام کب عمل میں لایا گیا؟
(A) 11980 **(B)** 1981 (C) 1982 (D) 1983

12۔ پاکستان اور افغانستان کے درمیان مشترکہ بارڈر کو کہتے ہیں: (تین مرتبہ)
(A) علاقائی لائن (B) باؤنڈری لائن **(C)** ڈیورنڈ لائن (D) طورخم لائن

13۔ عوامی جمہوریہ چین کا قیام کب عمل میں آیا؟
(A) 1945 (B) 1946 (C) 1947 **(D)** 1949

---2017---

14۔ ہیوی الیکٹریکل کمپلیکس کی تعمیر کے لیے چین نے کتنی رقم فراہم کی تھی؟
(A) 253 ملین روپے **(B)** 273 ملین روپے (C) 263 ملین روپے (D) 283 ملین روپے

15۔ بنگلہ دیش معرض وجود میں آیا؟
(A) 1970 AD ء **(B)** 1971 AD ء (C) 1972 AD ء (D) 1932 AD ء

16۔ پاک سعودی اکنامک کمیشن قائم کیا گیا:
(A) 1996ء (B) 1997ء **(C)** 1998ء (D) 1999ء

17۔ روس نے اپنی افواج افغانستان سے کب واپس بلوائیں؟
(A) 1986ء (B) 1987ء (C) 1988ء **(D)** 1989ء

18۔ پاکستان اور چین نے اپنے سرحدی مسائل کو ____ میں طے کر لیا تھا:
(A) 1961ء (B) 1962ء **(C)** 1963ء (D) 1964ء

---2018---

19۔ افغان صدر اشرف غنی منتخب ہوئے:
(A) 2016ء (B) 2015ء **(C)** 2014ء (D) 2013ء

20۔ پاکستان اور چین کے درمیان شاہراہ قراقرم مکمل ہوگا:
(A) 1967 (B) 1968 **(C)** 1969 (D) 1970

---2019---

21۔ بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی اسلام آباد ______ کے تعاون سے بنائی گئی ہے۔
(A) ایران **(B)** سعودی عرب (C) ترکی (D) چین

22۔ 28 مئی 1998ء کو پاکستان نے ______ کے پہاڑی سلسلے میں ایٹمی دھماکے کیے۔
(A) کوہ سفید **(B)** چاغی ہلز (C) ٹوبا کاکڑ (D) راس کوہ

23۔ ورلڈ ٹریڈ سنٹر کا حادثہ رونما ہوا۔
(A) 11 ستمبر 2000ء **(B)** 11 ستمبر 2001ء (C) 11 ستمبر 2002ء (D) 11 ستمبر 2003ء

24۔ ''سندھ طاس معاہدہ'' پر کب دستخط ہوئے؟
(A) 1960 A.D (B) 1962 A.D (C) 1964 A.D (D) 1966 A.D

---2020---

25۔ کامرہ کمپلیکس کی تعمیر میں پاکستان کو جس ملک نے مدد دی: (آٹھ مرتبہ)
(A) ایران (B) سعودی عرب (C) افغانستان (D) چین

26۔ پاکستان اور افغانستان کی مشترک سرحد کی لمبائی: (تیرہ مرتبہ)
(A) 2252 کلومیٹر (B) 2282 کلومیٹر (C) 2350 کلومیٹر (D) 2452 کلومیٹر

27۔ پاکستان اور بھارت کے ناخوشگوار تعلقات کی سب سے بڑی وجہ کیا ہے؟ (تین مرتبہ)
(A) غربت (B) اسلحہ کی دوڑ (C) مسئلہ کشمیر (D) نہری پانی

مختصر سوالات باب نمبر 11 بورڈ پیپرز (2011-2019)

سوال 1 پارلیمنٹ خارجہ پالیسی کے ضمن میں کیا کام کرتی ہے؟

جواب: وزارت خارجہ انتظامیہ کی ہدایت کے مطابق ملک کی خارجہ پالیسی وضع کرتی ہے اور بعض اوقات اسے قومی اسمبلی اور سینٹ کے سامنے منظوری کے لئے پیش کرتی ہے اور بحث کے بعد پارلیمنٹ اسے عموماً منظور کر لیتی ہے یا بعض اوقات اس میں کچھ مناسب تبدیلیوں کی بھی سفارش کرتی ہے۔

سوال 2 پاکستان اور افغانستان مستقل کمیشن کے دو فرائض:

جواب: پاکستان اور افغانستان کا مستقل کمیشن مئی 2000ء میں قائم ہوا اور اس کے اہم فرائض سرحد کے آر پار سمگلنگ کو روکنا افغان مہاجرین کی واپسی اور باہمی اختلافات کا تصفیہ کرنا ہے۔

سوال 3 ورلڈ ٹریڈ سنٹر کا واقعہ مختصراً بیان کریں۔

جواب: 11 ستمبر 2001ء کو امریکہ کے شہر نیویارک کی بلند ترین عمارت ورلڈ ٹریڈ سنٹر کے ساتھ قریباً 9 بجے صبح دو اغوا شدہ طیارے آ کر ٹکرائے۔ جس کے نتیجے میں عمارت آناً فاناً راکھ اور ملبے کا ڈھیر بن گئی اور قریباً دو ہزار انسان چشم زدن میں لقمہ اجل بن گئے۔

سوال 4 وزارت خارجہ کیا فرائض سرانجام دیتی ہے؟

جواب: وزارت خارجہ، خارجہ پالیسی کے ماہرین اور اعلیٰ پائے کے بیوروکریٹس پر مشتمل ہوتی ہے۔ یہ لوگ ملکی خارجہ پالیسی کے مقاصد، اصولوں اور ترجیحات کو پیش نظر رکھتے ہوئے خارجہ پالیسی بناتے ہیں۔ وزارت خارجہ خارجہ پالیسی کی تشکیل میں انتظامی تکون کی رہنمائی کرتی ہے۔

سوال 5 پاکستان کے ایٹمی دھماکے پر مختصر الوٹ لکھیں۔ (دو مرتبہ)

جواب: بھارت 1974ء سے ایٹمی قوت بن چکا ہے۔ 11 اور 13 مئی 1998ء کو جب اس نے پوکھران (راجھستان) میں پانچ ایٹمی دھماکے کیے تو اس نے پاکستان کو ایٹمی حملے کی دھمکیاں دینا شروع کر دیں۔ پاکستان کو بھی مجبوراً اس میدان میں اترنا پڑا۔ وزیراعظم نواز شریف نے 28 مئی 1998ء کو چاغی کی پہاڑیوں میں بیک وقت 6 ایٹمی دھماکے کیے اور ایٹمی طاقت ہونے کا لوہا منوالیا۔ ان ایٹمی دھماکوں میں ڈاکٹر عبدالقدیر خان، ڈاکٹر ثمر مبارک مند اور ان کے ساتھیوں کی ذہانت اور فنی، تکنیکی مہارت نے بنیادی کردار ادا کیا۔

سوال 6 پاکستان اکنامک سعودی کمیشن کے مقاصد کیا ہیں؟

جواب: 1998ء میں سعودی دارالحکومت ریاض میں قائم ہونے والے پاک سعودی کمیشن کے مقاصد میں اسلامی اخوت کے باہمی رشتوں کو مضبوط قائم کرنا اور معاشی ترقی کے لئے مشترکہ منصوبہ بندی شامل تھی۔ چنانچہ اس کمیشن کے تحت 155 منصوبوں پر عمل درآمد شروع ہوا جن کے لئے معاشی امداد مہیا کی گئی۔

سوال 7 خارجہ پالیسی سے کیا مراد ہے؟ (چار مرتبہ)

جواب: خارجہ پالیسی سے مراد بیرونی ممالک سے تعلقات قائم کرنا انہیں فروغ دینا اور اپنے ملکی اور قومی مفاد کے حصول کے لئے بین الاقوامی سطح پر مناسب اقدامات کرنا۔

سوال 8 قومی سلامتی سے کیا مراد ہے؟ (چار مرتبہ)

جواب: قومی سلامتی سے مراد یہ ہے کہ ملک و قوم کو تمام بیرونی خطرات سے محفوظ رکھنا۔ ملک کی نظریاتی، زمینی، ہوائی اور بحری حدود کا تحفظ کرنا۔ پاکستان کسی دوسرے ممالک کے اندرونی معاملات میں مداخلت نہیں کرتا اور دوسرے ممالک سے بھی یہی توقع کرتا ہے کہ وہ بھی اس کے داخلی معاملات میں دخل اندازی نہ کریں۔

سوال 9 خارجہ پالیسی کی تشکیل میں سیاسی جماعتوں کا کردار بیان کریں۔

جواب: انتخابات سے پہلے ملک کی سیاسی جماعتیں اپنے اپنے منشور شائع کرتی ہیں اور ان میں خارجہ پالیسی سے متعلق بھی اپنے عزائم کا اظہار کرتی ہیں۔ عوام ووٹ دیتے وقت پارٹی کے منشور میں اس کی خارجہ پالیسی کو بھی مدنظر رکھتے ہیں۔ جو سیاسی جماعت انتخابات کے نتیجے میں برسراقتدار آجائے وہ اپنے نقطۂ نظر کے مطابق ملک کی خارجہ پالیسی کو تشکیل دیتی ہے۔

سوال 10 دفاعی میدان میں پاکستان اور چین کے درمیان کون سے معاہدے ہوئے؟ (دومرتبہ)

جواب: 1995ء میں پاکستان اور چین میں کئی باقاعدہ دفاعی معاہدے ہوئے۔ جن کے تحت چین کے کامرہ کمپلیکس کے لئے 273 ملین روپے کی امداد دی۔ چین کی مدد سے ٹیکسلا میں قائم ہونے والی بھاری مشینری کمپلیکس میں ٹینک اور میزائل بھی تیار ہو رہے ہیں۔

سوال 11 پاکستان کی خارجہ پالیسی کی تشکیل میں خفیہ ادارے کیا کرتے ہیں؟

جواب: دوسرے ممالک کی خارجہ پالیسی کے مقاصد کے متعلق مکمل معلومات اکٹھی کرنا اور انہیں حکومت تک پہنچانا خفیہ اداروں کا کام ہے جس کی بنا پر حکومت خارجہ پالیسی تشکیل دیتی ہے۔

---2016---

سوال 12 معاشی ترقی کے لئے پاکستان کی خارجہ پالیسی کس قسم کی ہے؟

جواب: پاکستان ایک ترقی پذیر ملک ہے اور معاشی طور پر اپنی ترقی چاہتا ہے۔ لہٰذا پاکستان ان تمام ممالک کے ساتھ اچھے تعلقات قائم کرنا چاہتا ہے جن کے ساتھ تجارت کر کے یا جن ممالک سے معاشی مدد حاصل کر کے معاشی طور پر ترقی کر سکے۔

سوال 13 خارجہ پالیسی کی تشکیل میں سیاسی جماعتیں اور پریشر گروپ کیا کردار ادا کرتے ہیں؟ (تین مرتبہ)

جواب: سیاسی جماعتیں اپنے منشور میں خارجہ پالیسی کو جگہ دیتی ہیں اگر وہ انتخاب جیت جائیں تو اپنے نقطۂ نظر کو خارجہ پالیسی میں پیش نظر رکھتی ہیں۔ اس طرح پریشر گروپ بھی خارجہ پالیسی کی تشکیل کے عمل کو متاثر کرتے ہیں اور حکومت کو خارجہ پالیسی کی ترجیحات کو وقت کے تقاضوں کے مطابق بدلنے پر مجبور کرتے ہیں۔

سوال 14 اقتصادی تعاون کی تنظیم میں شامل ممالک کے نام لکھیں۔ (دومرتبہ)

جواب: 1۔ پاکستان 2۔ ایران 3۔ ترکی 4۔ ازبکستان 5۔ تاجکستان 6۔ دیگر وسطی ایشیائی ممالک

سوال 15 اقتصادی تعاون کی تنظیم کی وضاحت کریں۔

جواب: 1985ء میں پاکستان اور ایران نے ترکی کے ساتھ مل کر آر۔سی۔ڈی کی تنظیم نو کی اور اس کا نیا نام اقتصادی تعاون کی تنظیم (E.C.O) رکھا جو آر۔سی۔ڈی کے مقاصد کو آگے بڑھانے کے لئے کام کر رہی ہے۔ اور تینوں ممالک کے درمیان اقتصادی، صنعتی، تجارتی، تعلیمی اور ثقافتی میدانوں میں تعاون کو مزید فروغ دینے کے لئے ضروری اقدامات اٹھا رہی ہے بعد میں وسطی ایشیائی کے مسلم ممالک بھی اس میں شامل ہوئے۔

سوال 16 خفیہ اداروں کا خارجہ پالیسی میں کیا مقصد ہے؟

جواب: پاکستان کے خفیہ ادارے پاکستان کی خارجہ پالیسی کی تشکیل کے سلسلے میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ یہ ادارے دوسرے ممالک کی خارجہ پالیسیوں کے مقاصد کے متعلق مکمل اطلاعات فراہم کرتے ہیں۔ جن کو مدنظر رکھتے ہوئے پاکستان اپنی خارجہ پالیسی تشکیل دیتا ہے۔

---2017---

سوال 17۔ نسلی امتیاز کے خاتمے پر پاکستان کا موقف کیا ہے؟

جواب: پاکستان نسلی امتیاز کا خاتمہ چاہتا ہے۔ پاکستان نے ہمیشہ سامراجی طاقتوں کے خلاف آواز اٹھائی ہے۔ مظلوم و مغلوب اقوام کی حمایت کی ہے اور سامراجی قوتوں کے برسرپیکار ہے۔ جنوبی ایشیا میں امن و آشتی کے لیے نسلی امتیاز کا مکمل خاتمہ کیا گیا ہے اور تمام اقلیتوں کو برابر کے حقوق دیئے گئے ہیں۔

سوال 18 معاہدہ جنیوا کب اور کن کے درمیان طے پایا؟

جواب: اپریل 1988ء میں امریکہ اور روس نے جنیوا میں ایک معاہدہ کیا پاکستان کے وزیراعظم محمد خان جونیجو اس میں شریک ہوئے اور دستخط کیے روس نے اپنی شکست تسلیم کرلی اور وعدے کے مطابق 15 فروری 1989ء کو اپنی فوجیں افغانستان سے واپس بلالیں۔

سوال 19 تخفیف اسلحہ سے کیا مراد ہے؟

جواب: پاکستان تخفیف اسلحہ کا حامی ہے اور اس نے ان تمام بین الاقوامی کوششوں کی حمایت کی ہے جو تخفیف اسلحہ کے لیے کی گئی ہیں۔ پاکستان ازخود اسلحہ کی دوڑ میں کبھی شامل نہیں ہوا۔ وہ ایٹمی توانائی کو پرامن مقاصد کے لیے استعمال کرنے کے حق میں ہے اور دنیا میں ایٹمی جنگ کے خطرات کے سدباب کے لیے ہر وقت تیار ہے۔

---2018---

سوال 20 سعودی عرب کے کوئی سے دو حکمرانوں کے نام لکھیں۔

جواب: (i) شاہ عبدالعزیز (ii) شاہ فیصل

سوال 21 نسلی امتیاز کے خاتمے پر پاکستان کا موقف کیا ہے؟

جواب: پاکستان نسلی امتیاز کا خاتمہ چاہتا ہے۔ ماضی میں بھی پاکستان نے جنوبی افریقہ، نمیبیا اور روڈ وایشیا میں سیاہ فام لوگوں کے ساتھ نسلی امتیاز پر آواز اٹھائی اور نسلی امتیاز کے خاتمہ کے لئے ان کی حمایت کی پاکستان کے اندر بھی نسلی امتیاز کا مکمل خاتمہ کیا گیا ہے اور تمام اقلیتوں کو برابری کے حقوق دیے گئے ہیں۔

سوال 22 پاکستان نے ایٹمی دھماکے کب اور کہاں کیے؟

جواب: 28 مئی 1998ء کو چاغی کی پہاڑیوں میں پاکستان نے بیک وقت 7 ایٹمی دھماکے کئے۔

---2019---

سوال 23 پاکستان کی عالم اسلام کے اتحاد کے لئے دو خدمات تحریر کریں۔

جواب: پاکستان عالم اسلام کے اتحاد کا حامی ہے اور اسلامی ممالک کے ساتھ بہتر تعلقات قائم رکھنے کی پالیسی پر گامزن ہے۔ پاکستان نے اقتصادی تعاون کی تنظیم کو قائم کر کے وسطی ایشیائی مسلم ممالک کو ایک پلیٹ فارم پر اکٹھا ہونے کا موقع فراہم کیا ہے تاکہ اپنی اقتصادی ترقی کے ساتھ ساتھ باہمی تعاون و اتحاد بھی قائم کر سکیں۔

سوال 24 1988ء کے جنیوا معاہدے کی اہمیت بیان کریں۔

جواب: اپریل 1988ء میں امریکہ اور روس نے جنیوا میں ایک معاہدہ کیا۔ پاکستان کے وزیر اعظم محمد خان جونیجو بھی اس میں شریک ہوئے اور دستخط کیے۔ روس نے اپنی شکست تسلیم کر لی اور اس نے وعدے کے مطابق 15 فروری 1989ء کو اپنی فوجیں افغانستان سے واپس بلا لیں۔ اس طرح جہاد افغانستان ختم ہو گیا۔

سوال 25 پاکستان اور ایران کے باہمی تعلقات سے متعلق دو نکات تحریر کریں۔

جواب: پاکستان کو آزادی کے بعد سب سے پہلے ایران نے تسلیم کیا اور سفارتی تعلقات قائم کیے۔ 1949ء میں پاکستان کے وزیر اعظم نے ایران کا دورہ کیا۔ جس کے جواب میں 1950ء میں شاہ ایران نے پاکستان کا دورہ کیا اور تجارتی روابط قائم ہوئے۔ دونوں ممالک کے وفود نے دورے کر کے تجارت کو فروغ دیا۔

سوال 26 دوطرفہ تعلقات سے کیا مراد ہے؟

جواب: پاکستان دوطرفہ تعلقات کی بنیاد پر تمام ممالک کے ساتھ روابط بڑھانا چاہتا ہے اور اپنے ہمسایہ ممالک کے ساتھ بھی دوطرفہ تعلقات کی بنیاد پر اپنے جھگڑے پرامن طریقے سے طے کرنا چاہتا ہے۔ اسی لیے پاکستان نے ہندوستان کو کشمیر کے مسئلہ کے حل کے لئے کئی دفعہ مذاکرات کی پیشکش کی ہے۔

سوال 27 غیر جانبداریت سے کیا مراد ہے؟

جواب: پاکستان نے اپنی خارجہ پالیسی میں نمایاں تبدیلی کرتے ہوئے غیر جانبداریت کی پالیسی اپنائی ہے۔ جس سے مراد یہ ہے کہ کسی بھی بلاک کے ساتھ خود کو وابستہ نہ کیا جائے اور تمام ممالک کے ساتھ بہتر تعلقات مستحکم کیے جائیں۔ اس لئے پاکستان اب روس، امریکہ، چین، برطانیہ، فرانس و دیگر ممالک کے ساتھ بہتر تعلقات قائم کر رہا ہے۔ پاکستان اب غیر وابستہ ممالک کی تنظیم کا باقاعدہ رکن بھی بن چکا ہے۔

---2020---

سوال 28 خارجہ پالیسی کے بنیادی اصول لکھیے۔ (تین مرتبہ)

جواب: i۔ پرامن بقائے باہمی ii۔ غیر جانبداریت iii۔ دوطرفہ تعلقات iv۔ اقوام متحدہ کے چارٹر پر عمل v۔ حق خود ارادیت vi۔ عالم اسلام کا اتحاد vii۔ تخفیف اسلحہ کی حمایت viii۔ نسلی امتیاز کا خاتمہ ix۔ امن و آشتی کا فروغ x۔ ہمسایہ ممالک سے بہتر تعلقات

سوال 29 انتظامی تکون سے کیا مراد ہے؟ (چار مرتبہ)

جواب: پاکستان کی قومی سطح پر انتظامی تکون سے مراد وہ تین بنیادی ذرائع ہیں جو ہماری خارجہ پالیسی کی تشکیل کرتے ہیں۔

i۔ صدر ii۔ وزیر اعظم iii۔ چیف آف آرمی سٹاف

سوال 30 پاکستان کی خارجہ پالیسی کے دو مقاصد لکھیے۔ (دو مرتبہ)

جواب: 1۔ قومی سلامتی۔ پاکستان کی خارجہ پالیسی کا سب سے اہم مقصد قومی سلامتی و تحفظ ہے۔

2۔ معاشی ترقی۔ پاکستان ایک ترقی پذیر ملک ہے اور معاشی طور پر اپنی ترقی چاہتا ہے۔ لہٰذا ان تمام ممالک کے ساتھ اچھے تعلقات قائم کرنا چاہتا ہے جن کے ساتھ تجارت کر کے یا جن ممالک سے معاشی مدد حاصل کر کے معاشی طور پر ترقی کر سکے۔

حصہ دوئم کے اہم سوالات بورڈ پیپرز (2011-2019)

سوال نمبر1: نظریہ پاکستان کے اجزائے ترکیبی بیان کیجئے۔

جواب: برصغیر کے مسلمانوں نے ایک علیحدہ ریاست اس لئے حاصل کی کہ اللہ تعالیٰ کی حاکمیت اعلیٰ کے تصور کو عملی جامہ پہنایا جا سکے اور قرآن وسنت پر مبنی ایک ایسا نظام رائج کیا جائے جس میں جمہوریت، آزادی، مساوات، رواداری اور سماجی و معاشی عدل کے اسلامی اصولوں کو اپنایا گیا ہو۔ اسی لئے ہم اسلامی نظریہ حیات کو نظریہ پاکستان کا نام دیتے ہیں۔ لہٰذا جو اجزائے ترکیبی اسلامی نظریہ حیات کے ہیں وہ ہی اجزائے ترکیبی نظریہ پاکستان کے ہیں۔
نظریہ پاکستان کے اجزائے ترکیبی مندرجہ ذیل ہیں:

-1 عقائد و عبادات:

پاکستان کے قیام کا مقصد یہ تھا کہ مسلمان اپنے عقائد کے مطابق زندگی گزار سکیں اور ان کو عبادات کی ادائیگی میں کوئی رکاوٹ نہ آئے۔ عقائد میں توحید، رسالت، یوم آخرت، فرشتوں پر ایمان اور الہامی کتابوں پر ایمان لازم ہے۔ عبادات میں نماز، روزہ، زکوٰۃ اور حج شامل ہیں۔ نیز اسلام میں جہاد کو بھی اہم مقام حاصل ہے۔ تمام عبادات کا بنیادی مقصد اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کی منشا اور رضا کا پابند ہوتا ہے۔

-2 جمہوری اقدار کا فروغ:

اسلامی ریاست اور معاشرے کی بنیاد مشاورت پر ہے۔ اسلامی معاشرے میں جمہوریت کو فروغ حاصل ہوتا ہے۔ جس سے عوام کے حقوق کا خیال رکھا جاتا ہے۔ قانون کی نظر میں سب برابر ہوتے ہیں۔ افراد میں رنگ ونسل، ذات پات یا زبان کی بنیاد پر کوئی تمیز روا نہیں رکھی جاتی۔ حکومتی نظام سب لوگوں کی بھلائی کو پیش نظر رکھ کر چلایا جاتا ہے۔ حکومت اللہ تعالیٰ کے احکامات کی پابندی کرتی ہے اور فرائض کی ادائیگی میں اللہ تعالیٰ کے علاوہ اپنے عوام کو بھی جواب دہ ہوتی ہے۔

قائداعظم نے 14 فروری 1948ء کو سبی (بلوچستان) کے مقام پر تقریر کرتے ہوئے قیام پاکستان کی غرض وغایت یوں بیان کی:
''آؤ ہم اپنے جمہوری نظام کو اسلامی رنگ میں اسلامی اصولوں کے مطابق بنیاد فراہم کریں۔ اللہ ذوالجلال نے ہمیں سکھایا ہے کہ ہم ریاستی امور کو باہم صلاح مشورے سے طے کریں۔

-3 معاشرتی انصاف اور مساوات:

اسلام امن، اخوت اور بھائی چارے کا درس دیتا ہے۔ برصغیر کے مسلمانوں نے پاکستان کی تخلیق کا فیصلہ کرتے ہوئے اس خواہش کا واضح اظہار کیا کہ وہ صحیح اسلامی معاشرے کا قیام عمل میں لانا چاہتے تھے۔ وہ عدل مساوات اور معاشرتی بہبود کے تقاضوں کو پورا کرنا چاہتے تھے۔

-4 شہریوں کے حقوق و فرائض:

اسلامی معاشرے میں شہریوں کے جو حقوق ریاست پر عائد ہیں وہ ریاست پورے کرے اور اسلام نے جو فرائض فرد پر عائد کئے ہیں وہ شہری ادا کریں کیونکہ حقوق و فرائض لازم و ملزوم ہیں لہٰذا فرائض کی ادائیگی ہر فرد پر لازم ہے۔
قیام پاکستان کی غرض یہ بھی تھی کہ انسانوں کو برابر حقوق ملیں۔ اسی لئے اقلیتوں کو تحفظ دینے کی سوچ بھی نظریہ پاکستان میں شامل تھی۔ قائداعظمؒ نے واضح کر دیا تھا کہ پاکستان میں اقلیتوں کے حقوق کا پورا خیال رکھا جائے گا۔

-5 اخوت و بھائی چارہ:

دین اسلام امن کا داعی ہے اور مسلمانوں کے مابین اخوت اور بھائی چارے کے جذبات کو فروغ دینے پر زور دیتا ہے۔ بھائی چارے سے محبت، خلوص، قربانی، احساس اور شفقت میں اضافہ ہوتا ہے۔ تمام مسلمان ایک دوسرے کے بھائی ہیں۔ سب ایک دوسرے کے دکھ سکھ اور خوشی میں شریک ہوتے ہیں۔ ایک دوسرے کی بھرپور مدد کرتے ہیں۔ اسلامی ریاست میں یہی اعلیٰ وارفع جذبے ریاست کو مضبوط سے مضبوط تر بناتے چلے جاتے ہیں۔

سوال نمبر2: مطالبہ پاکستان کے پانچ محرکات بیان کیجئے۔

جواب: **مطالبہ پاکستان کے محرکات:** پاکستان کا مطالبہ کیوں ہوا؟ اس کی تخلیق کی ضرورت کیوں محسوس کی گئی؟ ذیل میں ان محرکات کا ذکر کرتے ہیں جو پاکستان کو وجود میں لانے کا باعث بنے:

-1 فرقہ وارانہ فسادات:

ہندو منظم طریقے سے اپنی مذہبی تنظیموں کے ذریعے مسلمانوں کا قتل عام ہر سال کرتے تھے۔ ان کو روکنے والا کوئی نہ تھا۔ مسلمانوں کے خون سے ہولی کھیلی جاتی تھی۔ ہندو لیڈروں اور تنظیموں نے اسے اپنا بنیادی مقصد ٹھہرایا ہوا تھا کہ برصغیر برطانیہ سے آزاد ہو گا تو یہاں ''رام راج'' قائم کر دیا جائے گا۔

-2 معاشرتی حالات:

ہندو قوم میں ذات پات اور رنگ ونسل کا فرق عام تھا۔ مسلمانوں کو خدشہ تھا کہ آزادی کے بعد ہندو مسلمانوں کو دوسرے درجے کا شہری بنا دیں گے اس طرح مسلمان معاشرتی طور پر ہندوؤں کی غلامی کا شکار ہو جاتے اور مسلمان سیاسی آزادی سے بھی محروم رہتے لہٰذا مسلمانوں نے الگ مملکت کا قیام ضروری سمجھا۔

3۔ زبان: ہندو لیڈر برصغیر میں اردو زبان کی جگہ ہندی زبان کو قومی زبان کا درجہ دلوانے کے لئے بھرپور کوشش کر رہے تھے کیونکہ وہ اردو زبان اور مسلمانوں کی ثقافت کو مٹانے کے درپے تھے۔ مسلمان اپنی ثقافت کو بچانے کے لئے پاکستان کے قیام کے مطالبے پر مجبور ہو گئے۔ مسلمان عربی رسم الخط کو پسند کرتے تھے جبکہ ہندو دیوناگری خط کو ہندوستان میں جاری رکھنے پر زور لگا رہے تھے۔

4۔ دو قومی نظریہ:
ہندوستان میں دو بڑی قومیں مسلمان اور ہندو تھیں۔ ان کے علیحدہ علیحدہ زندگی گزارنے کے طور طریقے ہیں۔ ان کی مذہبی عبادات اور ان کی ادائیگی کے طریقے، ان کی رسوم و رواج، تہذیب و ثقافت اور تاریخی روایات ایک دوسرے کے مخالف تھیں۔

5۔ اسلامی ریاست کے قیام کی خواہش:
مسلمانوں کے اندر اسلامی ریاست کے قیام کی خواہش نے جنم لیا تاکہ انھیں آزادی و سلامتی میسر آ سکے۔ یہ خواہش غیر مسلموں کے مظالم کے سبب بڑھتی چلی گئی جو قیام پاکستان کا باعث بنی۔ قائداعظمؒ نے فرمایا تھا کہ:
''ہم نے پاکستان کا مطالبہ محض ایک زمین کا ٹکڑا حاصل کرنے کے لئے نہیں کیا تھا بلکہ ہم ایک ایسی تجربہ گاہ چاہتے تھے، جہاں اسلام کے اصولوں کو آزمایا جا سکے''

6۔ انگریزوں کی مسلمانوں کے ساتھ بدسلوکی:
انگریز ہندوؤں کے رفیق بنے ہوئے تھے۔ انہوں نے مسلمانوں سے جاگیریں اور ملازمتیں چھین کر یا تو خود رکھ لیں یا ہندوؤں کو دے دیں۔ انہوں نے مسلمانوں کی تہذیب و ثقافت اور دینِ اسلام کے خلاف سازشیں بھی کیں۔ مسلمانانِ ہند کے ساتھ انگریزوں کی یہ بدسلوکی قیام پاکستان کا موجب بنی۔

7۔ ہندومت اور اسلام کی تاریخی چپقلش:
ہندوؤں نے اسلام کی اشاعت روکنے اور اسلام کو ہندومت میں جذب کرنے کے لئے آریہ سماج یا برہمن سماج، بھگتی، شدھی اور سنگھٹن جیسی تحریکوں کا آغاز کیا۔ اس سے ہندو مسلم فسادات کا لامتناہی سلسلہ فروغ ہو گیا۔ ہندومت اور اسلام کی اس تاریخی چپقلش کے سبب مسلمانوں کے لئے مطالبہ پاکستان وقت کی اہم ضرورت بن گیا تھا۔

8۔ برطانوی جمہوری اداروں کی ترویج:
برطانوی حکومت نے اپنے عہدِ حکومت میں برطانوی جمہوریت کو فروغ دینے کا آغاز کیا۔ اس کے تحت مسلمانوں کو ہندوؤں کا غلام بنایا جانے لگا۔ یہ نظام حقیقتاً نظام تھا جس میں اکثریت کے ناجائز اقدامات کو قانونی پشت پناہی حاصل ہوتی ہے۔ ان حالات میں مسلمانانِ ہند کے لئے برطانوی جمہوریت سے بچنے کے لئے قیام پاکستان ناگزیر تھا۔

9۔ رام راج کے قیام کی ہندو تمنا:
اسلامی حکومت کے خاتمے کے ساتھ ہی ہندوؤں نے رام راج کے قیام کے لئے بھگتی، شدھی اور سنگھٹن جیسی تحریکیں شروع کر دیں۔ ان تحریکوں کا مقصد مسلمانوں کو جبراً ہندو بنانا تھا۔ رام راج کے قیام کی یہ ہندو تمنا قیام پاکستان کی اہم وجہ اور جواز بنی۔

10۔ 1937ء کی کانگریسی وزارتوں کے مظالم:
1937ء میں قائم ہونے والی کانگرسی وزارتوں نے مسلمان بچوں کو واردھا اور ودیا مندر تعلیمی سکیم کے ذریعے ہندومت میں رنگنے، مسلمان ملازمین کی ملازمتوں سے برطرفی، بندے ماترم کا ترانہ، گائے کو قانوناً ذبح کرنے سے روکنے، گاندھی کی مورتی پوجا، کانگرسی جھنڈے کی لازمی سلامی جیسی حکمت عملیوں کا آغاز کیا۔ ان پالیسیوں سے کانگرسی وزارتوں کے مظالم عیاں ہو جاتے ہیں جن سے یہ اندازہ لگانا مشکل نہیں کہ قیام پاکستان وقت کی ضرورت تھا۔

11۔ مسلمانانِ برصغیر کی آزادی کی خواہش:
''آزادی'' ہر فرد، قوم اور ملک کا بنیادی حق ہے۔ مسلمانوں نے آزادی کا مطالبہ کر دیا۔ درحقیقت یہ مسلمانوں کی ایسی فطری خواہش تھی جس کا اسلام ان سے تقاضا کرتا تھا۔ آزادی کی یہی دینی تعلیم مسلمانوں کے قیام کے لئے قیام پاکستان کی وجہ جواز بنی۔

12۔ مسلم تہذیب و ثقافت کا تحفظ:
انگریزوں کے برصغیر پر قبضہ سے اسلامی تہذیب و ثقافت کو شدید دھچکا لگا۔ انگریزوں نے سوچی سمجھی سازش کے تحت ہندوؤں کو اپنے ساتھ ملا کر اسلام اور اسلامی تہذیب پر نازیبا حملے کئے۔ اس پر مسلمانوں نے اپنی دینی روایات و تہذیب کی حفاظت کے لئے قیام پاکستان کا مطالبہ کر دیا۔

سوال نمبر3: آل انڈیا مسلم لیگ کیوں وجود میں آئی؟اس کے قیام کے پانچ مقاصد بیان کیجئے۔ یا

آل انڈیا مسلم لیگ کے قیام کے اسباب اس کے مقاصد اور کامیابیوں پر نوٹ لکھیں۔

جواب: آل انڈیا مسلم لیگ کا قیام:

1857ء کی جنگ آزادی کے بعد جہاں مسلم دورحکومت کا خاتمہ ہوا وہاں مختلف اقسام کے مسائل نے بھی مسلمانوں کو آگھیرا۔ان حالات میں سرسید احمد خاں نے مسلمانوں کو سیاست سے دور رہنے اور صرف جدید تعلیم پر توجہ مرکوز کرنے کی تاکید کی۔لیکن بیسویں صدی کے آغاز میں برصغیر کے حالات میں بڑی تیزی سے تبدیلیوں کا آغاز ہوا۔چنانچہ مسلمانوں نے ایک الگ پلیٹ فارم کی ضرورت کو شدید محسوس کیا۔جس کے لئے مسلم لیگ کا قیام عمل میں آیا۔

آل انڈیا مسلم لیگ کا قیام 1906ء میں ڈھاکہ میں محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس کے سالانہ اجلاس کے موقع پر ہوا۔اس اجلاس کی صدارت نواب وقار الملک نے کی۔مولانا محمد علی جوہر، مولانا ظفر علی خان، حکیم اجمل خان اور نواب سلیم اللہ خان سمیت بہت سے اہم مسلم اکابرین اجلاس میں موجود تھے۔مسلم لیگ کا پہلا صدر سر آغا خان کو منتخب کیا گیا۔مسلم لیگ کا مرکزی دفتر علی گڑھ میں قائم ہوا۔تمام صوبوں میں متعدد شاخیں بنائی گئیں۔ برطانیہ میں لندن برانچ کا صدر سید امیر علی کو بنایا گیا۔

مسلم لیگ کے قیام کے اسباب

1۔ اردو ہندی تنازعہ:

اردو ہندی تنازعہ 1867ء میں بنارس کے مقام پر شروع ہوا۔مسلمانوں نے اردو کے دفاع کے لئے تحریک چلائی۔اردو زبان کا تحفظ مسلمانوں کے لئے ضروری تھا اور یہ کسی سیاسی تنظیم کے بغیر ممکن نہ تھا۔

2۔ ہندو فرقہ پرست جماعتوں اور تحریکوں کا مذموم کردار:

ہندو فرقہ پرست جماعتوں کا نعرہ تھا کہ:

''ہندوستان صرف ہندوؤں کے لئے ہے باقی سب بدیشی ہیں۔ان کے لئے دو ہی راستے ہیں کہ وہ یا تو ہندو مت قبول کریں یا پھر ہندوستان سے نکل جائیں''۔

ہندو تنظیموں کے نعروں کا موثر جواب دینے کے لئے مسلمانوں کے لئے سیاسی پلیٹ فارم کا ہونا ضروری تھا۔ہندو مہا سبھا، سنگھٹن اور آریہ سماج جیسی تحریکوں سے مسلمانوں کے وجود کو خطرہ تھا چنانچہ مسلمانوں نے مسلم لیگ قائم کرلی۔

3۔ ذبیحہ گاؤ کا مسئلہ:

1883ء میں فرقہ پرست ہندو تنظیم آریہ سماج نے گائے کی حفاظت کے لئے ''گاؤ رکھشا سبھا'' قائم کی جن کا مقصد مسلمانوں کو گائے ذبح کرنے سے روکنا تھا۔ایسے حالات میں مذہبی امور میں ہندوؤں کی مداخلت روکنے کے لئے مسلمانوں کا اتحاد ناگزیر تھا۔جس کے لئے ایک منظم جماعت کی تشکیل لازمی تھی۔

4۔ کانگریس کا واحد نمائندہ جماعت ہونے کا دعویٰ:

28 دسمبر 1885ء کو بمبئی میں لارڈ اے۔او۔ہیوم کی سربراہی میں قائم ہونے والی آل انڈیا نیشنل کانگرس نے یہ دعویٰ کر دیا کہ وہ تمام ہندوستانی گروہوں کی نمائندہ جماعت ہے۔اس دعویٰ کو غلط ثابت کرنے کے لئے مسلمانوں کی نمائندہ جماعت کا قیام از حد ضروری تھا۔لہٰذا مسلم لیگ کا قیام عمل میں لایا گیا۔

5۔ شملہ وفد 1906ء کی کامیابی:

مسلمانوں کے حقوق و مفادات کی حفاظت کے لئے مسلمانوں کا ایک 35 رکنی وفد سر آغا خان کی سربراہی میں شملہ کے مقام پر وائسرائے ہند لارڈ منٹو سے ملا اور اپنے مطالبات پیش کیے۔اس نے مطالبات پر غور کرنے کے بعد وفد کے اراکین و سربراہ کو حوصلہ افزا جواب دیا۔جس نے مسلمانوں میں خود اعتمادی و جذبہ اتحاد اور سیاسی بیداری کا احساس پیدا کیا۔اسی احساس کے سبب مسلمانوں کی نمائندہ تنظیم آل انڈیا مسلم لیگ قائم ہوئی۔

مسلم لیگ کے قیام کے پانچ مقاصد

1۔ حکومت اور مسلمانوں کے درمیان بہتر تعلقات قائم کرنا
2۔ مسلمانوں میں وفاداری کا جذبہ پیدا کرنا
3۔ دوسری قوموں کے ساتھ تعاون کرنا
4۔ مسلمانوں کے حقوق کا تحفظ کرنا
5۔ مسلمانوں کے مفادات حاصل کرنے کے لئے دوسروں کے ساتھ مل جل کر کام کرنا

قواعد و ضوابط اور دستور:

مسلم لیگ کے خصوصی اجلاس میں اغراض و مقاصد طے کرنے کے لئے ساٹھ ارکان پر مشتمل ایک دستوری کمیٹی تشکیل دی گئی۔کمیٹی نے اپنی رپورٹ مسلم لیگ کے پہلے اجلاس منعقدہ دسمبر 1907ء کراچی میں پیش کی۔دستور کو حتمی شکل دینے کے لئے مارچ 1908ء میں مسلم لیگ کا خصوصی اجلاس علی گڑھ میں منعقد ہوا۔اس اجلاس میں مسلم لیگ کے دستور کو متفقہ رائے سے منظور کرلیا گیا۔

مرکزی دفتر:

مسلمانانِ ہند کی سیاسی، تعلیمی اور معاشرتی ترقی میں علی گڑھ کو مرکزی مقام حاصل تھا۔اس لئے آل انڈیا مسلم لیگ کا مرکزی دفتر بھی علی گڑھ مقرر کیا گیا۔

سوال نمبر 4: تحریک خلافت کا آغاز کیوں ہوا؟ اس تحریک کے تین مقاصد بیان کیجئے۔ یا
تحریک خلافت کے قائدین اور ان کی سرگرمیوں پر مختصر نوٹ لکھتے ہوئے اس تحریک میں گاندھی کے کردار پر مختصر نوٹ لکھیں۔ یا
تحریک خلافت پر ایک جامع نوٹ لکھئے۔

جواب: تحریک خلافت:

جنگ عظیم اول میں ترکی بھی برطانیہ کے خلاف جرمنی اور آسٹریا کا اتحادی بن کر برطانیہ سے پرانے زخموں کا انتقام لینے کے لئے میدان جنگ میں اتر آیا۔ جنگ میں جرمنی، آسٹریا اور ترکی کی شکست سے برصغیر کے مسلمانوں پر یہ حقیقت واضح ہو گئی کہ ترکی کی خلافت کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا جائے گا۔ اسی حقیقت کے پیش نظر مسلمانان ہند نے منصب خلافت کو بچانے کے لئے برصغیر میں خلافت کمیٹی قائم کر کے تحریک خلافت کی بنیاد رکھی جس کے واقعات کا جائزہ درج ذیل ہے:

تحریک خلافت کا آغاز

تحریک خلافت کا آغاز ان مظاہروں اور احتجاجی جلسوں سے ہوا جو قسطنطنیہ (استنبول) پر برطانوی افواج کے قبضے کی خبر ملنے پر ہندوستان میں جابجا منعقد ہوئے۔

1۔ خلافت کمیٹی کا قیام اور اغراض و مقاصد:

22 ستمبر 1919ء کو آل انڈیا پارٹیز مسلم کانفرنس نے لکھنو میں سر ابراہیم ہارون جعفر کی زیر صدارت احتجاجی جلسہ منعقد کیا۔ اس میں آل انڈیا سنٹرل خلافت کمیٹی قائم کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔ بالآخر 23 نومبر 1919ء کو دہلی میں مسٹر فضل حق کی زیر صدارت اجلاس منعقد ہوا۔ اس میں آل انڈیا سنٹرل خلافت کمیٹی قائم کر دی گئی۔ اس کا مرکزی دفتر بمبئی میں مقرر کیا گیا نیز اس اجلاس میں خلافت کمیٹی کے اغراض و مقاصد طے کئے گئے۔ خلافت کمیٹی کے قیام میں مولانا عبدالباری، ڈاکٹر مختار احمد انصاری اور حکیم اجمل خان دہلوی کا کردار نمایاں رہا۔
آل انڈیا سنٹرل خلافت کمیٹی کے اغراض و مقاصد درج ذیل تھے:

الف۔ ترکی کی خلافت کی حفاظت کرنا

ب۔ مسلمانوں کے مقدس مقامات حسب سابق ترکوں کی تحویل میں رکھنے کی کوشش کرنا۔

ج۔ ترک سلطنت کی حدود وہی رہنے دی جانے کی کوشش کرنا جو جنگ سے پہلے تھیں۔

2۔ تحریک خلافت اور کانگرس:

خلافت کمیٹی کے پہلے اجلاس منعقدہ 23 نومبر 1919ء میں مشہور رہنما پنڈت موہن داس گاندھی، پنڈت موتی لال نہرو اور مدن موہن مالویہ کے علاوہ کئی دوسرے ہندو راہنماؤں نے شرکت کی۔ خلافت کمیٹی کے اجلاس کے اختتام پر گاندھی کے زیر صدارت ایک خصوصی اجلاس ہوا جس میں گاندھی نے کہا۔ ''یہ ہندو مسلم اتحاد کا بہترین موقع ہے اس لئے کانگرس غیر مشروط طور پر مسلمانوں کا ساتھ دیں گے''۔
یوں تحریک خلافت اور کانگرس کی سیاسی مہم کو ایک کر دیا گیا۔ اس سے گاندھی کو مسلمانوں میں بے پناہ مقبولیت حاصل ہوئی۔

3۔ وفود خلافت:

ترکی کے منصب خلافت کی حفاظت کے لئے ڈاکٹر مختار احمد انصاری کی قیادت میں ایک وفد وائسرائے ہند سے ملا جبکہ دوسرا وفد مولانا محمد علی جوہر کی سربراہی میں برطانوی وزیر اعظم لائیڈ جارج سے ملا۔ ان وفود نے دونوں کے سامنے ترکی کے منصب خلافت اور ترکی کی حفاظت کے لئے مطالبات پیش کئے۔ ان کے مطالبات کو تسلیم کرنے سے انکار کر دیا گیا۔

4۔ تحریک ترک موالات و عدم تعاون:

''معاہدہ سیورے'' کے اعلان کے بعد 29 مئی 1920ء کو خلافت کمیٹی نے ترک موالات و عدم تعاون کی تحریک کا آغاز کر دیا۔ ستمبر 1920ء مولانا ابوالکلام آزاد نے ایک فتویٰ صادر کیا۔ فتویٰ میں برصغیر کو ''دارالحرب'' قرار دیتے ہوئے مسلمانوں کو افغانستان کی طرف ہجرت کرنے کو کہا گیا۔ خلافت کمیٹی نے بھی جولائی 1921ء کے اپنے اجلاس منعقدہ ناگپور میں تحریک ہجرت کی حمایت کر کے اس میں نیا جوش پیدا کر دیا۔
مسلمانان برصغیر کو ہجرت پر آمادہ کرنے کے لئے ملک بھر میں ''ہجرت کمیٹیاں'' قائم کی گئیں۔ ہجرت کمیٹیوں کی ہدایت پر اسلامیان ہند اپنی قیمتی املاک، جائیدادیں اور ضروری سامان ہندوؤں کے ہاتھ کوڑیوں کے مول فروخت کر کے افغانستان کی طرف چل پڑے۔ تحریک ہجرت کی اعانت کرنے والے علماء دین بین الاقوامی پابندیوں سے ناواقف تھے۔ چنانچہ افغانستان نے مہاجرین کی اس بڑھتی ہوئی تعداد کو اپنی سرحدوں پر ہی روک لیا۔ اور مہاجرین کو افغانستان کی سرحد سے واپس آنا پڑا اور ہجرت کے دوران ہزاروں مہاجرین شہید ہو گئے۔

5۔ موپلا بغاوت:

ساحل مالابار پر آباد موپلا مسلمانوں نے تحریک خلافت میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ جس کے نتیجے میں انہیں تشدد کا نشانہ بنایا گیا۔ اس پر موپلوں نے شدید احتجاج کیا جسے کچلنے کے لئے اندھا دھند گولیاں چلا کر چار سو موپلوں کو شہید کر دیا گیا۔ اس واقعہ سے موپلے مشتعل ہو گئے۔ انہوں نے عام

بغاوت برپا کر دی۔ سرکاری املاک کو تباہ اور افسران کو قتل کیا۔ ریل کی پٹڑیاں اکھاڑ دیں۔ پولیس سے ہتھکڑیاں چھین لیں۔ شراب کی دکانیں نذرِ آتش کر دیں۔ جیلیں توڑ کر قیدیوں کو رہا کرا لیا۔ حکومت نے اس پر جوابی کارروائیاں کرتے ہوئے مارشل لاء نافذ کر کے قتل و غارت کا بازار گرم کر دیا۔ ہزاروں موپلوں کو بے دردی سے موت کے گھاٹ اتار دیا۔

تحریک خلافت میں گاندھی کا کردار

تحریک خلافت میں گاندھی کے کردار کو ہم مندرجہ ذیل عنوانات کی مدد سے واضح کر سکتے ہیں۔

1۔ **گاندھی کی تحریک خلافت کی حمایت (چونکہ گاندھی ہندوستان میں نو وارد تھا):**

گاندھی دراصل تحریک خلافت کی حمایت کر کے مسلمانوں کو اپنے مقاصد کے لئے استعمال کرنا چاہتا تھا اس لئے گاندھی نے تحریک خلافت کی عملی حمایت کی۔ اس کی جماعت کانگرس نے بھی تحریک خلافت میں پورا پورا ساتھ دیا۔ تحریک کے جلسوں میں گاندھی نے بھرپور شرکت کی۔

2۔ **گاندھی کی سازش میں کامیابی:**

گاندھی نے جنگ عظیم اول کے دوران تحریک عدم تعاون، تحریک ترک موالات اور سول نافرمانی جیسی تحریکیں شروع کر رکھی تھیں۔ وہ مسلمانوں کو اپنی تحریکوں میں شامل کرنے کی سازش کامیاب ہو گیا۔ جس کی وجہ سے مسلمانوں کو کافی نقصان اٹھانا پڑا۔

3۔ **گاندھی کے مسلمانوں کو مشورے:**

1۔ حکومت کی طرف سے دیئے گئے القابات واپس کر دیں۔
2۔ سرکاری ملازمتوں سے استعفیٰ دے دیں اور تعلیم چھوڑ کر سڑکوں پر نکل آئیں۔
3۔ گرفتاریاں دیں، محصول دینے سے انکار کریں۔
4۔ حکومت کی طرف سے ملنے والی امداد لینے سے انکار کر دیں۔
5۔ دوسرے مسلم ممالک میں ہجرت کر جائیں۔

4۔ **گاندھی کے مشوروں کا مسلمانوں پر اثر:**

گاندھی کے مشوروں پر عمل کر کے مسلمانوں کی معیشت، تعلیم اور سماجی حالت پر بہت برا اثر پڑا۔ لاکھوں مسلمان اپنا سب کچھ بیچ کر افغانستان ہجرت کر گئے۔ لیکن افغانستان میں ان کو داخل نہ ہونے دیا گیا۔ مجبوراً واپس آئے اور بے یار و مددگار ہو گئے۔

5۔ **گاندھی کا اصلی چہرہ:**

اس تحریک میں گاندھی کا کردار انتہائی چالاکی اور ہوشیاری پر مبنی تھا۔ وہ تحریک خلافت کے ذریعے اپنے مقاصد حاصل کرنا چاہتا تھا۔ بے پناہ نقصان اٹھانے کے بعد مسلمانوں کی آنکھیں کھلیں اور انھیں گاندھی کا اصل چہرہ پہچاننے کا موقع ملا۔

تحریک خلافت کا انجام

1۔ **سانحہ چوری چورا:**

1921ء میں مسلمان قائدین کو غداری کے الزام میں گرفتار کر لیا گیا۔ نیز گاندھی کو تحریک خلافت کا سربراہ بنا دیا گیا۔ تحریک سول نافرمانی کی شدت کے آغاز پر 5 فروری 1922ء کو صوبہ یو۔ پی کے ضلع گورکھ پور کے قصبے چوراچوری میں عوامی جلوس کے ساتھ پولیس کا تصادم ہو گیا۔ مشتعل ہجوم نے تھانے کو نذرِ آتش کر دیا۔ بائیس سپاہی زندہ جل گئے۔ گاندھی نے سانحہ چوراچوری کے واقعہ کو بہانہ بنا کر یہ کہتے ہوئے خلافت کے خاتمے کا اعلان کر دیا کہ:

"چونکہ عدم تعاون و ترک موالات کی تحریک عدم تشدد پر کاربند نہیں رہی اس لئے تحریک خلافت کو ختم کر دینا ہی بہتر ہے"۔

2۔ **تحریک خلافت کا خاتمہ:**

1924ء میں اتحادی افواج اور مصطفیٰ کمال پاشا کے درمیان "معاہدہ لوزان طے پایا۔ جس کی رو سے طے پایا کہ ترکی کا کنٹرول مصطفیٰ کمال (ترکوں) کے پاس رہے گا۔ افریقہ کے علاقوں سے ترکوں کا کنٹرول ختم ہو گیا اور حجاز مقدس کا علاقہ عربوں کے حوالے کر دیا گیا۔ اقتدار میں آنے کے بعد مصطفیٰ کمال کی اسمبلی نے خلافت کے منصب کو ختم کرنے کا اعلان کر دیا۔ اس کے ساتھ برصغیر کے مسلمانوں نے بھی تحریک خلافت کو ذہنی طور پر ختم کر دیا۔

21 مارچ 1924ء کو تحریکِ خلافت ختم کر دی گئی۔

سوال نمبر 5: **قراردادِ پاکستان کے تین بنیادی نکات بیان کیجئے۔ ہندوؤں کا اس قرارداد کی منظوری پر کیا ردعمل تھا؟** **یا**
قرارداد لاہور پر نوٹ لکھیں۔

جواب: پس منظر:

تحریک پاکستان کی تاریخ اتنی ہی قدیم ہے جتنی خود مسلمانوں کی ہندوستان میں تاریخ قدیم ہے۔ یہ اس لئے کہ پاکستان دو قومی نظریہ کی بنیاد پر حاصل کیا گیا۔ دو قومی نظریہ کی بنیاد ہندوستان میں اس دن ہی پڑ گئی تھی جس دن ساحل مالا بار کی ریاست کے حکمران راجہ سامری نے اسلام قبول کیا تھا۔ رفتہ

محمد بن قاسم نے 12ء میں سندھ فتح کر کے اسلامی حکومت کی بنیاد ڈال دی۔
اورنگ زیب کی وفات 1707ء کے بعد اس کے نااہل جانشینوں کے باعث برطانوی حکومت نے اسلامی حکومت پر قبضہ کر لیا۔ انگریزوں نے ہندوؤں سے گٹھ جوڑ کرتے ہوئے اسلام دشمنی کے سبب وسیع پیمانے پر مسلمانوں کا جانی، مالی اور سیاسی، مذہبی نقصان کرنے کی بھرپور کوششیں کیں۔ مسلمانان ہند کے لئے ہندوستان میں ہندوؤں کے ساتھ رہنا ناممکن ہو گیا۔ یہی وجہ ہے کہ 1938ء میں سندھ مسلم لیگ نے اکثریت کے ساتھ آزاد ملک کے حق کے میں باقاعدہ ایک قرارداد منظور کی۔ 23 مارچ 1940ء کو مسلم لیگ کے ستائیسویں سالانہ اجلاس منعقدہ لاہور میں ایک علیحدہ اسلامی مملکت کے قیام کا مطالبہ کر دیا گیا۔

قرارداد پاکستان کے تین بنیادی نکات

قرارداد پاکستان کے تین بنیادی نکات درج ذیل ہیں:

1۔ **آزاد مسلم مملکت کا قیام:**

شمال مغرب اور مشرق میں مسلم اکثریت والے علاقوں پر مشتمل آزاد مملکت قائم کی جائے۔

2۔ **دوسری سکیم کی نامنظوری:**

برصغیر کے لئے تقسیم کے علاوہ کسی دوسری سکیم کو منظور نہیں کیا جائے گا۔

3۔ **ہندو علاقوں میں مسلمانوں کا تحفظ:**

ہندو اکثریتی علاقوں میں مسلمانوں کے حقوق کے تحفظ کا مناسب بندوبست کیا جائے گا۔

قرارداد پاکستان پر ردعمل:

مسلم لیگ کا ردعمل:

قرارداد پاکستان پر مسلمانان ہند نے جس قدر خوشگوار اور پرمسرت ردعمل کا اظہار کیا اس کی مثال تاریخ میں کم ہی ملتی ہے۔ مسلم لیگ کے موقف اور نظریہ پاکستان کی اہمیت و افادیت کے فروغ اور نشر و اشاعت کے لئے دانشوروں کی ایک کمیٹی قائم کی گئی۔ شیخ محمد اشرف ناشر کتب لاہور نے ''پاکستان لٹریچر سیریز'' کے نام سے اشاعت کا ایک سلسلہ شروع کیا۔ اس سے مسلمانوں کو مسلم لیگ کے پلیٹ فارم پر متحد کرنے میں بڑی مدد ملی۔ مولانا شبیر احمد عثمانی، مولانا اشرف علی تھانوی اور مولانا ظفر علی انصاری وہ علماء تھے جنہوں نے اس قرارداد کا بھرپور ساتھ دیا۔

کانگرس کا ردعمل:

قرارداد لاہور پر کانگرسی لیڈروں اور ہندو اخبارات نے اسلام دشمنی کے سبب قرارداد لاہور پر شدید ردعمل کا اظہار کیا۔ راج گوپال اچاریہ نے کہا کہ:
''مسٹر جناح کا یہ اقدام اس طرح کا ہے جیسے دو بھائیوں کے مابین ایک گائے کی ملکیت پر جھگڑا ہو، اور وہ اسے کاٹ کر بانٹ لیں''۔
گاندھی نے قرارداد کی شدید مذمت کرتے ہوئے اسے اخلاقی پاپ (گناہ) قرار دیا۔ بیگم مولانا محمد علی جوہر کی طرف سے قرارداد لاہور کو قرارداد پاکستان کا نام دینے پر ہندو اخبارات نے لفظ ''پاکستان'' پر طنز کرتے ہوئے اس کی اس طرح مخالفت کی کہ ہندو مشتعل ہوں۔ ہندو اخباروں نے قرارداد لاہور کو قرارداد پاکستان کا نام دیتے ہوئے اسے دھرتی ماتا کے ٹکڑے کرنے کے مترادف قرار دیا۔ نیز اخبارات میں لفظ ''پاکستان'' کو نمایاں طور پر شائع کیا گیا تاکہ مسلمانوں کے خلاف ہندوؤں کے جذبات بھڑک اٹھیں۔

قرارداد پاکستان اور برطانوی پریس:

برطانوی پریس نے قرارداد لاہور کو کوئی خاص اہمیت نہ دی۔ روزنامہ لندن ٹائمز، مانچسٹر، گارڈین اور ڈیلی ہیرالڈ نے مختصر خبر شائع کی جب کہ ڈیلی ٹیلی گراف نے اسے سرے سے ہی نظر انداز کر دیا۔ لندن ٹائمز نے اپنی مختصر خبر میں پاکستان کی تجویز کو اس لئے رد کر دیا کہ اس سے ہندوستان کی وحدت ختم ہو جاتی۔

قرارداد لاہور کی تاریخی اہمیت

1۔ **مسلم لیگ کا بحیثیت مسلم نمائندہ جماعت ابھرنا:**

مسلم لیگ اپنے قیام (30 دسمبر 1906ء) سے قرارداد پاکستان کی منظوری (23 مارچ 1940ء) سے تک مسلم حقوق کی ترجمانی کی۔ قرارداد پاکستان منظور ہوگئی۔ اس کے ساتھ ہی مسلمان حصول منزل کے لئے مسلم لیگ کے پلیٹ فارم پر جمع ہونے لگے۔ مسلم مسلم لیگ مسلمانوں کی واحد نمائندہ جماعت کی حیثیت اختیار کر گئی۔

2۔ **قائداعظم کی بین الاقوامی حیثیت کا تعین:**

1906ء میں کانگرس کے کلکتہ اجلاس میں تقریر کرتے ہوئے گوپال کرشن گوکھلے نے کہا تھا کہ:
''ہندوستان کو جب آزادی ملے گی مسٹر جناح کی بدولت ملے گی''
قرارداد پاکستان چونکہ قائداعظمؒ کی زیر صدارت منظور ہوئی تھی۔ شبہ نہ رہا کہ قائداعظمؒ کی قیادت میں ہندوستان کی قسمت کا فیصلہ تقسیم پر مبنی ہے۔

3۔ حاصل بحث:

قراردادِ پاکستان کو قیام پاکستان کی سمت میں پہلا فیصلہ کن قدم کہنا بے جا نہیں۔ کیونکہ 1857ء سے شروع ہونے والی آزادی کی طویل جدوجہد یوں ایک صدی کے بعد کسی فیصلے کو اپنا مقصد بنانے میں کامیاب ہوئی اور پھر تاریخ نے دیکھا کہ جب مقصد نظر میں ہو تو منزل آسان ہو جاتی ہے اور پھر صرف سات سالوں میں آزادی جیسا عظیم مقصد حاصل ہو گیا اور روئے زمین پر جغرافیہ نے ایک اور کروٹ لی اور دنیا کے نقشے پر متحدہ ہندوستان کی بجائے انڈیا اور پاکستان دو علیحدہ مملکتیں نشق ہوئیں۔

سوال نمبر 6: پاکستان کی ابتدائی مشکلات بیان کیجئے۔　　یا　　پاکستان کی ابتدائی مشکلات کیا تھیں؟ تفصیل سے بیان کیجئے۔

جواب: پاکستان نظریہ اسلام کی بنیاد پر قائم ہوا تھا۔ پاکستان کے علاوہ تاریخ عالم میں کوئی بھی ایک ایسا ملک نہیں جس کا نظریہ پہلے وجود میں آیا ہو اور ملک اس نظریے کی بنیاد پر بعد میں حاصل کیا گیا ہو۔ یہی وجہ ہے کہ قائداعظمؒ نے جب دوقومی نظریے کی بنیاد پر پاکستان کا مطالبہ کیا تو انگریزوں نے اسے ناممکن اور ناقابل عمل قرار دیا اور ہندوؤں نے اسے مجذوب کی بڑ سمجھا۔ ہندو انگریزوں کے جانے کے بعد یہاں رام راج قائم کرنے کے خواب دیکھ رہے تھے۔ اس لئے وہ تقسیم ہند پر کسی صورت رضامند نہ تھے قائداعظمؒ کے پرزور دلائل، حق پر استقامت اور سیاسی بصیرت کے سامنے تمام مخالف قوتوں کو گھٹنے ٹیکنے پڑے اور آخرکار لارڈ ماؤنٹ بیٹن نے ہندوؤں کو یہ یقین دلا کر تقسیم ملک پر رضامند کر لیا کہ مسلمانوں کو ایسا کٹا پھٹا اور لولا لنگڑا پاکستان دوں گا جو چھ ماہ بھی مشکل سے چل سکے گا اور بالآخر وہ ہندیونین میں ضم ہونے کے لئے خود ہی سے درخواست کرنے پر مجبور ہوگا۔

اور اس نے اپنی ایڑی چوٹی کا زور لگا دیا تا کہ ہندوؤں کے ساتھ کیا ہوا اپنا وعدہ پورا کرے۔

مدعی لاکھ برا چاہے تو کیا ہوتا ہے　　وہی ہوتا ہے، جو منظور خدا ہوتا ہے

اور منظور خدا یہی تھا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم اور توفیق و رحمت سے لیلۃ القدر کا یہ عظیم الشان تحفہ، پاکستان قائم و دائم رہے، ترقی کرے اور پھلے پھولے، چنانچہ تقسیم ملک کے وقت انگریزوں اور ہندوؤں نے ہمارے لئے جی بھر کر مشکلات پیدا کیں اور اسے خدانخواستہ سر جھکانے پر مجبور کرنے یا ختم کرنے کے لاکھوں جتن کیے۔

قائداعظمؒ کے فرمان کے مطابق:

''پاکستان قائم رہنے کے لئے بنا ہے اور انشاء اللہ تا قیامت قائم رہے گا۔''

آیئے ان گھمبیر مشکلات میں سے چند ایک کا مختصر سا جائزہ لیں جن میں پاکستان معرض وجود میں آتے ہی مبتلا کر دیا گیا تھا گیا الحمدللہ پاکستان ہر آزمائش میں یہ کہتے ہوئے سرخرو ہو کر نکلا کہ: ہزار دام سے نکلا ہوں ایک جنبش میں　　جسے ہو زعم، وہ آئے، کرے شکار مجھے

ریڈکلف ایوارڈ کی ناانصافیاں:

3 جون 1947ء کے منصوبے کے تحت صوبہ پنجاب اور صوبہ بنگال کی مسلم اکثریت والے علاقوں کو پاکستان میں شامل ہونا تھا اور غیر مسلم اکثریت والے علاقوں کو ہندوستان میں شامل ہونا تھا۔ اس مقصد کے لئے صوبوں کی تقسیم کی ذمہ داری ایک انگریز ماہر قانون سر سیرل ریڈکلف کے سپرد کی گئی۔ آخری وائسرائے ہند لارڈ ماؤنٹ بیٹن جسے بعد میں ہندوستان کا پہلا گورنر جنرل بنایا گیا، ایک سازش کے تحت پہلے ہی کانگریس سے ملا ہوا تھا۔ سر ریڈکلف نے اس کے دباؤ میں آکر صوبوں کی تقسیم میں بہت زیادہ ناانصافیاں کیں۔ ضلع گورداسپور کی مسلم اکثریت والی تین تحصیلیں گورداسپور، پٹھانکوٹ اور بٹالہ، نیز ضلع فیروز پور کی تحصیل زیرہ اور بعض دوسرے مسلم اکثریت والے علاقے ہندوستان میں شامل کر دیئے گئے۔ اسی طرح کی بددیانتی بنگال کے حد بندی ایوارڈ میں کلکتہ کا شہر اور بندرگاہ، ضلع مرشد آباد اور ندیا کے علاقے ہندوستان کو دے دیئے گئے۔ گورداسپور کے علاقے ہندوستان کو دینے کا مقصد صرف یہ تھا کہ بھارت کو کشمیر پر غاصبانہ قبضہ کرنے کے لئے راستہ دے دیا جائے صوبہ پنجاب کی تقسیم صحیح ہوتی تو کشمیر کا مسئلہ کبھی پیدا ہوتا۔

قائداعظمؒ نہایت بااصول سیاست دان تھے انھوں نے فرمایا:

''یہ ایوارڈ غیر منصفانہ، ناقابل فہم بلکہ غیر معقول ہے چونکہ میں اس پر عمل کرنے کا عہد کر چکا ہوں۔''

1۔ انتظامی امور میں مشکلات:

ابتدا میں پاکستان کو ملکی انتظام میں بے حد مشکلات پیش آئیں۔ دفتروں میں اعلیٰ عہدوں پر کام کرنے والے زیادہ تر ہندو تھے۔ وہ جاتے ہوئے دفتری سامان حتیٰ کہ ٹائپ رائٹر تک اپنے ساتھ لے گئے۔ وہ اکثر پرانے ریکارڈ بھی ضائع کر گئے۔ کراچی کو پاکستان کا دارالحکومت بنایا گیا، تو مرکزی حکومت کے کئی دفاتر جگہ نہ ملنے کی وجہ سے فوج کی بیرکوں میں بنائے گئے۔ ہر محکمے میں تجربہ کار افراد کی بے حد کمی تھی۔ دفتروں میں سٹیشنری ناپید تھی۔ کئی دفتر کھلے آسمان تلے قائم کئے گئے۔ کیکر کے کانٹوں سے کامن پنوں کا کام لیا گیا۔ کام کا آغاز بے حد مشکل تھا لیکن قوم پرعزم تھی، عوام میں جذبہ تعمیر موجود تھا۔ لہٰذا انھوں نے جلد ہی مشکلات پر قابو پالیا۔

2۔ **مہاجرین کی آبادکاری:**

قیام پاکستان کا اعلان ہوتے ہی ہندواور سکھ فوجیوں اور بھارتی شہریوں نے ایک سوچے سمجھے منصوبے کے تحت مسلمانوں کو بے دریغ قتل کرنا اور خواتین کو وحشی درندوں کی طرح بے آبرو کرنا شروع کر دیا۔ روزانہ لاکھوں کی تعداد میں مہاجرین لٹ پٹ کر پاکستان پہنچنے لگے۔ لاکھوں ضعیف، عورتیں اور بچے تو راستے میں ہی شہید کر دیئے گئے۔ تاہم جو مہاجرین پاکستان آنے میں کامیاب ہو گئے ان کی تعداد بھی ایک کروڑ پچیس لاکھ سے زیادہ تھی اور یہ ایک عالمی ریکارڈ ہے۔ یہ ایک بھارتی سازش تھی کہ پاکستان پر مہاجرین کا اتنا بوجھ ڈالو کہ ان کی معیشت اپنے پاؤں پر کھڑی نہ ہو سکے۔ لیکن قائداعظمؒ کی تقاریر مہاجرین کا حوصلہ بڑھاتی رہیں۔ حکومت نے انھیں عارضی کیمپوں میں رکھا۔ پاکستانی شہریوں نے بھی انصار مدینہ کی طرح مہمان نوازی کا پورا پورا حق ادا کیا۔ شہریوں نے دل کھول کر" قائداعظم ریلیف فنڈ" میں زر تعاون جمع کرا کے حکومت کا ہاتھ بٹایا۔

3۔ **اثاثوں کی تقسیم کا مسئلہ:**

قیام پاکستان کے وقت متحدہ ہندوستان کے ریزرو بنک میں چار ارب روپے جمع تھے تناسب کے لحاظ سے ان میں سے 750 ملین پاکستان کو ملنا چاہئیں تھے۔ بھارت پاکستانی معیشت کو تباہ کرنے کے لئے یہ اثاثے دینے میں مسلسل ٹال مٹول سے کام لیتا رہا۔ آخر پاکستان کے مسلسل مطالبے پر اور بین الاقوامی ساکھ قائم رکھنے کے لئے بھارت نے پاکستان کو 200 ملین دے دیئے۔ باقی اثاثوں کی ادائیگی کے لئے بھارتی وزیر سردار پٹیل نے یہ شرط لگائی کہ پاکستان کشمیر پر بھارت کا غاصبانہ قبضہ تسلیم کر لے۔

4۔ **افواج اور فوجی اثاثوں کی تقسیم کا مسئلہ:**

انصاف کا تقاضا تو یہ تھا کہ ملک کی تقسیم کے فیصلے کے ساتھ ہی افواج اور فوجی ساز و سامان کی تقسیم بھی عمل میں آ جاتی۔ اس وقت متحدہ ہندوستان کا کمانڈر ان چیف فیلڈ مارشل آکن لیک چاہتا تھا کہ افواج کو تقسیم نہ کیا جائے اور اسے ایک ہی کمانڈر کے تحت رکھا جائے لیکن مسلم لیگ اس پر رضامند نہ ہوئی۔ آخر طے پایا کہ دونوں ممالک میں فوجی اثاثے 64 فیصد اور 36 فیصد کے تناسب سے تقسیم کر دیئے جائیں۔ اس وقت متحدہ ہندوستان میں 16 اسلحہ ساز فیکٹریاں کام کر رہی تھیں اور ان میں سے ایک بھی پاکستانی علاقے میں نہ تھی اور بھارتی حکومت کسی اسلحے کا کوئی پرزہ بھی پاکستان کو دینے پر آمادہ نہ تھی۔ تیار اسلحے کے تمام ڈپو بھی بھارت میں تھے۔ ان کی تقسیم کا جو بھی طریقہ کار پیش کیا جاتا بھارا سے جان بوجھ کر مسترد کر دیتا۔ کافی تکرار کے بعد پاکستان کو آرڈیننس فیکٹری قائم کرنے کے لئے 60 ملین روپے دینا طے پایا۔

5۔ **دریاؤں کی تقسیم اور نہری پانی کا مسئلہ:**

پاکستان بنیادی طور پر ایک زرعی ملک ہے اور دریا اس کی معیشت کے لئے ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتے ہیں۔ پنجاب کو دریائے سندھ کے پانچ معاون دریا بیاس، ستلج، راوی، چناب اور جہلم سیراب کرتے ہیں۔ ریڈکلف نے تقسیم کے وقت یہ بددیانتی کی کہ دریائے راوی کا مادھو پور ہیڈ ورکس اور دریائے ستلج کا فیروز پور ہیڈ ورکس بھارت کے حوالے کر دیئے حالانکہ ان ہیڈ ورکس سے نکلنے والی نہریں پاکستان کے وسیع علاقوں کی آبپاشی کا واحد ذریعہ تھیں۔

بھارت نے اپریل 1948ء میں ہمارے دریاؤں کے پانی کا راستہ روک لیا۔ نیز بھارت نے دریائے ستلج پر ڈیم بنانے کا فیصلہ کیا تو پاکستان نے اس پر شدید احتجاج کیا اور عالمی برادری کو بھارت کی زیادتیوں اور بے انصافیوں سے آگاہ کیا۔

آخر کار عالمی بنک کی مدد سے 1960ء میں پاکستان اور بھارت کے درمیان'' سندھ طاس کا معاہدہ'' طے پایا جس کی رو سے تین مشرقی دریاؤں راوی، ستلج اور بیاس پر بھارت کا حق تسلیم کیا گیا اور سندھ، جہلم اور چناب پاکستان کو ملے۔ تین دریاؤں سے دستبردار ہونے کے بعد آبپاشی کے متبادل نظام کے تحت منگلا ڈیم، تربیلا ڈیم اور سات لنک کینال بنانے کا آغاز ہوا۔ اس طرح پاکستان کا یہ مسئلہ کافی حد تک حل ہو گیا۔

سوال نمبر 7: پاکستان کے محل وقوع کی اہمیت بیان کیجئے۔

جواب: تعارف:

قیام کے وقت وطن عزیز، دو حصوں مغربی اور مشرقی پاکستان پر مشتمل تھا۔ 1971ء میں بھارت کی جارحیت اور چند ناگزیز وجوہات کی بنا پر پاکستان کا مشرقی حصہ الگ ہو کر بنگلہ دیش کے نام سے الگ مملکت بن گیا۔ اب سابق مغربی پاکستان ہی پاکستان کہلاتا ہے۔ جو ایک مکمل جغرافیائی وحدت ہے۔ اسلامی جمہوریہ پاکستان عالم اسلام کے وسط میں واقع ہے۔ نیز براعظم ایشیا کے جنوب میں واقع ہونے کی وجہ سے جنوبی ایشیا کا حصہ ہے۔ وسعت کے اعتبار سے پاکستان $231/2^0$ سے 37^0 عرض بلد اور 61^0 سے 77^0 مشرقی طول بلد کے درمیان واقع ہے۔ اس کا کل رقبہ 7,96,096 مربع کلومیٹر ہے۔ اکنامک سروے آف پاکستان کے مطابق پاکستان کی آبادی 2012ء میں 17 کروڑ 71 لاکھ سے زیادہ ہے۔ جس میں تقریباً 32 فیصد لوگ شہروں میں جبکہ باقی دیہات میں آباد ہیں۔ پاکستان کی کل آبادی میں مسلم اکثریت 97 فیصد ہے جبکہ 3 فیصد مختلف اقلیتیں ہیں جن میں ہندو، سکھ، عیسائی اور قادیانی وغیرہ ہیں۔

پاکستان کی جغرافیائی اہمیت:

پاکستان جغرافیائی لحاظ سے دنیا کے انتہائی اہم خطے میں واقع ہے۔ اس کی جغرافیائی اہمیت کو ہم مندرجہ ذیل نکات سے واضح کر سکتے ہیں۔

1۔ پاکستان اور ہمسایہ ممالک:

پاکستان کے شمال اور شمال مغرب میں کوہ ہمالیہ، کوہ قراقرم اور کوہ ہندوکش کے سلسلے ہیں۔ ان کے پار عوامی جمہوریہ چین واقع ہے۔ چین کے ساتھ پاکستان کی تقریباً 600 کلومیٹر لمبی سرحد ہے۔ شاہراہ ریشم پاکستان اور چین کے درمیان تعمیر کی گئی ہے جو درہ خنجراب کے ذریعے چین کے صوبہ سنکیانگ میں داخل ہوتی ہے جہاں مسلمانوں کی اکثریت ہے۔

شمال مغرب میں افغانستان کی 20 کلومیٹر چوڑی پٹی "واخان" کے پار سابقہ سوویت یونین کی وسط ایشیا کی ریاستیں ہیں جو اب آزاد ہو چکی ہیں۔ ان میں قازقستان، ازبکستان، تاجکستان، ترکمانستان اور کرغزستان شامل ہیں۔ یہ تمام مسلمان ریاستیں ہیں اور آزادی کے بعد E.C.O اور O.I.C کی رکن بن چکی ہیں۔

مغرب میں پاکستان کی سب سے لمبی سرحد افغانستان سے ملتی ہے جس کی لمبائی 2252 کلومیٹر ہے۔ پاکستان اور افغانستان کی درمیانی سرحد کو ڈیورنڈ لائن کہا جاتا ہے۔

جنوب مغرب میں ایران سے پاکستان کی تقریباً 800 کلومیٹر لمبی سرحد ہے۔ ایران سے آگے عرب ممالک کا سلسلہ شروع ہو جاتا ہے۔ جو شمالی افریقہ کے ساحلوں تک پھیلا ہوا ہے۔

پاکستان کے جنوب میں بحیرہ عرب ہے جو بین الاقوامی اہمیت کی اہم سمندری تجارتی گزرگاہ ہے۔ مغربی اور مشرقی ممالک کے درمیان تجارت اسی راستے سے ہوتی ہے۔ پاکستان کے ساحل کی لمبائی 1046 کلومیٹر ہے۔

پاکستان کے مشرق میں بھارت ہے۔ اس کے ساتھ ہماری سرحد 1650 کلومیٹر لمبی ہے۔ بھارت کے مشرق میں کئی مسلمان ممالک بنگلہ دیش، ملائیشیا، انڈونیشیا اور برونائی دارالسلام واقع ہیں۔

پاکستان دنیا کے اہم ترین خطے میں واقع ہے۔ ساری دنیا اور خاص کر عالم اسلام کے لئے اس کی جغرافیائی اہمیت بہت زیادہ ہے۔

2۔ خلیج فارس سے ملحقہ ممالک:

پاکستان کے جنوب مغرب میں خلیج فارس سے ملحقہ ریاستیں تیل سے مالا مال ہیں۔ بڑے ممالک خلیجی ریاستوں کو بہت اہمیت دیتے ہیں اور پاکستان کی ان علاقوں سے جغرافیائی اور سیاسی قربت خود پاکستان کو اہم تر مقام دیتی ہے۔ تیل دنیا بھر کی ضرورت ہے اور تیل کی صحیح ترسیل بڑی قوتوں کی مجبوری ہے۔ یہی وجہ ہے کہ مضبوط پاکستان مغربی دنیا کی تجارتی ضروریات کے لئے ضروری سمجھا جا رہا ہے۔ پاکستان کے ان ممالک سے گہرے اور مضبوط تعلقات ہیں جس بناء پر اسے دنیا میں ایک ممتاز حیثیت حاصل ہے۔

3۔ وسطی ایشیائی ریاستیں:

روس سے آزاد ہونے والی وسطی ایشیائی اسلامی ریاستوں کے قیام کے بعد پاکستان کی جغرافیائی اہمیت بہت بڑھ گئی ہے۔ اسلام کے مضبوط رشتے میں بندھے ہونے کی وجہ سے ان ممالک سے پاکستان کے سیاسی، معاشی اور تجارتی تعلقات بڑھ رہے ہیں نیز ان ممالک کو سمندر تک رسائی کی ضرورت ہے جو پاکستان فراہم کرسکتا ہے۔ افغانستان کے کشیدہ حالات کی وجہ سے ان ریاستوں کے ساتھ متوقع تعلقات زیادہ پروان نہیں چڑھے۔ افغانستان میں امن پوری طرح بحال ہو تو پاکستان افغانستان سمیت تمام وسطی ایشیائی ریاستوں کو تجارتی سہولتیں فراہم کر کے بہت فائدہ پہنچا سکتا ہے ان ممالک کی تجارت پاکستان کے لئے بھی بڑی سودمند ثابت ہوسکتی ہے۔ یہ ممالک بھی تیل اور گیس کی دولت سے مالا مال ہیں۔

4۔ چین..... ایک اہم ہمسایہ:

پاکستان کی جغرافائی اور سیاسی اہمیت کی ایک بڑی وجہ عوامی جمہوریہ چین کی ہمسائیگی ہے۔ چین کو اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل کی مستقل رکنیت حاصل ہے۔ آبادی کے لحاظ سے دنیا میں سب سے بڑا ملک ہے اور یہ اپنے بین الاقوامی کردار کو نبھانے کے لئے کوشاں ہے۔ 55-1954ء میں پاک چین دوستی کا آغاز ہوا اور اب تک دونوں ممالک گہری دوستی کے رشتے میں بندھے چلے آرہے ہیں۔ چین نے پاکستان کو دفاعی، صنعتی، سیاسی اور دیگر شعبوں میں بھرپور مدد دی۔ شاہراہ ریشم کی تعمیر (1969ء) دونوں کو بہت قریب لے آئی ہے۔ گوادر پورٹ اور کوسٹل ہائی وے کی تعمیر میں چین نے بنیادی کردار ادا کیا ہے۔ پاک چین دوستی بھارت، روس اور بہت حد تک امریکہ کے لئے فکر کا سبب بن رہی ہے اور اس تعلق کی بدولت پاکستان کی اہمیت بہت بڑھ گئی ہے۔

5۔ بھارت کی ہمسائیگی:

پاکستان کے مشرق میں واقع بھارت اس خطے کا اہم ملک ہے آزادی سے لے کر موجودہ دور تک دونوں ممالک کے تعلقات اچھے نہیں رہے جس کی بنیادی وجہ کشمیر کا مسئلہ ہے۔ اسی مسئلے کی وجہ سے دونوں ممالک کئی بار جنگ کے تلخ تجربات کر چکے ہیں۔ دونوں ممالک ایٹمی ہتھیاروں اور میزائل کی دوڑ میں بہت آگے نکل چکے ہیں اور ان کے کشیدہ تعلقات اس خطے کی تباہی کا ذریعہ بن سکتے ہیں۔ اگر دونوں ممالک مسئلہ کشمیر اور دیگر مسائل کو حل کرلیں تو ترقی اور خوشحالی کے نئے دور کا آغاز ہوسکتا ہے کیونکہ دونوں ممالک میں مختلف شعبوں میں تعاون کے وسیع امکانات موجود ہیں۔ اس کے علاوہ SAARC بھی اسی صورت میں اس خطے کے لئے اپنا فعال کردار ادا کرسکتی ہے جب یہ دونوں ممالک اپنا بھرپور کردار ادا کریں۔

6۔ تین اہم خطوں کا سنگم:

پاکستان جنوبی ایشیاء، مشرق وسطی اور وسطی ایشیا کے سنگم پر واقع ہے۔ تینوں خطے مسلم آبادی کی وجہ سے اسلامی پہچان رکھتے ہیں۔ پاکستان نے تینوں

خطوں کے ممالک سے دوستانہ تعلقات کے قیام کی ہمیشہ کامیاب کوشش کی ہیں۔ جغرافیائی اور سیاسی اعتبار سے ان تینوں خطوں کی بڑی اہمیت ہے۔
وسطی ایشیائی ریاستوں کی آزادی نے پاکستان کی اہمیت میں بہت زیادہ اضافہ کر دیا ہے۔

7۔ **اسلام کا قلعہ:**

پاکستان 1947ء میں وجود میں آیا تو سارے عالم اسلام میں خوشی کی لہر دوڑ گئی۔ آج پاکستان کو اسلام کا قلعہ تصور کیا جاتا ہے۔ یہ اسلامی دنیا کے عین درمیان میں واقع ہے۔ جنوب مشرقی ایشیا میں انڈونیشیا، ملائشیا، برونائی اور بنگلہ دیش جیسے مسلم ممالک ہیں۔ وسطی ایشیا کی ریاستیں شمال میں موجود ہیں اور افغانستان، ایران، ترکی، سعودی عرب، شام، عراق، مصر، اردن، متحدہ عرب امارات اور افریقی و یورپی مسلم ممالک مغرب کی طرف واقع ہیں۔
پاکستان اسلام کے نام پر وجود میں آیا اور اس نے عالم اسلام کے مسائل کو اپنے مسائل مانا ہے۔ فلسطین، اریٹیریا، افغانستان، بوسنیا سمیت جہاں بھی امت مسلمہ کو پریشانیوں کا سامنا کرنا پڑا ہے پاکستان ان کے شانہ بشانہ رہا ہے۔

8۔ **گرم پانیوں تک رسائی:**

روس برس ہا برس تک خواب دیکھتا رہا کہ پاکستان سے گزر کر بحیرہ عرب تک پہنچے، افغانستان پر اس کے قبضے کی یہ ایک بڑی وجہ تھی۔ اگلا قدم پاکستان ہو سکتا تھا لیکن امریکہ کی مدد کے ساتھ پاکستان روس کو پیچھے دھکیلنے میں کامیاب ہو گیا۔ یوں گرم پانیوں تک پہنچنے کا روسی منصوبہ تشنہ تکمیل رہا۔ روس اگر چہ اب کمزور ہو چکا ہے لیکن امریکہ، چین اور دیگر بڑی قوتیں اپنی تجارت اور اثر و رسوخ کو اس خطے میں بڑھانے کے لئے سرگرم ہیں ان حالات میں پاکستان کی جغرافیائی اہمیت مزید بڑھ گئی ہے۔

9۔ **امریکہ نقطہ نظر:**

امریکہ نے پچاس کی دہائی میں اندازہ لگالیا تھا کہ پاکستان جغرافیائی، سیاسی اور فوجی لحاظ سے بڑی اہمیت کا حامل ہے۔ اس لئے بھارت کو نظر انداز کرتے ہوئے امریکہ نے پاکستان سے دفاعی معاہدے کئے اور اس کے دفاع کو مضبوط بنایا۔ روس کا افغانستان پر قبضہ اور بعد میں پیدا ہونے والے حالات نے امریکی نقطہ نظر کی تصدیق کر دی۔ امریکہ آج بھی پاکستان کو اپنی خارجہ پالیسی کا کلیدی کردار مانتا ہے۔ دہشت گردی کے خلاف پاک امریکی تعاون نے پاکستان کی اہمیت میں بہت اضافہ کر دیا ہے۔

10۔ **اہم شاہراہیں:**

پاکستان بحر ہند اور بحیرہ عرب کے کنارے اہم بحری شاہراہ پر واقع ہے۔ یورپ، مشرق وسطی، جنوبی اور جنوب مشرقی ایشیا کے ممالک کے بحری جہاز پاکستانی ساحلوں کے قریب سے گزرتے ہیں۔ اس آبی شاہراہ پر قبضہ کرنے کی ماضی میں یورپی ممالک نے مسلسل کوششیں کیں۔ آج بھی اس کی اہمیت نمایاں ہے۔ بحر ہند، بحیرہ عرب اور خلیج فارس سے قربت کی وجہ سے پاکستان اہم مقام کا حامل رہا ہے۔ پاکستان ریل اور سڑکوں کے ذریعے وسطی ایشیاء، افغانستان، ایران اور ترکی کو ملاتا ہے۔ چین کے رہنما ماؤزے تونگ نے کہا تھا "پاکستان ایک ایسا ملک ہے جہاں چاروں طرف سے ہوا آتی ہے"۔ موٹروے کے منصوبوں کی تکمیل کے بعد پاکستان کے ہمسایہ ممالک کو تجارت کے لئے تیز ترین ذریعہ دستیاب ہوگا۔

11۔ **ایٹمی قوت:**

28 مئی 1998ء کو مسلم دنیا کی پہلی ایٹمی قوت بن جانے اور نیوکلیئر کلب کا رکن ہونے کے سبب پاکستان کو دنیا کے اہم ممالک میں شمار کیا جاتا ہے۔
پاکستان تمام ممالک کی سلامتی کا خواہاں ہے اور اسلامی دنیا کو محفوظ بنانے کی فکر میں رہتا ہے۔ پاکستان مسلم دنیا کے محافظ کا کردار کرنا چاہتا ہے اور یہ بات اسرائیل اور مغربی ممالک کو پسند نہیں۔ پاکستان کی دفاعی صلاحیت اور جغرافیائی حیثیت کے پیش نظر بڑے صنعتی ممالک اسے خصوصی توجہ کے قابل سمجھتے ہیں۔

12۔ **بین الاقوامی سیاست کا محور:**

پاکستان کے ہمسائے میں تین ایٹمی قوتیں (بھارت، روس، چین) ہیں۔ پاکستان نے بڑی طاقتوں کی چپقلش سے بچ کر بین الاقوامی سیاست میں اپنا کردار ادا کیا ہے۔ امریکہ کے اس خطے میں وسیع مفادات ہیں نیز روس اور بھارت کے توسیع پسندانہ عزائم ہیں پاکستان ہمیشہ رکاوٹ رہا ہے۔ لہذا دہشت گردی کے خلاف جنگ اور بدلتے ہوئے سیاسی حالات کے پیش نظر پاکستان بین الاقوامی سیاست کا اہم کردار ہے۔

سوال نمبر 8: قرارداد مقاصد کے اہم نکات بیان کریں۔

جواب: پاکستان ایک نظریاتی مملکت ہے۔ جس کی اساس اسلامی نظام حیات ہے۔ لہٰذا اب یہ ضروری تھا کہ نظریہ پاکستان کو عملہ جامہ پہنایا جائے اور یہ اسی صورت میں ہی ممکن تھا کہ اس کا آئین اسلام کے بتائے ہوئے اصولوں پر ترتیب دیا جائے۔
اس طرح پاکستان میں اسلامی نظام کے نفاذ کی کوششیں قیام پاکستان کے فوراً بعد ہی شروع کر دی گئیں۔ اس سلسلے میں جو پہلا قدم اٹھایا گیا وہ "قرارداد مقاصد" کی منظوری تھا۔ جسے ملک کی پہلی دستور ساز اسمبلی نے 12 مارچ 1949ء کو منظور کیا جسے ملک کے پہلے وزیر اعظم لیاقت علی خان نے پیش کیا تھا۔ اس قرارداد کی منظوری کے بعد دستور کی نوعیت واضح ہو گئی۔ جو کہ جمہوری اور اسلامی تھی۔ اسے بعد کے تینوں دساتیر میں بنیادی دستاویز کی حیثیت دی گئی۔ اس کے اہم نکات مندرجہ ذیل ہیں:

1۔ اللہ تعالیٰ کی حاکمیت:

پوری کائنات میں اصل حاکمیت اللہ تعالیٰ کو حاصل ہے۔ وہی کائنات کا لاشریک حاکم اعلیٰ ہے۔ پاکستان کی حکومت کو جو اقتدار ملا ہے وہ اللہ کی مقدس امانت ہے۔

2۔ اسلامی ماحول:

پاکستان میں اسلامی ماحول تشکیل دیا جائے گا اور اس میں مساوات، اخوت، آزادی فکر، رواداری اور معاشرتی انصاف کے اسلامی اصولوں کو رائج کیا جائے گا۔

3۔ جواب دہ حکومت:

پاکستان میں عوامی حکومت ہوگی اور حکومت عوام کے سامنے جواب دہ ہوگی۔ حکومت کے اختیارات عوام کے منتخب نمائندوں کی تحویل میں دیئے جائیں گے۔

4۔ عدلیہ کی آزادی:

عدلیہ ہر قسم کی مداخلت اور اثر و رسوخ سے آزاد ہوگی تاکہ عوام کو صحیح انصاف مل سکے۔ عدلیہ کو انتظامیہ اور دیگر شعبوں سے الگ رکھا جائے گا تاکہ وہ ان کی مداخلت سے محفوظ رہ سکے۔

5۔ بنیادی حقوق کی حفاظت:

پاکستان کے شہریوں کو بنیادی حقوق حاصل ہوں گے اور ان حقوق کی حکومت حفاظت کرے گی۔ آزادی، تحریر و تقریر، آزادی فکر، جائیداد کی خرید و فروخت، تعلیم حاصل کرنے اور ملازمت کے مواقع ہر شہری کو میسر ہوں گے۔

6۔ نیابت کے اختیارات:

پاکستان میں نیابت کے اختیارات عوام کو حاصل ہیں۔ پاکستان کی حکومت ان اختیارات کو عوام کے منتخب نمائندوں کے ذریعے استعمال کرے گی۔

7۔ اسلامی قوانین کا نفاذ:

پاکستان کے مسلمانوں کو ایسے مواقع دیئے جائیں گے کہ وہ اپنی زندگیاں اسلامی اصولوں کے مطابق ڈھال سکیں۔ ملک کے قوانین عین اسلام کے مطابق ہوں گے۔ ملک کا نظام قرآن و سنت کے مطابق چلایا جائے گا اور اس کے لئے حکومت مناسب اقدامات کرے گی۔

8۔ پسماندہ علاقوں کی ترقی:

پاکستان کے غیر ترقی یافتہ علاقوں کی ترقی و خوشحالی کے لئے اقدامات کئے جائیں گے اور انہیں ترقی یافتہ علاقوں کی سطح پر لایا جائے گا۔

9۔ اقلیتوں کی حفاظت:

تمام مذاہب کے ماننے والوں کو اپنے مذہبی اصولوں کے مطابق زندگی گزارنے کی مکمل آزادی ہوگی۔ ان کی جان اور مال کی حفاظت کے لئے مناسب اقدامات کئے جائیں گے۔

10۔ وفاقی طرز حکومت:

ایسا طرز حکومت ہوگا جس میں اختیارات کو آئین کی رو سے صوبوں اور مرکز میں تقسیم کیا جائے گا ایسے نظام کو وفاقی نظام حکومت کہا جاتا ہے اور اس کو پاکستان میں نافذ کیا جائے گا۔

11۔ دفاع پاکستان:

پاکستان کے علاقوں کی سالمیت اور وفاق کی آزادی کی حفاظت کی جائے گی۔

12۔ حاصل کلام:

پاکستان میں نفاذ اسلام کے حوالے سے یہ پہلا قدم تھا۔ یہ قرارداد 1956، 1962 اور 1973 کے آئین میں صرف دیباچہ میں شامل کی گئی 1985 میں آٹھویں ترمیم کے ذریعے یہ قرارداد 1973ء کے آئین کا حصہ بنادی گئی۔

سوال نمبر 9: 1973ء کے آئین کی اسلامی دفعات لکھیں۔

جواب: پس منظر:

صدر ایوب خاں اپنے خلاف عوامی تحریک کے نتیجے میں 25 مارچ 1969ء کو مستعفی ہوگئے۔ جنرل محمد یحییٰ خاں نے ملک میں مارشل لاء لگا کر آئین کو منسوخ کر دیا۔ جنرل یحییٰ خاں نے دسمبر 1970ء میں اسمبلیوں کے انتخابات کروائے۔ انتخابات کے نتیجے میں مشرقی پاکستان میں شیخ مجیب الرحمٰن کو اور مغربی پاکستان میں ذوالفقار علی بھٹو کو اکثریت حاصل ہوگئی۔ بدقسمتی سے اقتدار کی منتقلی کا کوئی سمجھوتہ طے نہ پاسکا اور ہندوستان کی مداخلت کی وجہ سے 16 دسمبر 1971ء کو مشرقی پاکستان الگ ہو کر بنگلہ دیش بن گیا۔

20 دسمبر 1971ء کو فوجی حکومت نے اقتدار ذوالفقار علی بھٹو کے حوالے کر دیا جس نے 12 اپریل 1972ء کو ملک میں ایک عبوری آئین لاگو کیا۔

اس دوران مستقل آئین کا مسودہ اسمبلی میں پیش ہوا جو اپریل 1973ء کو منظور ہوا اور جسے 14 اگست 1973ء کو نافذ کر دیا گیا۔

دستور 1973ء میں وہ تمام اسلامی دفعات شامل کی گئیں جو پہلے دساتیر میں موجود تھیں بلکہ ان میں اضافہ بھی کیا گیا۔

1973ء کے آئین کی اسلامی دفعات مندرجہ ذیل ہیں:

1۔ حاکمیت:

اللہ تعالیٰ کل کائنات کا حاکم مطلق ہے اور اقتدار اعلیٰ اسی کی ذات پاک کو حاصل ہے۔ پاکستان کے عوام اقتدار اعلیٰ کو اللہ تعالیٰ کی مقدس امانت سمجھتے ہوئے اس کی مقرر کردہ حدود میں رہتے ہوئے استعمال کریں گے۔

2۔ مسلمان کی تعریف:

آئین میں مسلمان کی باقاعدہ تعریف بیان کی گئی کہ" جو اللہ تعالیٰ کی وحدت، رسالت، قیامت، الہامی کتابوں اور ملائکہ پر ایمان لانے کے لئے علاوہ حضرت محمد ﷺ کو آخری نبی ﷺ تسلیم کرے، وہ مسلمان ہوگا"۔

3۔ صدر اور وزیر اعظم:

آئین کے مطابق صدر اور وزیر اعظم کے لئے مسلمان ہونا لازمی قرار دیا اور وہ حلف اٹھا کر اقرار کریں گے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی توحید اور حضور اکرم ﷺ کو آخری نبی ﷺ تسلیم کرتے ہیں۔

4۔ سرکاری مذہب:

1973ء کے آئین میں اسلام کو سرکاری مذہب کا درجہ دیا گیا۔

5۔ ملک کا نام:

1973ء کے آئین میں پاکستان کا نام "اسلامی جمہوریہ پاکستان" رکھا گیا جس سے پتہ چلتا ہے کہ پاکستان ایک اسلامی مملکت ہے۔

6۔ اسلامی اقدار:

اسلام کی بنیادی اسلامی اقدار یعنی جمہوریت، انصاف، رواداری، آزادی، مساوات کو عملاً تسلیم کیا جائے گا اور انھیں مکمل نظام کا حصہ بنایا جائے گا۔

7۔ اسلامی قوانین کا نفاذ:

پاکستان کا قانونی ڈھانچہ اسلام کے مطابق ہوگا۔ قوانین قرآن وسنت کے مطابق بنائے جائیں گے اور ان کو پورے ملک میں نافذ کیا جائے گا۔

8۔ عربی کی لازمی تعلیم:

اسلام کے اصولوں کو جاننے کے لئے لازمی ہے کہ مسلمان قرآن اور حدیث کا مطالعہ کریں۔ اس لئے سکول میں عربی کی تعلیم کو لازمی قرار دیا گیا۔

9۔ زکوٰۃ و عشر:

آئین میں واضح کیا گیا کہ مسلمانوں کے لئے زکوٰۃ اور عشر کا ایک باقاعدہ نظام ترتیب دیا جائے گا اور اوقاف کے مسائل حل کرنے کے لئے ضروری اقدامات کیے جائیں گے۔

10۔ اسلامی نظریاتی کونسل:

1973ء کے آئین کے تحت ملک میں ایک "اسلامی نظریاتی کونسل" قائم کی جائے گی اور یہ قوانین کو اسلامی بنانے میں مشورے دے گی۔

11۔ سود کا خاتمہ:

آئین میں درج ہے کہ پاکستان سے سود کا نظام ختم کر دیا جائے گا اور ایسے اقدامات کیے جائیں گے کہ سود کی لعنت سے قوم کو جلد از جلد چھٹکارا دلایا جائے۔

12۔ غلطیوں سے پاک قرآن پاک کی طباعت و اشاعت:

قرآن پاک کی غلطیوں سے پاک طباعت و اشاعت کا بندوبست کیا جائے گا۔ آئین نے یہ ذمہ داری حکومت پر عائد کی کہ وہ خصوصی بندوبست کرے تاکہ قرآن کریم کی صحیح طور پر طباعت ہو سکے۔

13۔ عوامی نمائندوں کے اوصاف:

1985ء کی ترمیم کے مطابق عوامی نمائندوں کے لئے اسلامی اوصاف کا حامل ہونا ضروری ہے۔ یعنی وہ متقی، پرہیزگار اور اعلیٰ سیرت و کردار کے مالک ہوں۔

14۔ اقلیتوں کے مذہبی حقوق:

پاکستان کے آئین کی ایک اعلیٰ خصوصیت یہ ہے کہ اس میں اقلیتوں کو مکمل تحفظ اور اعلیٰ معاشرتی مقام دیا گیا ہے۔ ان کو اجازت ہے کہ وہ اپنے پرسنل لاء کے مطابق زندگی گزاریں۔

سوال نمبر 10: اچھے نظام حکومت کی خصوصیات بیان کریں۔

جواب: اچھا نظام حکومت:

اچھے نظام حکومت سے مراد ایسا حکومت کا نظام ہے، جس میں تمام عوامی و حکومتی فیصلے صاف و شفاف طریقے سے سرانجام پائیں اور حکومت اور عوام کے درمیان قریبی تعلق قائم کیا جائے۔

i- حکومت کرنے کا ایسا فن ہے جس میں تمام عوامی فیصلے و دیگر حکومت کے معاملات صاف شفاف طریقے سے سرانجام دیئے جائیں۔
ii- حکومتی عہدیداروں کو اپنے اپنے عہدوں کا ذمہ دار ٹھہرایا جائے۔ iii- حکومت اور عوام کے درمیان قریبی تعلق قائم کیا جائے۔
iv- اس نظام حکومت میں تمام معاشرتی و سیاسی گروہوں کو حکومت کے کاروبار میں برابر کا شریک ٹھہرایا جائے۔
v- پبلک اور پرائیوٹ سیکٹر مل کر فلاحی کام کریں۔

اچھے نظام حکومت کی خصوصیات:

اچھے نظام حکومت میں مندرجہ ذیل خصوصیات پائی جاتی ہیں۔

1- عدل و انصاف کا قیام:

یہ نظام عدل و انصاف پر مبنی ہوتا ہے۔ کسی فرد یا طبقہ سے کسی قسم کی زیادتی نہیں کی جاتی اور ہر ایک کے ساتھ انصاف کا سلوک ہوتا ہے۔

2- جمہوری اقدار کا فروغ:

اس نظام میں جمہوری اقدار مثلاً مساوات، انصاف، برداشت، آزادی وغیرہ کو فروغ دیا جاتا ہے۔ ظلم و تشدد کو ختم کر کے تمام لوگوں کو برابر کے انسانی حقوق دیے جاتے ہیں۔

3- بدعنوانی کا خاتمہ:

اس نظام حکومت میں بدعنوانی کا مکمل خاتمہ کیا جاتا ہے۔ انتظامیہ ایمان دار ہوتی ہے اور ہر کام شفاف طریقے سے کرتی ہے۔ اگر انتظامیہ میں کوئی بدعنوان عنصر موجود ہو تو اسے نکال دیا جاتا ہے۔

4- خوشحال معاشرہ کا قیام:

اچھی انتظامیہ معاشرہ کو خوش حال اور ملک کو معاشی طور پر ترقی دیتی ہے۔ ملک و معاشرہ کو پسماندہ رکھنا اچھی انتظامیہ کے اصولوں کے خلاف ہے۔

5- مکمل مذہبی آزادی:

اچھی انتظامیہ مکمل آزادی کو فروغ دیتی ہے اور تمام مذہبی اقلیتوں کو ان کے مذاہب کے مطابق عبادات کی مکمل آزادی ہوتی ہے۔

6- استحصال سے پاک معاشرہ:

اچھی حکومت استحصال سے پاک معاشرہ قائم کرتی ہے یعنی کوئی طبقہ کسی دوسرے کا استحصال نہیں کر سکتا اور نہ ہی کسی طبقہ کو حق سے محروم رکھا جا سکتا ہے۔

7- ذمہ دار حکومت کا اصول:

اچھی حکومت ذمہ دار حکومت کا اصول اپناتی ہے اور خود کو عوام اور تمام اداروں کے سامنے جواب دہ ہوتی ہے، اسی طرح حکومت کا ہر ملازم بھی اپنے فرائض کے لئے عوام کے سامنے جواب دہ ہوتا ہے۔

8- احتساب کا اصول:

حکومت کے ہر آفیسر کو احتساب کے مراحل سے گزرنا پڑتا ہے۔ ہر ایک کو نااہلی اور لاپرواہی پر سزا دی جاتی ہے اور اس اصول کو اپنانے سے ایک صاف ستھری انتظامیہ معرض وجود میں آتی ہے۔ اختیارات کا ناجائز استعمال، سرخ فیتہ اور اقرباپروری جیسے عناصر کا سختی سے خاتمہ کیا جاتا ہے۔

9- مناسب منصوبہ بندی:

اچھی انتظامیہ ملک و قوم کی ترقی کے لئے مناسب منصوبہ بندی کرتی ہے اور اس کو عملی جامہ پہناتی ہے۔

10- حکومت اور عوام میں رابطہ:

اچھی انتظامیہ حکومت اور عوام میں قریبی رابطہ پیدا کرتی ہے تاکہ حکومت عوام کے مسائل معلوم کر سکے اور ان کے لئے مناسب اقدام اٹھا سکے۔ جس سے عوام کا حکومت پر اعتماد بڑھتا ہے۔ حکومت کے مختلف ہال عوامی رابطہ مہم کے لئے مختلف ذرائع استعمال کرتے رہتے ہیں۔

11- مہارت کا اصول:

اچھی حکومت مہارت کے اصول پر کام کر رہی ہوتی ہے یعنی جو فرد جس کام کا ماہر ہے، اس کو وہی کام سونپا جائے جس سے حکومت کی کارکردگی میں اضافہ ہوتا ہے۔ سرکاری، نیم سرکاری اور دیگر سطحوں پر مہارت کی بنیاد پر ذمہ داریاں دی جاتی ہیں۔ جس سے مہارت اور اہلیت کی بنیاد پر ذمہ داران آفیسر اپنی ذمہ داریاں انتہائی دیانتداری سے ادا کرتے ہیں جس سے فلاحی ریاست وجود میں آتی ہے جو اچھے نظام حکومت کی بنیاد ہے۔

12- جاگیردارانہ نظام کا خاتمہ:

اچھے نظام حکومت کے لئے جاگیردارانہ نظام بڑی رکاوٹ رہا ہے۔ اس نظام کا خاتمہ پاکستان بننے کے فوراً بعد کر لینا چاہیئے تھا لیکن بدقسمتی سے ایسا نہ ہوا۔ جمہوری اقدار اور اچھے نظام حکومت کے لئے جاگیردارانہ سسٹم کو ختم کرنا ضروری ہے۔

13- وسائل کا بہتر استعمال:

اللہ تعالیٰ نے پاکستان کو ہر قسم کے وسائل سے نوازا ہے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ ان وسائل کو ایماندارانہ طور پر استعمال کیا جائے تاکہ پاکستان ایک مضبوط ملک کی حیثیت سے ابھر سکے۔

سوال نمبر 11: حضرت عمرؓ کے دور کی انتظامیہ کی خصوصیات بیان کیجئے۔

جواب: حضرت عمرؓ کا نظام حکومت:

حضرت عمرؓ اسلامی انتظامیہ اور اسلامی ریاست کے حقیقی بانی تھے۔ آپؓ نے انتظامیہ میں نئی اصلاحات نافذ کیں۔ آپؓ نے انتظامیہ کو عوام کی خدمت کا لبادہ پہنایا۔ آپؓ نے جب بھی کوئی گورنر یا سرکاری اہلکار مقرر کیا تو اس کو عوام کی خدمت کا درس کیا۔

حضرت عمرؓ نے حکومت پر جمہوریت کا صحیح رنگ چڑھایا کیونکہ تمام حکومتی معاملات شوریٰ میں زیر بحث آتے تھے اور متفقہ فیصلہ ہوتا تھا۔ حضرت عمرؓ حکام کا سخت احتساب کرتے تھے۔ آپؓ کے دور حکومت میں تمام شہریوں کو برابر کے حقوق حاصل تھے۔ حضرت عمرؓ کا دور حکومت سنہری دور کہلاتا ہے۔

حضرت عمرؓ کے دور کی انتظامیہ کی خصوصیات:

1۔ مجلس شوریٰ کا قیام:

آپؓ اپنے دور حکومت میں مجلس شوریٰ (پارلیمنٹ) کا قیام عمل میں لائے۔ مجلس شوریٰ کے دو حصے تھے۔ مجلس شوریٰ خاص اور مجلس شوریٰ عام۔ مجلس شوریٰ خاص، کابینہ کے ارکان پر مشتمل تھی۔ مجلس شوریٰ عام، قبائل کے لیڈروں اور عام آدمیوں پر مشتمل ہوتی تھی۔ تمام فیصلے مشاورت سے کئے جاتے تھے۔

2۔ ریاست کی انتظامیہ ڈویژن میں تقسیم:

آپؓ نے تمام سلطنت اسلامیہ کو چودہ صوبوں میں تقسیم کیا تھا اور صوبوں کو مزید ضلعوں میں تقسیم کیا یعنی تمام ملک کو مختلف انتظامی اکائیوں میں تقسیم کیا گیا تھا۔ آپؓ نے ہر صوبہ میں بہت سے سرکاری ملازمین مثلاً ولی، کاتب، کاتب الخراج، صاحب الاحادیث، صاحب البیت المال، قاضی اور عادل مقرر کر رکھے تھے۔

3۔ مرکزی حکومت:

آپؓ کے دور حکومت میں مرکزی حکومت بہت مضبوط تھی جس میں بے شمار محکمے تھے۔ ان میں قابل الذکر دیوان الجند، دیوان الانشاء دیوان الخراج، وقف کا محکمہ اور شکایتی مرکز وغیرہ شامل تھے۔ مرکزی حکومت کے تمام محکمے عوام کی خدمت کے فرائض سرانجام دیتے تھے۔

4۔ انتظامیہ پالیسی:

حضرت عمرؓ نے اپنے دور حکومت میں بہت سی انتظامی پالیسیاں بنائیں جن کا مختصراً ذکر حسب ذیل ہے۔

i۔ دروازہ کھلا رکھنے کی پالیسی:

حضرت عمرؓ نے عوام کے لئے دروازہ کھلا رکھنے کی پالیسی اپنائی ہوئی تھی۔ گورنرز و دیگر اہل کاروں کو ہدایت دے رکھی تھی کہ عوام پر اپنے دروازے ہمیشہ کھلے رکھیں اور مظلوموں کی دادرسی کریں۔

ii۔ احتساب پالیسی:

آپؓ کے دور میں کڑے احتساب کا بندوبست تھا۔ آپؓ جب بھی کسی کو حکومتی کارندہ مقرر کرتے تو لکھ کر تقرر نامہ و دیگر ہدایات و ذمہ داریاں دیتے۔ سرکاری افسر اپنے علاقہ میں جا کر لوگوں کو اکٹھا کرتا اور اپنا حکم نامہ پڑھ کر سناتا تا کہ لوگوں کو اس کی ذمہ داریاں معلوم ہو جائیں۔ تقرر کے وقت اس کی جائیداد وغیرہ کا ریکارڈ بھی رکھا جاتا تھا۔ اس میں اضافہ کی شکل میں مذکورہ عہدیدار کو اپنے عہدے سے بھی ہاتھ دھونا پڑتا اور تمام جائیداد بحق سرکار ضبط بھی کی جاتی تھی۔ ہر حکومتی عہدیدار کو ہدایت تھی کہ نہ تو وہ اعلیٰ نسل کے گھوڑے پر سوار ہوگا، نہ عمدہ کپڑے پہنے گا اور نہ ہی دروازے پر دربان بٹھائے گا۔

iii۔ زمین کے متعلق پالیسی:

آپؓ نے جاگیردارانہ نظام کو ختم کر کے تمام زمین مزارعوں میں تقسیم کر دی۔ اس کے علاوہ نہریں کھدوائیں، زمین کا سروے کروایا اور سروے کے مطابق ٹیکس کی رقم متعین کی۔

iv۔ میرٹ پالیسی:

آپؓ نے نظام حکومت میں میرٹ کی پالیسی کو اپنایا اور قابل رشک اہلیت کے حامل افراد کو حکومت کے مختلف عہدوں پر مقرر کیا۔ جید علماء کو جج مقرر کیا۔ تمام تقرریاں کرنے سے پہلے مجلس شوریٰ سے رائے لی جاتی تھی۔

v۔ مالی پالیسی:

آپؓ نے سلطنت اسلامیہ کے لئے مالی پالیسی تین اصولوں کی بنیاد پر بنائی تھی یعنی صحیح اکٹھا کرو، صحیح خرچ کرو اور غلط خرچ کرنے سے روکو۔ آپؓ بیت المال کو عوام کی امانت سمجھتے تھے اور کہتے تھے کہ اگر خلیفہ امیر ہے تو اسے بیت المال سے کچھ نہیں لینا چاہیئے۔ اگر وہ غریب ہے تو گذارے کے مطابق لینا چاہیئے۔ ملک کے تمام لوگوں کو روٹی، کپڑا مہیا کرنا حکومت کی ذمہ داری تھی اس لئے آپؓ نے درجوں کے مطابق مستحقین کے وظائف مقرر کر رکھے تھے۔ آپؓ نے تمام لوگوں کو ہدایت دے رکھی تھی کہ اپنی بچت کو کسی نہ کسی کاروبار میں لگائیں۔

سوال نمبر 12: قدیم وادی سندھ کی ثقافت کی خصوصیات بیان کریں۔

جواب: قدیم وادی سندھ کی تہذیب و ثقافت:

پس منظر: دریائے سندھ اور اس کے معاون دریا جس وسیع علاقے کو سیراب کرتے ہیں وہ وادی سندھ کہلاتا ہے۔ وادی سندھ میں دنیا کی قدیم ترین تہذیب ہے اور یہ تہذیب تقریباً 5000 سال پرانی ہے۔

وادی سندھ کے اہم شہر:

1922ء میں موجودہ صوبہ سندھ کے شہر لاڑکانہ سے صرف 27 کلومیٹر کے فاصلے پر ایک انگریز ماہر آثار قدیمہ سر جان مارشل کی نگرانی میں موہنجوداڑو کے ٹیلوں کی کھدائی کی گئی۔ موہنجوداڑو کے معنی "مردوں کا شہر" کے ہیں۔ اسی دوران یہ عمل پنجاب کے شہر ساہیوال سے 24 کلومیٹر کے فاصلے پر ہڑپہ کے ٹیلوں میں دہرایا گیا۔ دونوں باقاعدہ اور منظم طور پر آباد شہر تھے۔ ماہرین کا خیال ہے کہ یہ شہر 5000 سال بھی پہلے آباد کئے گئے اور تقریباً 2500 سال پہلے قدرتی آفات، زلزلے یا پھر سیلاب کی تباہ کاریوں سے تباہی کا شکار ہوگئے۔ یہ دونوں شہر دریاؤں کے کنارے واقع تھے۔ اگرچہ دونوں شہر ایک دوسرے سے 650 کلومیٹر کے فاصلے پر تھے مگر دونوں شہروں میں نمایاں ہم آہنگی تھی۔ ہر دو مقامات سے کھدائی کے بعد بہت سی اشیاء دستیاب ہوئی ہیں۔ ان میں ہتھیار، زیورات، جوار گندم، جانوروں کے پنجر، کپڑے، برتن، مجسمے اور کھلونے شامل ہیں۔

قدیم وادی سندھ کی خصوصیات:

1 خوبصورت اور پختہ فن تعمیر:

وادی سندھ کی قدیم تہذیب شہری تھی۔ فن تعمیر قابل تعریف تھا۔ شہروں کو باقاعدہ بازاروں، گلیوں اور محلوں کی صورت میں بسایا گیا تھا۔ عمارتیں پختہ اور کشادہ تھیں۔ گھروں میں پانی کی نکاسی کا عمدہ انتظام تھا۔ پکی نالیاں تھیں، جو اوپر سے ڈھکی ہوئی تھیں۔ گھر کشادہ اور ہوادار تھے۔ پختہ اور کچی دونوں اقسام کی اینٹیں استعمال کی گئی تھیں۔ سڑکیں اور گلیاں چوڑی اور سیدھی تھیں۔ گلیوں کا عرض (چوڑائی) 33 فٹ تک تھا۔ گھروں کے اندر غسل خانے تھے اور محلے میں حمام بنائے گئے تھے۔ عمارتوں کے فرش پختہ اینٹوں کے بنے ہوئے تھے۔ تعمیرات کا عمدہ اور پختہ ذوق ہر جگہ جھلکتا نظر آتا ہے۔

2۔ صفائی، ہوا، پانی اور روشنی کا انتظام:

بازار، مکانات اور دیگر عمارتیں جو پانچ ہزار سال پہلے کے باسیوں کے ذوق اور شعور کا پتہ دیتی ہیں۔ وادی سندھ میں کنویں بھی دریافت ہوئے جن سے پانی کے انتظام کا پتہ چلتا ہے۔ کنوؤں کو کٹاؤ اور آلودگی سے بچانے کے لئے پختہ کیا جاتا تھا۔ گھروں کے نیچے تہہ خانے بھی بنائے جاتے تھے تاکہ موسم کی شدت سے بچا جا سکے۔ تہہ خانوں میں روشنی اور ہوا کے گزرنے کا اہتمام بھی موجود تھا۔ یقیناً قدیم تہذیب فن تعمیر کے حوالے سے بہت ترقی یافتہ تھی۔

3۔ لباس و زیورات:

کپاس بونے اور کپڑا تیار کرنے کے شواہد بھی ملے ہیں۔ ماہرین کا کہنا ہے کہ وادی سندھ کے لوگ لباس کے استعمال سے واقف تھے۔ بعض بت اور مجسمے جو کھدائی کے بعد دریافت ہوئے، لباس زیب تن کئے ہوئے تھے۔ شال اوڑھنے اور سلا ہوا لباس پہننے کے ثبوت بھی ملے ہیں۔ ایسے اوزار بھی ملے ہیں جن سے روئی کاتی جاتی تھی۔ لباس پر کڑھائی اور بیل بوٹے کا کام کرنے کا بھی رواج تھا۔ سلائی اور کڑھائی (کشیدہ کاری) کے فن سے اس دور کے لوگوں کے فیشن اور شوق کا پتہ چلتا ہے۔ خواتین، لہنگا اور چادر استعمال کرتی تھیں۔ نیز وادی سندھ کے مرد و زن زیورات کے استعمال سے بخوبی واقف تھے۔ خواتین میں زیورات کا استعمال عام تھا۔ کھدائی کے بعد کئی قسم کے زیورات ملے ہیں۔ مثلاً ہار، بالیاں، انگوٹھیاں، چوڑیاں اور جواہرات کا استعمال عام تھا جو غالباً وسط ایشیاء سے منگوائے جاتے تھے۔ ہاتھی کے دانت سے زیورات بنانے کا رواج بھی تھا۔

4۔ کھلونے:

تحقیق سے معلوم ہوا ہے کہ وادی سندھ کے لوگ کھلونوں میں بڑی دلچسپی رکھتے تھے۔ بچوں کے لئے کھلونے تیار کئے جاتے تھے جو عموماً مٹی کے بنے ہوتے تھے۔ جانوروں اور انسانوں کے مجسمے اور روزمرہ استعمال کی چیزوں کے نمونے بھی تیار کئے جاتے تھے۔ مٹی کی بنی ہوئی گڑیاں بھی دریافت ہوئی ہیں۔ گھوڑے اور رتھ کی طرح کے کھلونے بھی کھدائی کے بعد ملے ہیں۔ رتھ سے ثابت ہوا کہ وادی سندھ کی قدیم اقوام اور لوگ پہیے کے استعمال سے آشنا تھے۔ کھلونوں کی موجودگی سے معاشرتی زندگی میں خاندان اور بچوں کی اہمیت واضح ہوتی ہے۔

5۔ ضروریات زندگی:

وادی سندھ کے لوگ گھروں میں ضروریات زندگی کا خاص اہتمام رکھتے تھے۔ قدیم باشندے کانسی، تانبے اور ہاتھی دانت کے استعمال سے واقف تھے۔ البتہ لوہے کے بارے میں ان کے علم کی تصدیق نہیں ہو سکی ہے۔ گھر میں استعمال ہونے والے برتن تانبے اور کانسی کے بھی بنائے جاتے تھے۔ زیادہ تر برتن پختہ مٹی کے بنے ہوتے تھے۔ مٹی کے پیالے، گھڑے، تھالیاں، مٹکے اور دیگر ظروف بڑی تعداد میں کھدائی کے بعد نکالے گئے۔ ہاتھی دانت اور جانوروں کی ہڈیوں سے بنی ہوئی اشیاء بھی ملی ہیں۔ یہ اشیاء آج بھی ہڑپہ اور موہنجوداڑو کے عجائب گھروں میں دیکھی جا سکتی ہیں۔ بالخصوص گھریلو استعمال کے اوزار تانبے اور کانسی کے بنے ہوئے چاقو، آریاں اور کلہاڑے وغیرہ شامل ہیں۔

6۔ **جنگی ہتھیار:**

وادی سندھ کے لوگ امن پسند تھے اس لئے انہوں نے فنون جنگ میں زیادہ تر ترقی نہیں کی۔ وادی سندھ کے قدیم باشندے تلوار، نیزے، بھالے، تیر کمان، کلہاڑی، خنجر، آری، چاقو جیسے جنگی آلات سے آگاہ تھے۔ یہ ہتھیار زیادہ تعداد میں دریافت نہیں ہوئے ان میں کوئی بھی ہتھیار لوہے کا بنا ہوا نہیں تھا۔ کانسی اور تانبے کے ہتھیاروں سے جنگ کی جاتی تھی۔ وسطی ایشیاء سے آنے والے حملہ آوروں نے علاقے پر آسانی سے قبضہ کر لیا اور مقامی باشندوں کو شکست دے کر یا تو غلام بنالیا یا پھر ان کو برصغیر کے دوسرے حصوں میں بھاگ جانے پر مجبور کر دیا۔ جنگی امور میں وہ لوگ زیادہ ترقی یافتہ نہ تھے۔ اس سے ان کے امن پسند ہونے کا بھی پتہ ملتا ہے۔ وہ لوگ جنگوں میں رتھ کا استعمال بھی کرتے تھے۔

7۔ **تجارتی روابط:**

ماہرین آثار قدیمہ کی تحقیق سے اندازہ لگایا گیا ہے کہ وادی سندھ کے قدیم باشندوں کے تجارتی تعلقات دور دراز کے علاقوں افغانستان، ایران، خراسان اور وسطی ایشیا میں رہنے والے لوگوں سے تھے۔ وہ اپنی اشیاء انھیں بھیجتے اور ان کے ہاں سے ملنے والی اشیاء درآمد کرتے تھے۔ تانبا، کانسی، ٹین اور چاندی کے استعمال سے واقف تھے، لیکن یہ اشیاء وادی سندھ میں مہیا نہیں کیں تھیں۔ یوں کہا جا سکتا ہے کہ ان کے تجارتی رابطے افغانستان، وسط ایشیا، ایران اور خراسان کے علاقوں میں بسنے والے لوگوں سے تھے۔ کھدائی میں ملنے والی اشیا میں جواہرات بھی ملے ہیں، نیز مختلف اقسام کے زیورات کا بھی استعمال کیا جاتا تھا۔ یہ چیزیں بھی وہ دوسرے علاقوں سے حاصل کرتے تھے۔ ماہرین نے انھی حقائق کی بنیاد پر اندازہ لگایا ہے کہ وہ تجارت سے بخوبی آگاہ تھے اور اپنی وادی سے باہر کا تجارتی سفر بھی کرتے رہتے تھے۔

8۔ **اعتقادات ومذہب:**

وادی سندھ کے کھنڈرات کی کھدائی کی گئی تو بت اور مجسمے برآمد ہوئے۔ بتوں کی وجہ سے قیاس کیا جاتا ہے کہ وہ لوگ بت پرست تھے۔ پتھروں اور دھاتوں کے بنائے ہوئے بتوں کی پرستش کرتے تھے۔ بیشتر بت برہمن عورتوں کے ہیں۔ ماہرین کے خیال میں یہ ماتا دیوی کے بت ہیں۔ ان کے علاوہ مجسموں میں تین سروں والے دیوتا کے مجسمے بھی ملے ہیں۔ سورج، چاند اور ستاروں کی پوجا کا بھی رواج تھا۔ وہ اپنے مردہ افراد کو زمین میں دفن کرتے تھے۔ مشترکہ طور پر عبادت کرنے کے لئے مخصوص عمارتیں بنائی گئی تھیں۔ جس کے نمونے بہاولپور کے قدیم میوزیم میں موجود ہیں۔

9۔ **جانور اور خوراک:**

وادی سندھ کے شہروں کی عمارتوں اور مہروں پر مختلف جانوروں مثلاً مچھلی، بھینس، خرگوش، سانپ، ہاتھی، گینڈے اور شیر سمیت کچھ جانوروں کی شکلیں بنائی گئی تھیں۔ پتھر اور تانبے کی بنی ہوئی مہروں پر جانوروں کی تصاویر سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ لوگ ان جانوروں کی موجودگی سے آگاہ تھے اور اپنی روزمرہ زندگی میں ان کا استعمال کیا جاتا تھا۔ مچھلی، شیر اور گینڈے کی موجودگی ظاہر کرتے ہے کہ وہ شکار سے بھی رغبت رکھتے تھے۔

جانوروں کے علاوہ بعض فصلوں اور اجناس کی شکلیں بھی ان کی عمارتوں اور مہروں پر بنی ہوئی ہیں جن سے اندازہ ہوتا ہے کہ جو، گندم، مچھلی اور کھجور ان کی خوراک تھی۔ وہ کھیتی باڑی سے کافی حد تک آگاہ تھے۔ جو، گندم اور کپاس بوتے تھے۔ کھجور کی گٹھلیاں بھی کھدائی میں دستیاب ہوئی ہیں اور مچھلی پکڑنے کا سامان بھی ملا ہے، جس سے ان لوگوں کی خوراک کا پتہ چلتا ہے۔ خوراک اور اناج کے گوداموں کی تعمیر کا سراغ بھی موہنجوداڑو اور ہڑپہ کی کھدائی سے ملا ہے۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ لوگ ترقی یافتہ اور مہذب تھے۔ وادی سندھ عالمی اور انسانی تاریخ کا وہ عظیم ورثہ ہے جو انسانی تہذیبوں کے ارتقاء اور ان کے عروج و زوال کے اسباب واثرات کا پتہ دیتی ہے۔

10۔ **سنگ تراشی:**

زمانہ قبل از مسیح میں سنگ تراشی کا فن موجودہ پاکستان کے کئی علاقوں میں مقبول تھا۔ گندھارا تہذیب کے جو آثار ٹیکسلا اور سوات کے مقام پر ملے ہیں اس کے علاوہ ہڑپہ اور موہنجوداڑو کی کھدائی سے بھی جو آثار ملے ہیں ان میں سنگ تراشی کے نمونے وادی سندھ کے تہذیبی اور ثقافتی دور کی واضح تصویر ہیں۔

مسلمانوں نے سنگ تراشی کے فن میں گراں قدر اضافے کئے۔ مساجد، مقبروں، قلعوں اور محلوں کو پتھروں سے مزین کیا۔ ٹائلیں اور پتھر لگا کر دیواروں اور فرش وغیرہ خوب صورت بنائے گئے۔

ٹھٹھہ، اچ شریف، لاہور، ملتان، چنیوٹ اور کئی دوسرے شہروں میں سنگ تراشی کے بہت ہی دلفریب نمونے آج بھی دیکھے جا سکتے ہیں۔ پتھروں سے برتن اور ڈیکوریشن پیس تیار کئے جا رہے ہیں۔ ٹیکسلا، ملتان اور کئی دوسرے شہروں میں یہ فن گھریلو صنعت کا روپ اختیار کئے ہوئے ہے۔ پاکستان کے ثقافتی ورثہ میں مسلم دور کی نمایاں حیثیت ہے اور جو اقوام متحدہ کے ادارے یونیسکو کے لئے بہت بڑا سرمایہ ہے۔

سوال نمبر 13: پاکستانی ثقافت کی نمایاں خصوصیات تحریر کیجئے۔

جواب: تعارف:

پاکستانی ثقافت پر اسلام کی واضح چھاپ دکھائی دیتی ہے۔ آج کے پاکستانیوں کا طرز زندگی، خوراک، لباس، تہذیب، رجحانات، فنون اور دیگر پہلو گزشتہ ہزاروں سال کے اثرات قبول کرتے دکھائی دیتے ہیں۔ پاکستانی ثقافت جو شاندار ماضی کے ساتھ ساتھ بہت بڑے تاریخی اور ثقافتی

ورثہ کی حامل ہے جس میں کئی اقوام اور تہذیبوں کی خصوصیات شامل ہیں۔ ان میں وادی سندھ عرب ایرانی وسطی ایشیائی اقوام بھی شامل ہیں اس کے علاوہ دجلہ فرات اور عراق کی تہذیبوں کے اثرات بھی ہیں اس لئے پاکستان ثقافت ماضی حال اور مستقبل کا بہترین سنگم ہے۔

پاکستانی ثقافت کی نمایاں خصوصیات درج ذیل ہیں۔

-1 مخلوط ثقافت:

پاکستانی علاقوں میں آکر بسنے والے لوگ دنیا کے مختلف علاقوں سے آئے ہیں۔ ان میں ایرانی، وسطی ایشیائی، تورانی، عربی یونانی، عراقی اور یورپی شامل تھے۔ جو گروہ بھی یہاں آیا اپنے ہمراہ اپنی روایات، رسوم، تہوار، لباس، خوراک اور زندگی گزارنے کے انداز لے کر آیا اور اس طرح ایک مخلوط ثقافت وجود میں آگئی۔

-2 مذہبی ہم آہنگی:

قدیم مقامی باشندے اپنے جداگانہ مذہبی اصولوں پر کاربند تھے۔ دیوی دیوتاؤں کے علاوہ مظاہر قدرت کی بھی پرستش کی جاتی تھی۔ لیکن بزرگان دین حضرت داتا گنج بخش علی عثمان ہجویریؒ، حضرت فریدالدین گنج شکر، حضرت بہاؤ الدین زکریاؒ جیسے بہت سے اولیائے کرامؒ نے مقامی آبادی کو اسلامی تعلیم دی تو بہت بڑی تعداد میں لوگوں نے اسلام قبول کیا۔

موجودہ پاکستان میں مذہبی ہم آہنگی پائی جاتی ہے۔ اگرچہ علاقائی، صوبائی، لسانی، نسلی اور دیگر بنیادیں بھی ہیں مگر پاکستانیوں کی اہم ترین پہچان اسلام ہے۔ وہ ذات پات، رنگ و نسل اور علاقے و صوبے کے امتیازات کو نسبتاً بہت کم اہمیت دیتے ہیں۔

ہم آہنگی کے ساتھ ساتھ مذہبی رواداری بھی موجود ہے کیونکہ مسلم اکثریت کے علاوہ کچھ چھوٹی چھوٹی اقلیتیں بھی پاکستان میں بستی ہیں۔ عیسائی، ہندو اور پارسی وغیرہ اپنے مذہبی اعتقادات اور رسم و رواج کے مطابق زندگی گزار رہے ہیں۔ پاکستان کا دستور اقلیتوں کو مکمل تحفظ دیتا ہے۔ اکثریت اقلیت کے تمام حقوق و فرائض کو قدر کی نگاہ سے دیکھتی ہے۔

-3 پاکستانی لباس:

پاکستان کے لوگ صاف لباس پہنتے ہیں۔ پاکستان کا قومی لباس نہایت سادہ اور باوقار ہے۔ پاکستانی عوام کے لباس میں بڑا تنوع ہے۔ ہر صوبے اور ہر علاقے کے لوگ اپنی روایات کے مطابق لباس زیب تن کرتے ہیں۔ دیہی اور شہری علاقوں میں مختلف لباس پہنے جاتے ہیں۔ پاکستان کے لباس موسمی اور مذہبی ضروریات کے پیش نظر تیار کئے جاتے ہیں۔ سر پر ٹوپی پہننا یا پگڑی باندھنا پسند کیا جاتا ہے۔ دونوں موسمی شدت سے بچاتی ہیں۔ دیہی علاقوں میں مرد دھوتی، کرتا اور پگڑی استعمال کرتے ہیں۔ اب شلوار کا رواج بھی بڑھتا جا رہا ہے۔ عورتیں دوپٹہ، شلوار اور کرتا پسند کرتی ہیں۔ شہری علاقوں میں شلوار قمیض، پینٹ کوٹ، شیروانی اور واسکٹ کا رواج ہے۔ شہری ماحول پر مغربی لباس کا اثر نمایاں نظر آتا ہے۔

صوبہ سرحد، صوبہ بلوچستان اور صوبہ سندھ میں بڑے گھیرے والی شلوار پہنی جاتی ہے۔ پاکستان کے طول و عرض میں لباس کو پردے کے تقاضوں کے مطابق تیار کیا جاتا ہے۔ عورتیں، کڑھائی والا لباس پہننا زیادہ پسند کرتی ہیں۔ شادی کے موقع پر دلہن کا لباس، بڑا ہی خوب صورت تیار کروایا جاتا ہے۔

-4 معاشرتی قدریں:

بنیادی طور پر پاکستان کی معاشرت سادہ اور حیادار ہے۔ چادر اور چار دیواری کی حفاظت کو بڑی اہمیت حاصل ہے۔ پاکستان کے تمام علاقوں اور صوبوں میں اعلیٰ اور منفرد قدریں پائی جاتی ہیں۔ زندگی سادہ اور پروقار ہوتی ہے۔ بزرگوں کا احترام کیا جاتا ہے۔ چھوٹوں سے محبت کرنے کے رواج ہے۔ بے آسرا، ضرورت مند اور غریب افراد کی ضرورتیں پوری کرنے کے لئے زکوٰۃ، صدقات اور فطرانہ وغیرہ کا نظام سرکاری اور غیر سرکاری دونوں سطح پر قائم ہے۔ خواتین کو عزت و احترام کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔ لوگ ایک دوسرے کے دکھوں، غموں، خوشیوں اور مسرتوں میں شریک ہوتے ہیں۔ مسائل کو مل جل کر اور صلاح مشورے سے حل کیا جاتا ہے۔ دیہی علاقوں میں بزرگوں پر مشتمل پنچائتیں بہت سے تنازعات کو مقامی سطح پر حل کر لیتی ہیں۔ دیہی معاشرہ اعلیٰ روایات رسم و رواج اور اقدار کا سب سے بڑا امین ہے۔

-5 پاکستانی خوراک:

پاکستان میں علاقائی اور موسمی تغیر و تبدل کے زیر اثر مختلف علاقوں میں مختلف خوراک استعمال ہوتی ہے۔ عام طور پر لوگ سادہ خوراک استعمال کرتے ہیں۔ پاکستان کے مختلف علاقوں میں اشیائے خوردنی پسند کی جاتی ہیں۔ پنجاب اور سندھ میں سبزیاں، دالیں، گوشت اور چاول بہت مرغوب غذا ہیں۔ سرحد اور بلوچستان میں گوشت اور خشک و تازہ پھلوں کو فوقیت دی جاتی ہے۔ گندم، جوار اور چاول کھانے میں خصوصی طور پر استعمال ہوتے ہیں۔ سمندری ساحل کے قریب رہنے والوں کو مچھلی بہت پسند ہے۔ پنجاب میں دودھ اور لسی نیز سرحد اور بلوچستان میں قہوہ پسند کیا جاتا ہے۔ سجی اور کڑاھی گوشت نصف صدی پہلے سرحد اور شمالی پنجاب تک محدود خوراک تھی۔ اب پشاور سے کراچی اور کوئٹہ تک برابر پسند کی جاتی ہے۔ خوراک کے معاملے میں پسند اور ترجیحات بدل رہی ہیں۔ پاکستانی لوگوں کی مرغوب غذا گوشت ہے۔ مہمانوں کی آمد اور شادی بیاہ کے موقعوں پر دعوتیں اعلیٰ قسم کے کھانوں سے سجائی جاتی ہیں۔

6۔ **رسم ورواج:**

رسوم ورواج بھی پاکستانی ثقافت کا ایک اہم جزو ہیں۔ پاکستان میں عوام مختلف موقعوں پر مخصوص رسم ورواج کے مطابق عمل کرتے ہیں۔ یہ رسومات معمولی فرق کے ساتھ سارے ملک میں ادا کی جاتی ہیں۔

i۔ **شادی کی رسومات:**

شادی ایک اسلامی فریضہ ہے اور ایک مخصوص دن نکاح کی رسم ادا کی جاتی ہے۔ دلہن والوں کی طرف سے کھانے کا اہتمام ہوتا ہے۔ اس کے بعد دولہا والے ولیمہ کی دعوت دیتے ہیں۔ شادی کے کھانوں پر کثیر رقوم خرچ کی جاتی تھیں۔ عہد حاضر میں جہیز اور کھانے میں زیادہ اخراجات پر بھی پابندی لگادی گئی ہے۔ عوام کو چاہیئے کہ وہ ان قوانین کا احترام کریں، کیونکہ یہ ان کی سہولت کے لئے ہی متعارف کرائے گئے ہیں۔

ii۔ **بچوں کی پیدائش:**

پیدائش کے فوراً بعد بچے کے کان میں اذان دی جاتی ہے تاکہ اسے معلوم ہو کہ وہ بفضل اللہ تعالیٰ مسلمان خاندان میں پیدا ہوا ہے۔ عزیز واقارب بچوں کی پیدائش کے موقع پر خصوصاً خوشی کا اظہار کرتے ہیں اور نومولود کو تحائف بھی دیئے جاتے ہیں۔ عقیقہ کی رسم بھی ادا کی جاتی ہے۔

iii۔ **اموات کی رسمیں:**

ازروئے اسلام موت برحق ہے تاہم اس موقع پر غمزدہ ہونا انسانی فطرت ہے۔ کسی فرد کے فوت ہوجانے پر رشتہ دار، عزیز واقارب اور تعلق دار متوفی کے گھر جمع ہوتے ہیں۔ میت کو غسل دیا جاتا ہے اور کفن پہنایا جاتا ہے۔ بعد ازاں نماز جنازہ کی ادائیگی کے بعد اسے قبرستان میں دفن کیا جاتا ہے۔ ایصال ثواب کے لئے قرآن خوانی کی جاتی ہے اور بعد میں کھانا کھلایا جاتا ہے۔ سوئم اور چہلم کی رسمیں بھی اس موقع پر ادا کی جاتی ہیں۔
رسم ورواج کے حوالے سے یہ بات بہت اہم ہے کہ ہمارے ملک میں تمام اقلیتوں کو یہ حقوق حاصل ہیں کہ وہ اپنی مذہبی روایات کے مطابق شادی، بیاہ اور اموات کی رسمیں اپنائیں۔ اپنے معمولات زندگی اپنے مذہب کے حوالے سے اپنانے پر ان کو کوئی قدغن نہیں ہے۔

7۔ **اہم میلے اور عرس:**

عرس اور میلے پاکستانی ثقافت کا ایک اہم حصہ ہیں۔ عرس بزرگان دین کے وصال کی تاریخ پر اور میلے موسموں اور فصلوں کے اعتبار سے لگتے ہیں۔ زیادہ تر میلے موسم بہار میں منعقد ہوتے ہیں۔ پاکستان بھر میں بے شمار میلے اور عرس ہر سال منعقد کئے جاتے ہیں۔ یہ میلے اور عرس ہماری ثقافت کی عکاسی کرتے ہیں۔ ہر سال فصل کی کٹائی شروع ہونے سے پہلے اور بعد میں مختلف شہروں میں سرکاری اور غیر سرکاری میلوں کا اہتمام کیا جاتا ہے۔ بہار کا موسم شروع ہوتا ہے اور پاکستانی عوام اپنی تھکن دور کرنے اور تازہ دم ہونے کے لئے جوق در جوق میلوں کا رخ کرتے ہیں۔ چند مشہور عرس اور میلے مندرجہ ذیل ہیں۔ لاہور فورٹریس سٹیڈیم میں ہارس اینڈ کیٹل شو

شینڈور (گلگت) میں پولو میچز — سبی کا سالانہ میلہ
عرس حضرت داتا گنج بخش علی ہجویریؒ — عرس حضرت فریدالدین گنج شکرؒ
عرس حضرت شاہ رکن عالم ملتانیؒ — عرس حضرت بہاؤالدین زکریاؒ
عرس حضرت مادھولال حسینؒ (میلہ چراغاں) — عرس حضرت سیدن شاہؒ — عرس حضرت سچل سرمستؒ، سندھ
عیسائیوں، ہندوؤں اور دیگر اقلیتوں کے مذہبی تہواروں کے مواقع پر ہونے والے میلے وغیرہ

8۔ **علاقائی اور قومی کھیل:**

پاکستان کا سب سے قدیم کھیل گلگت میں کھیلا جانے والا "پولو" ہے۔ یہ گھوڑوں کے ذریعے کھیلا جاتا ہے اور تقریباً 2000 سال پرانا کھیل ہے۔ اس کے علاوہ پاکستان میں مختلف روایتی اور جدید کھیلوں کے مقابلے بھی کرائے جاتے ہیں۔ پاکستان کی کرکٹ، ہاکی، سکوائش کی ٹیمیں دنیا بھر میں مشہور ہیں۔ ان کھیلوں کے ٹورنامنٹ ضلعی، ڈویژنل، صوبائی اور ملکی سطح پر منعقد کرائے جاتے ہیں۔ پاکستان میں پہلوانی کا فن بھی وجہ شہرت ہے۔ پاکستان کے رستم زماں گاما جیسے پہلوانوں نے ملک کا نام پوری دنیا میں روشن کیا ہے۔ گوجرانوالہ اور لاہور میں بالخصوص اکھاڑے ہیں، جہاں پہلوان کشتی کرتے دکھائی دیتے ہیں۔ سندھ کی ملاکھڑا کشتی بھی بہت مشہور ہے۔

9۔ **مختلف فنون:**

پاکستان کو مختلف فنون کی شکل میں بڑا معیاری ورثہ ملا ہے اور یہ اعلیٰ پایہ کے فنون ہماری پہچان ہیں۔ 5000 سال پہلے سے موجود یہ ورثہ اس خطے کی تہذیبی اور ثقافتی سرگرمیوں کے حوالے سے پوری دنیا میں مشہور ہے۔ پاکستان کی ثقافت مختلف انسانی خزانوں سے بھری پڑی ہے۔ وادی سندھ، گندھارا تہذیب، اشوک کا دور، بدھ تہذیب اور انڈو اسلامک فنون اور آرٹ نے پاکستان کے تہذیبی اور ثقافتی ورثہ کو عروج بخشا ہے۔ پاکستان کی قدیم اور جدید ثقافت کے حسین امتزاج کے نمونے چاروں صوبوں میں کراچی سے خیبر تک کے درمیان اور واہگہ سے ٹیکسلا کے درمیان موجود ہیں جو ثقافت کے عظیم شاہکار ہیں۔ شعراء، ادبا، کاریگروں، مصوروں، معماروں، موسیقاروں اور خطاطوں نے مقامی ثقافت کو لازوال بنادیا ہے۔

i۔ فن تعمیر:

قیام پاکستان کے بعد تعمیر کی جانے والی عمارتوں میں مشرقی و مغربی اور اسلامی رنگوں اور ڈیزائنوں کا حسین امتزاج نظر آتا ہے۔ کراچی میں مزار قائد اعظمؒ، لاہور میں الفلاح بلڈنگ اور واپڈا ہاؤس، اسلام آباد میں فیصل مسجد اور شکر پڑیاں جیسی پہاڑی تفریح گاہیں تعمیر کی گئیں۔ اپنی تاریخی اور جدید عمارات کی وجہ سے پاکستان غیر ملکی سیاحوں کے لئے بڑی کشش رکھتا ہے۔

ii۔ دستکاریاں:

پاکستان کے دستکار نہایت ماہر، چابک دست اور جمالیاتی ذوق کے حامل ہیں۔ پاکستان میں دستکاریاں منفرد اور اچھوتے فن کے کمال کا اظہار ہیں۔ ماہر مرد و زن دستکاری کا کام کرتے ہیں جن کی بنائی ہوئی چیزیں دوسرے ممالک میں بہت پسند کی جاتی ہیں۔

مثلاً چنیوٹ اور گجرات کا بنا ہوا لکڑی کا فرنیچر بہت مشہور ہے۔ ملتان کی بیڈ شیٹس (بستروں کی چادریں) اور اونٹ کی کھال کے بنے ہوئے لیمپ بہت پسند کئے جاتے ہیں۔ کمالیہ کا کھدر، گکھڑ کی دریاں، بھیرہ کے کھیس، آزاد کشمیر کی شالیں، گلگت کی کڑھائی کی پٹیاں، بہاولپور اور ڈیرہ غازی خان کے کڑھائی کے کام بہت نفیس ہیں، جن کو بہت پسند کیا جاتا ہے۔

ٹیکسلا میں سنگ مرمر کی مصنوعات اپنی مثال آپ ہیں۔ چوڑیاں، اجرک اور بلاک پرنٹنگ کے لئے حیدرآباد، مشہور کھیلوں کے سامان اور سرجیکل آلات کے لئے سیالکوٹ، چھریوں کانٹوں کے لئے وزیرآباد اور اجرک کے لئے حیدرآباد بہت مشہور ہے۔

iii۔ مصوری اور خطاطی:

پاکستان میں مصوری کا فن بڑا منفرد اور ملک کی شناخت سمجھا جاتا ہے۔ کلاسیکل اور جدید مصوری کے انتہائی عمدہ نمونے اہل ذوق سے بے پناہ داد وصول کرتے ہیں۔ خطاطی کے فن میں بھی پاکستان کے نامور خطاطوں نے بے مثال شاہکار تخلیق کئے، تاج الدین زریں رقم، سید نفیس الحسینی نفیس رقم، عبدالمجید، پروین رقم، یوسف سدیدی اور صوفی عبدالرشید لاہوری وغیرہ جیسے نامور خطاطوں کے فن پارے اس حوالے سے بطور مثال پیش کئے جاتے ہیں۔ عبدالرحمن چغتائی نے کلام غالب کو تصویری شکل میں پیش کر کے نادر شاہکار بنائے ہیں۔ شاکر علی، صادقین، اسلم کمال اور کئی دوسرے مصوروں نے مصوری کے فن کو بام عروج تک پہنچایا ہے۔ ان مصوروں نے خطاطی کے فن پارے بھی تخلیق کئے۔ مغل اور جدید زمانوں کے مصوری اور خطاطی کے فن پارے لاہور کے عجائب گھر اور شاہی قلعے میں دیکھے جاسکتے ہیں۔

10۔ تہوار:

پاکستان کی اکثریت آبادی مسلمان ہے اور وہ اپنے مذہبی اور معاشرتی تہوار مثلاً عیدالفطر، عیدالاضحیٰ، عید میلادالنبی ﷺ، یوم عاشور، شب معراج اور شب برات وغیرہ بڑے جوش و خروش سے مناتے ہیں۔ یہ تہوار ہماری صدیوں کی ثقافت کا اہم حصہ ہیں نیز پاکستان میں غیر مسلموں کو بھی اپنے تہوار، ہولی، دیوالی اور کرسمس منانے کی پوری آزادی ہے۔

سوال نمبر 14: پاکستان میں قومی رابطے کی زبان اردو کو کیوں کہا جاتا ہے؟

جواب: موجودہ زمانے میں عالمی زبانوں کا درجہ بہت کم زبانوں کو حاصل ہے اور مجموعی طور پر UNO کی منتخب کردہ زبانیں چند ایک ہیں ان میں سے اردو بھی ایک اہم زبان ہے۔ برصغیر میں آبادی کا بہت بڑا حصہ اردو زبان کو عام بول چال کے لئے استعمال کرتا ہے۔ اسلامی جمہوریہ پاکستان کی قومی زبان بھی اردو ہے۔ تحریک پاکستان میں اردو کی خدمات سے قائداعظمؒ بہت متاثر تھے اسی لئے انھوں نے اردو کو قومی زبان بنانے کا فیصلہ کیا کیونکہ وہ جانتے تھے کہ پاکستان کے مختلف حصوں کو متحد رکھنے کے لئے اردو بہت بڑا ذریعہ ہے۔

اردو زبان کو جنوبی ایشیاء میں مسلمان دور کی ثقافتی نشانی کہا جاتا ہے۔ تحریک پاکستان میں جان ڈالنے کے لئے اردو ہندی تنازعہ 1867ء بنارس نے بہت اہم کردار ادا کیا اور یوں مسلمانوں پر یہ حقیقت روز روشن کی طرح عیاں ہوگئی کہ اردو ان کی شناخت اور معاشرت کا بہترین ذریعہ ہے۔ اردو ہمارے تشخص اور قومی وقار کی زبان ہونے کے ساتھ ساتھ قومی اتحاد کا بھی ذریعہ ہے اور مذہب اسلام کے بعد ہمارا سب سے مضبوط باہمی رشتہ اس زبان کے ساتھ ہے۔

پس منظر اور تعارف:

اردو یہ وہ وسیع زبان ہے جو برصغیر میں مختلف لہجوں اور مختلف آہنگ کے ساتھ بولی جاتی ہے اردو زبان سنسکرت، ایرانی، عربی، فارسی، پشتو اور ہندی زبانوں کے مقابلے میں زیادہ قدیم نہیں ہے۔ مگر یہ حقیقت ہے کہ زبان ترقی یافتہ اور جدید دور کے قومی تقاضوں سے ہم آہنگ ہے۔

مرزا داغ دہلوی کا مشہور شعر ہے

اردو ہے جس کا نام ہمیں جانتے ہیں داغ
سارے جہاں میں دھوم ہماری زبان کی ہے

اردو ترکی زبان کا لفظ ہے جس کا مطلب "لشکر" ہے۔ مغل حکمرانوں اور اس سے پہلے سلطنت دہلی کے حکمرانوں نے فارسی کے ساتھ تمام اقوام اور خصوصاً افواج کے درمیان وجود میں آنے والی نئی زبان کی سرپرستی شروع کر دی جس سے زبان کا آغاز و ارتقا شروع ہوگیا۔ بعد میں مغل حکمران شاہ جہان کے دور میں جب دارالحکومت آگرہ کی بجائے دہلی 1647ء میں منتقل ہوا تو تب اس "لشکری زبان" کا باقاعدہ آغاز ہوا جس کا نام اردو معلی

رکھا گیا۔ بعد میں ریختہ، ہندوی، ہندوستانی اور ہندی کے نام سے بھی اس کو موسوم کیا گیا۔ اس کے بعد اردو کا جدید آہنگ وجود میں آ گیا اور بہت بڑے بڑے اساتذہ سخن اردو کے دامن سے وابستہ ہوئے جس سے اردو نے باقی عالمی زبانوں کے مقابلے میں تین چار صدیوں میں ہی عالمی افق پر اپنا ایک علیحدہ ادبی مقام حاصل کر لیا جس کی مسابقت ناممکن ہے۔ قیام پاکستان کے بعد اردو بحیثیت قومی زبان متعارف ہوئی مگر اس کو وہ مقام مل سکا جس کی یہ زبان حقدار تھی۔

حالانکہ بابائے قوم قائداعظم محمد علی جناح کا واضح موقف تھا کہ پاکستان کی قومی زبان صرف اور صرف اردو ہوگی۔ (مارچ 1948ء ڈھاکہ یونیورسٹی کے طلباء سے خطاب)

قومی رابطے کی زبان اردو:

اردو پاکستان کی قومی زبان ہے اور چاروں صوبوں میں رابطہ کے لئے اہم ترین ذریعہ ہے۔ مسلمانوں کی تاریخ، سیاست، معاشرت، ادب، اقدار اور مذہبی تعلیمات اس زبان سے وابستہ ہیں۔ مسلمانوں کا جنوبی ایشیاء میں شاندار ماضی کا وجود بھی اسی زبان کا مرہون منت ہے۔ پاکستان کے چاروں صوبوں میں علاقائی زبانوں کے ساتھ ساتھ اردو بھی رابطے کا ذریعہ ہے۔ خیبر سے لے کر پورٹ بن قاسم تک ہر جگہ اردو زبان بولی اور سمجھی جاتی ہے۔ قومی رابطے اور یک جہتی کے لئے اردو زبان بھی باہمی اتحاد کا ذریعہ ہے کیونکہ اردو زبان بے شمار خصوصیات سے مالا مال ہے نیز تابناک ماضی اس کا ورثہ ہے جبکہ روشن مستقبل کی نوید اس میں موجود ہے۔ اردو زبان تمام شہروں، قصبوں، گاؤں اور تمام علاقوں میں اس لئے بولی جانے والی زبان ہے کیونکہ یہ بے شمار خصوصیات کی حامل ہے جو درج ذیل ہیں۔

خصوصیات اردو:

1۔ **عام بول چال کی زبان:**

اردو زبان کو یہ خصوصیت حاصل ہے کہ وہ پاکستان کے تمام صوبوں میں ایک عام بول چال کی زبان کی حیثیت سے بولی جاتی ہے۔ پاکستان کے طول و عرض میں اسے بولا اور سمجھا جاتا ہے۔ کسی دوسری زبان کو یہ نمایاں خصوصیت حاصل نہیں ہے۔

2۔ **آسان و قابل فہم:**

اردو زبان بے حد آسان اور قابل فہم ہے۔ ہر شخص تھوڑی سی محنت سے اسے سمجھ اور بول سکتا ہے کیونکہ اس میں عربی، فارسی، ہندی، انگریزی وغیرہ کے الفاظ بکثرت استعمال ہوتے ہیں اور اس کی ترکیب اور بناوٹ اس کے سیکھنے میں آسانی پیدا کرتی ہے۔

3۔ **وسیع ذخیرہ الفاظ:**

اردو زبان کا دامن وسیع ذخیرہ الفاظ سے مالا مال ہے اور روز بروز اس ذخیرہ میں مسلسل اضافہ ہو رہا ہے۔ اس وسیع ذخیرہ الفاظ کے باعث یہ مختلف مضامین اور خیالات کو پیش کرنے کی بہترین صلاحیت رکھتی ہے۔

4۔ **اسلامی علوم و ادب:**

عربی اور فارسی کے بعد اردو زبان ہی کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ اس میں ہمارے دین مذہب کا وافر قیمتی سرمایہ محفوظ ہے۔ تفسیر، حدیث، فقہ، سیرتؐ، تاریخ اسلام، بزرگوں کے تذکروں اور اولیاء کے افکار کا ایک وسیع اور بیش قیمت سرمایہ اردو کے دامن میں محفوظ ہے۔

5۔ **مسلم تہذیبی ورثہ اور علمی سرمایہ:**

دینی سرمائے کے علاوہ اردو کا دامن ہمارے علم و ادب اور تہذیبی و ثقافتی ورثے سے مالا مال ہے۔ ہم اس قیمتی سرمائے کو پورے فخر کے ساتھ دنیا کے سامنے پیش کر سکتے ہیں۔

6۔ **ٹائپ کی آسانی:**

اردو زبان میں جہاں فن خطاطی کے بہترین اسلوب پائے جاتے ہیں۔ وہاں اس کا ٹائپ بھی آسانی کے ساتھ ممکن ہے جس کی وجہ سے نشر و اشاعت کا کام تیز رفتاری کے ساتھ ہو سکتا ہے۔ کمپیوٹر کی ایجاد نے اردو رسم الخط کے فروغ میں ایک انقلاب برپا کر دیا ہے۔

7۔ **وسیع علمی و ادبی ذخیرہ:**

اردو زبان کا دامن فن کتابت کے بہترین نمونوں اور شہ پاروں سے مالا مال ہے۔ خط نستعلیق کتابت کا ایک بہترین رسم الخط پیش کرتا ہے۔ اس کا علمی ذخیرہ کسی بھی عالمی زبان سے کم نہیں ہے۔

8۔ **بین الاقوامی اہمیت:**

اردو زبان کی اہمیت اب بین الاقوامی سطح پر بھی تسلیم کی جاتی ہے۔ مشرق وسطی اور وسطی ایشیاء میں یہ زبان رواج پا رہی ہے نیز آل انڈیا ریڈیو، وائس آف امریکہ اور بی بی سی وغیرہ سے خبروں کے علاوہ اردو کے خصوصی علمی و ادبی پروگرام نشر ہوتے ہیں۔

9۔ **ثقافتی ورثہ کی زبان:**

اردو رابطے کی بہترین حیثیت رکھنے کے ساتھ ساتھ ثقافتی ورثے کی بھی امین ہے۔ برصغیر میں مختلف قوموں سے تعلق رکھنے والے لوگ آباد تھے۔ ان

کے باہمی میل جول سے ایک نئی زبان پیدا ہوئی، جس سے ان لوگوں کے درمیان ربط بڑھا۔ مسلم مفکرین اور دانشوروں نے بڑی محنت سے اس کو موجودہ مقام دلایا لہٰذا اردو اس تمام ثقافتی ورثے کی علمبردار ہے۔

10۔ قومی شناخت:

اردو پاکستان میں بسنے والی اقوام کی قومی شناخت ہے۔ پاکستان کا استحکام، ترقی اور قومی اتحاد کے لئے اردو زبان کی اہمیت مسلمہ ہے۔

سوال نمبر15: معاشی منصوبہ بندی کی تعریف کیجئے نیز منصوبہ بندی کی اہمیت ومقاصد بیان کریں۔

یا

معاشی منصوبہ بندی کی اہمیت بیان کیجئے۔

جواب: منصوبہ بندی:

منصوبہ بندی سے مراد منظم طریقے سے کسی خاص مقصد کو حاصل کرنا ہے۔

معاشی منصوبہ بندی:

عوام کی خوشحالی کے لئے ملکی وسائل کو بہتر طریقے سے استعمال کرنے کا نام معاشی منصوبہ بندی ہے۔ ایسے پروگرام یا پالیسیاں وضع کرنا جن کا مقصد ملکی وسائل کا جائزہ لے کر باقاعدہ اور منظم جدوجہد کے ذریعے عوام کو معاشی بدحالی سے نکال کر معاشی خوشحالی سے ہمکنار کرنا ہو، معاشی منصوبہ بندی کہلاتی ہے۔

معاشی منصوبہ بندی کے مقاصد:

معاشی منصوبہ بندی کی پالیسی معاشی ترقی کے لئے مرتب کی جاتی ہے تاکہ عوام کو خوشحال زندگی گزارنے کے مواقع بہم پہنچائے جائیں۔ یہ اس صورت میں ممکن ہوسکتا ہے کہ ملکی پیداوار میں اضافہ کر کے قومی آمدنی کو اس حد تک بڑھایا جائے کہ قومی آمدنی میں اضافے کی شرح، افزائش آبادی کے مقابلے میں زیادہ ہو۔ معاشی منصوبہ بندی کے لئے ''قومی منصوبہ بندی کمیشن'' ہوتا ہے جو ملکی وسائل کو بڑھانے اور ترقی دینے کے لئے ایک جامع منصوبہ بناتا ہے۔

معاشی منصوبہ بندی کی اہمیت (افادیت)

معاشی منصوبہ بندی کی اہمیت کو ہم مندرجہ ذیل عنوانات کے ذریعے واضح کرسکتے ہیں۔

1۔ **فی کس آمدنی کو بڑھانا:**

معاشی منصوبہ بندی کا ایک اہم مقصد فی کس آمدنی میں مسلسل اضافہ کرنا ہے۔ عوام کے معیار زندگی کا دارومدار فی کس آمدنی پر ہوتا ہے۔ اگر کسی ملک کی فی کس آمدنی میں مسلسل اضافہ ہوتا رہے تو یہ ملک کی معاشی ترقی کی آئینہ دار ہوتی ہے۔ اگر فی کس آمدنی کم ہوجائے تو معاشی ترقی کی رفتار بھی کم ہوجائے گی۔ چنانچہ معاشی منصوبہ بندی کے ذریعے فی کس آمدنی کو بڑھانے کی کوشش کی جاتی ہے۔

2۔ **قومی آمدنی میں اضافہ:**

معاشی منصوبہ بندی کا بنیادی مقصد ملک کے باشندوں کو خوشحال بنانا اور انہیں مطمئن زندگی گزارنے کے مواقع بہم پہنچانا ہے۔ اس سے قومی آمدنی میں اضافہ ہوتا ہے تاہم یہ اسی صورت میں ممکن ہے کہ ملکی پیداوار میں اضافہ کر کے قومی آمدنی میں اس حد تک اضافہ کردیا جائے تاکہ قومی آمدنی میں اضافے کے لئے آمدنی کے تمام ذرائع کو بروئے کار لاکر ان سے زیادہ استفادہ کرنے کی کوشش کی جائے۔ پیداواری ذرائع کی تقسیم کو اس سلسلے میں اہمیت حاصل ہوتی ہے اور یہ ملکی حالات کو پیش نظر رکھ کر کی جاتی ہے۔

3۔ **ملازمتوں کی فراہمی:**

ہر حکومت چاہتی ہے کہ ملک میں معاشی ترقی کی رفتار قابل ستائش رہے اور لوگ مطمئن ہو کر زندگی بسر کرتے رہیں چنانچہ ملک میں کام کرنے کے اہل افراد کو روزگار کی فراہمی اس کے بنیادی مقاصد میں شامل ہے۔ صرف معاشی منصوبہ بندی کے ذریعے ہی اس مقصد کو حاصل کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ ترقی پذیر ممالک کا سب سے بڑا مسئلہ پڑھے لکھے اور قابل افراد کو ملازمتوں کی فراہمی کا ہے۔ معاشی منصوبہ بندی کے ذریعے اس مسئلے کو احسن طریقے سے حل کیا جاسکتا ہے۔ ملازمتوں کی فراہمی سے ملک میں امن وامان کا مسئلہ بھی حل ہوجاتا ہے۔

4۔ **معاشی خود کفالت:**

معاشی منصوبہ بندی کا ایک اہم مقصد معاشی خود کفالت کا حصول ہے۔ اس مقصد کو حاصل کرنے کے لئے زرعی شعبے میں مسائل اور خرابیوں کو دور کیا جاتا ہے۔ منڈیوں کے نظام کی بھی اصلاح کی جاتی ہے۔ کاشتکاروں کو عمدہ بیج، کھاد اور زرعی مشینری کی خریداری کے لئے قرض کی سہولت دی جاتی ہے۔ اس کے علاوہ آبپاشی کے ذرائع کو بہتر بنایا جاتا ہے۔ سیم وتھور کی روک تھام کر کے جدید طریقہ کاشت کی حوصلہ افزائی کی جاتی ہے۔ زرعی تعلیم وتحقیق کو فروغ دے کر قومی پیداوار میں اضافہ کیا جاتا ہے۔ جس سے ملک معاشی اعتبار سے خودکفیل بن جاتا ہے۔

5۔ **ادائیگیوں کا توازن:**

ترقی پذیر ممالک کا ادائیگیوں کا توازن عموماً خسارے کا ہوتا ہے۔ اس کی وجہ برآمدات میں کمی اور درآمدات میں اضافہ ہوتا ہے۔ اس خسارے کو ختم کر کے ادائیگیوں کا توازن درست کیا جاسکتا ہے۔ لیکن یہ اسی صورت میں ممکن ہے کہ مناسب منصوبہ بندی کر کے درآمدات اور برآمدات میں توازن

پیدا کیا جائے۔ پاکستانی معیشت کے مسائل میں اہم مسئلہ بڑھتا ہوا تجارتی خسارہ بھی ہے۔

6۔ **صنعتی ترقی:**

معاشی منصوبہ بندی کا ایک مقصد ملک کو صنعت کے شعبے میں ترقی یافتہ بنانا ہے۔ اس سلسلے میں صنعتوں کے قیام کے لئے نجی شعبے کو خصوصی مراعات دی جاتی ہیں۔ نجی شعبہ کسی مخصوص صنعت میں سرمایہ فراہم کرتا ہے۔ حکومت کی طرف سے بعض صنعتوں کی حوصلہ افزائی کے لئے چند سالوں کے لئے ٹیکسوں میں چھوٹ دی جاتی ہے۔ اس عمل سے صنعتی ترقی کی رفتار بڑھ جاتی ہے۔

7۔ **کم ترقی یافتہ علاقوں کی بہتری:**

اگر کسی ملک کے کچھ علاقے یکساں طور پر ترقی یافتہ نہ ہوں تو معاشی منصوبہ بندی کر کے ان کم ترقی یافتہ علاقوں کو دوسرے علاقوں کے برابر لایا جا سکتا ہے۔ پسماندہ علاقوں کے لئے ترجیحی بنیادوں پر خصوصی ترقیاتی سکیمیں تیار کی جاتی ہیں۔ ان اقدامات سے ملکی معیشت میں استحکام پیدا ہوتا ہے اور ایک پائیدار معاشی نظام قائم کرنے میں مدد ملتی ہے۔

8۔ **افرادی قوت کی کھپت:**

پسماندہ ممالک میں عام طور پر افرادی قوت بہت ہوتی ہے۔ منصوبہ بندی کے ذریعے افرادی قوت کو بہتر اور صحیح طور پر استعمال کیا جا سکتا ہے۔ مثلاً مقامی منصوبوں، سڑکوں اور ہسپتالوں وغیرہ کی تعمیر کے لئے افرادی قوت کی کھپت ہو جائے تاکہ بے روزگاری پر قابو پایا جا سکے۔

9۔ **قیمتوں میں استحکام:**

اشیاء کی طلب میں اضافے سے قیمتیں بڑھتی ہیں۔ قیمتیں بڑھنے سے مہنگائی ہوتی ہے۔ عوام کی قوت خرید کم ہوتی ہے اور صارفین کو پریشانی کا سامنا کرنا پڑتا ہے نیز قیمتوں میں اضافے سے افراطِ زر کا چکر شروع ہو جاتا ہے چنانچہ منصوبہ بندی کے ذریعے قیمتوں میں استحکام پیدا کیا جا سکتا ہے اور انہیں مناسب سطح پر برقرار رکھنے کی کوشش کی جا سکتی ہے۔

10۔ **افراطِ آبادی پر قابو پانا:**

معاشی منصوبہ بندی کا اہم ترین مقصد روز افزوں بڑھتی ہوئی آبادی کے چیلنج کا مقابلہ کرنا بھی ہوتا ہے۔ منصوبہ بندی سے معاشی وسائل کو ترقی دے کر افراطِ آبادی پر قابو پایا جا سکتا ہے ہر حکومت کا معاشی منصوبہ بندی کرتے وقت یہی مقصد پیش نظر ہوتا ہے کہ وہ وسائل اور آبادی میں توازن کو یقینی بنائے۔

11۔ **معاشی بحران پر کنٹرول:**

بعض اوقات ملکی سطح پر معاشی بحران سے بچنے کے لئے معاشی منصوبہ بندی ضروری ہوتی ہے۔ چونکہ معاشی بحران سے ملکی معیشت کو زبردست دھچکا لگتا ہے۔ اس لئے اس پر معاشی منصوبہ بندی کے ذریعے قابو پایا جا سکتا ہے۔

سوال نمبر 16: خارجہ پالیسی سے کیا مراد ہے؟ پاکستان کی خارجہ پالیسی کے بنیادی اصولوں کی وضاحت کیجئے۔

جواب: تعارف: دورِ حاضر میں کوئی ملک دنیا سے الگ تھلگ نہیں رہ سکتا اور نہ ہی تمام مسائل تنہا حل کر سکتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ہر ملک، دفاعی، معاشی، تعلیمی، ثقافتی تہذیبی اور سائنسی ترقی کے علاوہ صحت، زراعت اور صنعت وحرفت کے شعبوں میں ترقی کے لئے دوسروں سے تعاون طلب کرتا ہے اور دو طرفہ تعلقات بڑھاتا ہے۔ ہر ملک اپنے نظریاتی، تاریخی، سیاسی، اقتصادی اور جغرافیائی حالات کے پیش نظر دوسرے ممالک سے جو تعلقات قائم کرتا ہے وہ اس ملک کی خارجہ پالیسی کہلاتی ہے۔

خارجہ پالیسی کی تعریف:

''خارجہ پالیسی دوسرے ممالک سے تعلقات قائم کرنے، ان کو فروغ دینے اور قومی مفاد کی خاطر مخصوص مقاصد کے حصول کے لئے بین الاقوامی سطح پر مناسب اقدامات اٹھانے کا نام ہے۔

قائداعظمؒ اور پاکستان کی خارجہ پالیسی:

قائداعظمؒ نے پاکستان کی خارجہ پالیسی کی وضاحت یوں فرمائی:

''ہماری خارجہ پالیسی دنیا کی تمام قوموں کے ساتھ دوستی اور خیر سگالی کے جذبات کے ساتھ عبارت ہے۔ ہم کسی ملک یا قوم کے خلاف کوئی جارحانہ عزائم نہیں رکھتے اور قومی و بین الاقوامی امور و معاملات میں انصاف اور دیانت کے اصول پر یقین رکھتے ہیں۔ ہم دنیا کی قوموں کے درمیان امن اور خوشحالی کے لئے اپنا پورا کردار ادا کریں گے۔ دنیا کی مظلوم و محکوم قوموں کے لئے اقوام متحدہ کے منشور کے مطابق ہر قسم کی مدد فراہم کریں گے۔''

فروری 1948ء میں امریکی عوام کے نام (تقریری پیغام) کے ذریعے بتایا کہ ''پاکستان کی خارجہ پالیسی امن بقائے باہمی اور ہمسایوں سے بہتر تعلقات پر مبنی ہوگی۔

پاکستان کی خارجہ پالیسی کے بنیادی اصول:

پاکستان چونکہ ایک نظریاتی مملکت ہے اس کے قیام کی بنیاد اسلام ہے لہٰذا پاکستان کی خارجہ پالیسی کا بنیادی مقصد نظریہ پاکستان کا تحفظ، اسلام کی خدمت اور مسلم ممالک سے برادرانہ تعلقات قائم کرنا ہے۔ کیونکہ

آپ کیا؟ آپ کا قانون عالم سوز کیا   عافیت انسان کی ہے اسلام کے دستور میں

اس لئے پاکستان کی خارجہ پالیسی کی بنیاد درج ذیل اصولوں پر رکھی گئی ہے۔

1۔ **پرامن بقائے باہمی: (جیو اور جینے دو)**

پاکستان پرامن بقائے باہمی پر یقین رکھتا ہے اور دوسرے ریاستوں کی آزادی، خودمختاری اور ان کے اقتدار اعلیٰ کا احترام کرتا ہے۔ پاکستان نے ہمیشہ دوسرے ممالک کے اندرونی معاملات میں عدم دلچسپی کا اظہار کیا ہے۔ پاکستان کا نعرہ ہے کہ "زندہ رہو اور زندہ رہنے دو" پاکستان غیر ملکی مداخلت اور جارحیت کا ہر شکل میں مخالف ہے۔

2۔ **غیر جانبداریت:**

پاکستان نے اپنی خارجہ پالیسی میں نمایاں تبدیلی کرتے ہوئے غیر جانبداریت کی پالیسی اپنائی ہوئی ہے جس سے مراد یہ ہے کہ کسی بھی ملک کے ساتھ خود کو وابستہ نہ کیا جائے بلکہ تمام ممالک کے ساتھ بہتر تعلقات استوار کئے جائیں اس لئے پاکستان اب روس، امریکہ، چین، برطانیہ، فرانس اور دیگر ممالک کے ساتھ تعلقات قائم کر رہا ہے۔ پاکستان ان غیر وابستہ ممالک کی تنظیم کا باقاعدہ رکن ہے جو (NAM) کے پلیٹ فارم پر مصروف عمل ہیں۔

3۔ **دوطرفہ تعلقات:**

پاکستان دوطرفہ تعلقات کی بنیاد پر تمام ممالک کے ساتھ رابطہ بڑھانا چاہتا ہے اور اپنے ہمسایہ ممالک کے ساتھ بھی دوطرفہ تعلقات قائم کرنے کے لئے کوشاں ہے اور تمام مسائل کو پرامن طریقے سے حل کرنا چاہتا ہے اس لئے پاکستان نے ہندوستان کو کشمیر کے مسئلہ کے حل کے لئے کئی دفعہ مذاکرات کی پیشکش کی ہے۔

4۔ **اقوام متحدہ کے چارٹر پر عمل:**

پاکستان اقوام متحدہ کے چارٹر سے مکمل اتفاق کرتا ہے اور اس پر سختی سے پابند ہے اس لئے اس نے ہمیشہ اقوام متحدہ کی تمام قراردادوں اور اقدامات کا احترام کیا ہے اور اس کے فیصلوں پر عمل درآمد کرنے کے لئے فوجی معاونت کے ساتھ ساتھ مالی اور اخلاقی مدد بھی کی ہے۔

5۔ **حق خودارادیت کی حمایت:**

پاکستان محکوم اقوام کے حق خودارادیت کی حمایت کرتا ہے اس کا موقف یہ ہے کہ ہر قوم کو اپنے سیاسی مستقبل کا فیصلہ کرنے کا حق ہونا چاہئے۔ یہی وجہ ہے کہ پاکستان نے نوآبادیات کے خاتمہ کے لئے ایشیاء، افریقہ اور یورپ میں حق خودارادیت کی تمام تحریکوں کی بھرپور حمایت کی ہے۔ پاکستان نے کشمیر، فلسطین، بوسنیا، نمبیا اور ویت نام کی جدوجہد آزادی میں اہم کردار ادا کیا ہے اور افغانستان میں سابقہ سوویت یونین کی فوجی مداخلت اور جارحیت کی سخت مخالفت کی اور افغان عوام کی مدد کی۔

6۔ **عالم اسلام کا اتحاد:**

پاکستان عالم اسلام کے اتحاد کا حامی ہے اور اسلامی ممالک کے ساتھ بہتر تعلقات قائم رکھنے کی پالیسی پر گامزن ہے۔ ایران عراق کی جنگ، کویت عراق تنازعہ، مشرق وسطیٰ کا مسئلہ اور افغانستان کی آزادی کے مسئلہ پر پاکستان نے موثر کردار ادا کیا۔ پاکستان اسلامی ممالک کی تنظیم OIC کا سرگرم رکن ہے۔

پاکستان نے اقتصادی تعاون کی تنظیم (ECO) اور (R.C.D) کو قائم کر کے وسطی ایشیا کے مسلم ممالک کو ایک پلیٹ فارم پر اکٹھے ہونے کا موقع فراہم کیا ہے تاکہ یہ مسلم ممالک اپنی اقتصادی ترقی کے ساتھ ساتھ باہمی تعاون واتحاد کو بھی قائم کر سکیں۔

بتانِ رنگ وخوں کو توڑ کر ملت میں گم ہوجا   نہ تورانی رہے باقی نہ ایرانی، نہ افغانی

7۔ **تخفیف اسلحہ کی حمایت:**

پاکستان شروع سے ہی تخفیف اسلحہ کا حامی ہے ہمیشہ پاکستان نے ان تمام بین الاقوامی کوششوں کی حمایت کی ہے جو تخفیف اسلحہ کے لئے کی گئی ہیں۔ پاکستان از خود اسلحہ کی دوڑ میں کبھی بھی شامل نہیں ہوا۔ وہ ایٹمی توانائی کو پرامن مقاصد کے لئے استعمال کرنے کے حق میں ہے اور دنیا میں ایٹمی جنگ کے خطرات کے سدباب کے لئے ہر وقت تیار ہے۔ پاکستان جنوبی ایشیاء کو ایٹمی ہتھیاروں سے پاک رکھنے کا خواہش مند ہے اور یہ تجویز ہندوستان کو کئی دفعہ پیش کر چکا ہے۔

8۔ **نسلی امتیاز کا خاتمہ:**

پاکستان دنیا میں امن وآشتی کا فروغ چاہتا ہے جو نسلی امتیاز کے خاتمہ سے ممکن ہے۔ ماضی میں بھی پاکستان نے جنوبی افریقہ، نمبیا اور رہوڈیشیا میں سیاہ فام لوگوں کے ساتھ نسلی امتیاز کے خلاف آواز اٹھائی اور نسلی امتیاز کے خاتمہ کے لئے ان کی حمایت کی۔ پاکستان کے اندر بھی نسلی امتیاز کا مکمل خاتمہ کیا گیا ہے اور تمام اقلیتوں کو برابر کے حقوق دیے گئے ہیں۔

9۔ **امن ورواداری کا فروغ:**

پاکستان دنیا میں امن ورواداری کا فروغ چاہتا ہے۔ پاکستان نے ہمیشہ سامراجی طاقتوں کے خلاف آواز اٹھائی ہے۔ مظلوم اور مغلوب اقوام کی

حمایت کی ہے اور سامراجی طاقتوں کے خلاف برسرِ پیکار ہے اور جنوبی ایشیا میں امن و آشتی کے لئے پاکستان نے بار بار بھارت کو مذاکرات کی دعوت دی ہے۔

10۔ ہمسایہ ممالک سے تعلقات:

پاکستان اپنے تمام ہمسایہ ممالک بشمول ہندوستان کے ساتھ دوستانہ تعلقات رکھنے کا خواہشمند ہے۔ پاکستان ہمسایہ ممالک سے تمام تنازعات مذاکرات کے ذریعے سے حل کرنے کا حامی ہے اس لئے پاکستان ہندوستان کے ساتھ تمام تنازعات بشمول کشمیر مذاکرات کے ذریعے پرامن طریقے سے حل کرنا چاہتا ہے اور ہندوستان کو بار بار مذاکرات کی دعوت دے چکا ہے۔ امید ہے کہ مستقبل میں تمام ہمسایہ ممالک سے ہمارے تعلقات مزید بہتر ہو جائیں گے۔

11۔ بین الاقوامی و علاقائی تعلقات:

پاکستان بہت سی بین الاقوامی و علاقائی تنظیموں کا سرگرم رکن ہے۔ ان اداروں میں اقوام متحدہ (U.N.O) کے علاوہ غیر وابستہ ممالک کی تنظیم (NAM) اسلامی کانفرنس کی تنظیم (OIC) اقتصادی تنظیم کی تنظیم (ECO) اور سارک (SAARC) کی تنظیمیں اہم ہیں۔ پاکستان بین الاقوامی و علاقائی تعاون کے لئے ان اداروں کی ہمیشہ حمایت کرتا رہا ہے اور عالمی امن کے لئے ان اداروں کی سرگرمیوں میں پیش پیش رہا ہے۔

سوال نمبر 17: پاکستان کی خارجہ پالیسی کے مقاصد اور تشکیل کے ذرائع بیان کریں۔

جواب: پاکستان کی خارجہ پالیسی کے مقاصد:

خارجہ پالیسی سے مراد عموماً بیرونی دنیا یعنی دوسرے ممالک کے ساتھ تعلقات مراد لئے جاتے ہیں۔ قدیم دور سے ہی انسانی معاشرے کی بہتری اور فلاح کے لئے دوسری اقوام، علاقوں اور ممالک کے ساتھ تعلقات استوار کرنا ناگزیر سمجھا جاتا ہے۔ عہد حاضر میں انسان کی ترقی و بہبود کے لئے تعلقات کی وسعت و اہمیت اور بڑھ گئی ہے۔ کوئی بھی فرد، قوم یا ملک دوسروں کے ساتھ تعلقات استوار کئے بغیر ترقی کی راہ پر گامزن نہیں ہو سکتا۔ یہی وجہ ہے کہ مملکتِ خداداد اسلامی جمہوریہ پاکستان اپنے قیام کے ساتھ ہی بیرونی دنیا کے ساتھ بہتر تعلقات قائم کرنے کیلئے کوشاں رہی ہے۔

پاکستان کی خارجہ پالیسی کے بنیادی مقاصد مندرجہ ذیل ہیں:

1۔ قومی سلامتی:

پاکستان کی خارجہ پالیسی کا سب سے اہم مقصد قومی سلامتی و تحفظ ہے۔ قیام پاکستان کے بعد فوری ضرورت تھی کہ سلامتی اور تحفظ کا مناسب بندوبست کیا جائے۔ لہٰذا پاکستان نے قومی سلامتی کو خارجہ پالیسی کی بنیاد بنایا اور بیرون ممالک کے ساتھ تعلقات میں قومی سلامتی کو ہمیشہ اہمیت دی۔ آج بھی پاکستان کی خارجہ پالیسی میں قومی سلامتی بنیادی نصب العین ہے۔ پاکستان دوسرے ممالک کی علاقائی سالمیت کا احترام کرتا ہے اور دوسرے ممالک سے بھی یہ توقع رکھتا ہے کہ وہ بھی پاکستان کی قومی سلامتی کا احترام کریں۔

2۔ معاشی ترقی:

پاکستان ایک ترقی پذیر ملک ہے اور معاشی طور پر مضبوط ہونا اس کی ضرورت ہے۔ لہٰذا پاکستان ان تمام ممالک کے ساتھ اچھے تعلقات قائم کرنا چاہتا ہے۔ جن کے ساتھ تجارت کر کے یا جن ممالک سے معاشی مدد حاصل کر کے معاشی طور پر ترقی کر سکے۔ نئے اقتصادی رجحانات کو مدنظر رکھتے ہوئے پاکستان نے اپنی خارجہ پالیسی میں اہم تبدیلیاں کی ہیں۔ خصوصاً آزاد اقتصادیات اور نجکاری کو اپنایا ہے۔

3۔ نظریاتی تحفظ:

پاکستان ایک نظریاتی مملکت ہے اور اس کی بنیاد نظریہ پاکستان (نظریہ اسلام) پر قائم ہے۔ پاکستان کی خارجہ پالیسی کا اہم مقصد پاکستان کی نظریاتی سرحدوں کا تحفظ ہے۔ پاکستان کا نظریاتی استحکام بھی پاکستان کے تحفظ میں ہے۔ یہ نظریہ کا تحفظ اسلامی ممالک کے ساتھ بہتر تعلقات قائم اور روابط سے ممکن ہے۔ لہٰذا پاکستان نے ہمیشہ اسلامی ممالک کے ساتھ بہتر تعلقات استوار کئے ہیں۔ اس کے تینوں دساتیر میں اسلامی ملکوں کے ساتھ قریبی تعلقات پر زور دیا ہے۔ پاکستان نے اسلامی کانفرنس کی تنظیم اور اقتصادی تعاون کی تنظیم کے قیام میں اہم کردار ادا کیا ہے۔

4۔ عدم مداخلت کی پالیسی:

پاکستان عدم جارحیت اور کسی بھی ملک کے اندرونی معاملات سے گریز کی پالیسی پر گامزن ہے۔ اسی لئے نہ تو پاکستان کسی کے داخلی معاملات میں دخل اندازی کرتا ہے اور نہ ہی کسی کو اس بات کی اجازت دیتا ہے کہ پاکستان کے اندرونی معاملات میں دخل اندازی کرے اور دنیا میں کسی بھی قسم کی جارحیت کے خلاف ہے۔

5۔ آزاد خارجہ پالیسی:

پاکستان کی خارجہ پالیسی کا بنیادی نصب العین یہ ہے کہ پاکستان سب کا دوست ہے اس کی کسی سے دشمنی اور مخالفت نہیں ہے۔ یہ اپنے ہمسائیوں سے تمام تنازعات کا پرامن حل چاہتا ہے۔ پاکستان ساری دنیا کے ممالک کے ساتھ دوستی کا خواہاں ہے۔ بشرطیکہ وہ ممالک بھی اس سے برابری کی سطح پر باعزت دوستی کے لئے خواہاں ہوں۔ ماضی میں بھی پاکستان دو سیاسی بڑوں امریکی بلاک اور روسی بلاک سے علیحدہ رہنا چاہتا تھا۔ اس لئے وہ کسی کے

اغراض ومقاصد کے لئے آلہ کار بننا پسند نہیں کرتا۔ آزادی، سلامتی، امن اور بقائے باہمی کے اصول خارجہ پالیسی کی بنیاد ہیں۔

6۔ اسلامی ممالک کا اتحاد:

پاکستان نظریہ اسلام کے اصولوں کی بنیاد پر معرض وجود میں آیا ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ وہ اسلامی ممالک کے درمیان زیادہ سے زیادہ اتحاد، یکجہتی کے لئے کوشاں رہے۔ چنانچہ برآنے والی حکومت نے خارجہ پالیسی کی تشکیل میں اس بنیادی اصول کو مدنظر رکھا۔ ایران، عراق کی جنگ ہو یا عراق کویت کی، افغانستان پر روسی حملہ ہو یا ''کیمونزم'' کی نظریاتی یلغار پاکستان نے ہر مشکل میں اسلامی ملکوں میں اتحاد کی فضا قائم کرنے اور ان کی حمایت کرنے کی کوشش کی ہے۔ روس سے آزاد ہونیوالی مسلم ریاستوں کے ساتھ بھی ہمارے تعلقات اس اصول کے پیش نظر مستحکم ہورہے ہیں۔

7۔ اقوام متحدہ کے منشور پر عمل:

پاکستان اقوام متحدہ کا سرگرم رکن ہے اور اس کے منشور کا زبردست حامی ہے۔ اس لئے اس کی خارجہ پالیسی میں اقوام متحدہ کے منشور کو خاص اہمیت دی گئی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ پاکستان دنیا کی تمام اقوام کے درمیان امن اور استحکام کے فروغ اور تمام باہمی تنازعات پرامن طریقوں اور باہمی مذاکرات سے طے کرنے کا حامی ہے۔ اس نے ہمیشہ پرامن اور باہمی مذاکرات کے ذریعے مسئلہ کشمیر اور مسئلہ فلسطین حل کرانے کی حمایت کی ہے اور جنگ کی مخالفت کی ہے۔

8۔ غیر جانبداری کی پالیسی:

غیر جانبداری کا خارجہ پالیسی کا اہم ستون ہے۔ پاکستان نے ہمیشہ مختلف بلاکوں کے بجائے غیر جانبداری کو ترجیح دی اور کسی کے اغراض ومقاصد کا آلہ کار نہیں بنا۔ پاکستان غیر جانبدار ملکوں کی تنظیم N.A.M کا اہم رکن شمار کیا جاتا ہے۔

پاکستان کی خارجہ پالیسی کے تشکیلی ذرائع پاکستان کی خارجہ پالیسی کے تشکیلی ذرائع مندرجہ ذیل ہیں:

1۔ انتظامی تکون:

انتظامی تکون سے مراد قومی سطح کے تین اہم انتظامی عہدے، صدر پاکستان، وزیراعظم پاکستان اور فوج کا سربراہ ہیں۔ پاکستان کی خارجہ پالیسی کی تشکیل کے ضمن میں انتظامی تکون اہم کردار ادا کرتی ہے۔ یہ تکون پاکستان کی خارجہ پالیسی کو منظور اور نامنظور کرسکتی ہے۔ موجودہ پالیسی میں تبدیلی لاسکتی ہے یا پالیسی کو مختلف سمتوں میں چلاسکتی ہے لیکن سابقہ پالیسی سے ہٹنا بہت مشکل ہے۔ انتظامی تکون عام طور پر سابقہ پالیسی کو مدنظر رکھتی ہے یا نئی پالیسی تشکیل دیتے ہوئے بیرونی ممالک سے کیے ہوئے وعدوں سے منحرف نہیں ہوسکتی۔

2۔ وزارت خارجہ:

پاکستان کی وزارت خارجہ، خارجہ پالیسی کی تشکیل کے لئے بہت اہم کردار ادا کرتی ہے۔ وزارت خارجہ میں عام طور پر خارجہ پالیسی کے ماہرین اور اعلیٰ پایہ کے بیوروکریٹ ہوتے ہیں۔ جو خارجہ پالیسی کے بنیادی مقاصد اور اصولوں کو مدنظر رکھتے ہوئے خارجہ پالیسی تیار کرتے ہیں اور ترجیحات کو سامنے رکھتے ہوئے پالیسی کے منصوبے و پروگرام بناتے ہیں۔ نئی آئینی تبدیلیوں کے مطابق ''نیشنل سکیورٹی کونسل'' اس انتظامی تکون کی جگہ لے رہی ہے۔

3۔ خفیہ ادارے:

پاکستان کے خفیہ ادارے MI-FIA-ISI پاکستان کی خارجہ پالیسی کی تشکیل کے سلسلے میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ یہ ادارے دوسرے ممالک کی خارجہ پالیسیوں کے مقاصد کے متعلق مکمل اطلاعات فراہم کرتے ہیں جن کو مدنظر رکھتے ہوئے پاکستان اپنی خارجہ پالیسی تشکیل دیتا ہے۔

4۔ سیاسی جماعتیں و پریشر گروپ:

پاکستان کی خارجہ پالیسی کی تشکیل کے ضمن میں پاکستان کی سیاسی جماعتیں اور پریشر گروپ بھی اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ سیاسی جماعتیں اپنے منشور میں خارجہ پالیسی کو خاص جگہ دیتی ہیں اگر وہ انتخاب جیت جائیں تو اپنے منشور کو خارجہ پالیسی کی تشکیل میں پیش نظر رکھتی ہیں۔ اسی طرح پریشر گروپ بھی خارجہ پالیسی کی تشکیل کے عمل کو متاثر کرتے ہیں اور حکومت کو خارجہ پالیسی کی ترجیحات کو وقت کے تقاضوں کے مطابق بدلنے پر مجبور کرتے ہیں۔

5۔ پارلیمنٹ (مجلس شوریٰ) کا کردار:

وزارت خارجہ انتظامیہ کی ہدایت کے مطابق خارجہ پالیسی تشکیل دیتی ہے اور بعض اوقات قومی اسمبلی اور سینٹ کے سامنے منظوری کے لئے پیش کرتی ہے۔ بحث وتمحیص کے بعد پارلیمنٹ عام طور پر طے شدہ خارجہ پالیسی کی منظوری دے دیتی ہے یا اس میں مناسب تبدیلیوں کی سفارش کرتی ہے۔ پارلیمنٹ میں اجلاس ان کیمرہ بھی ہوتے ہیں اور اوپن اجلاس بھی ہوتے ہیں پارلیمنٹ کی قراردادوں کے ذریعے بھی خارجہ پالیسی کے مقاصد اور اصول بنائے جاتے ہیں۔

سوال نمبر 18: پاکستان اور بھارت کے تعلقات کا ایک جائزہ پیش کریں۔

جواب: پس منظر:

موجودہ بھارت جس کا قیام 15 اگست 1947ء میں عمل میں آیا۔ یہ ایک جمہوری اور سیکولر ریاست ہے یہاں پر کئی اقوام بستی ہیں۔ یہ برصغیر کے وسیع ترین حصے پر مشتمل ہے۔ اس کا رقبہ 3,165,596 مربع کلومیٹر ہے اور آبادی ایک ارب ہوچکی ہے۔ بھارت کی شمالی سرحد پر کوہ ہمالیہ کا سلسلہ ہے

جبکہ جنوب مغرب سے جنوب مشرق تک بحر ہند کی قدرتی سرحدیں ہیں۔ اس کے مغرب میں ہمسایہ ریاست پاکستان ہے۔ بھارت میں 84 فیصد ہندو اور 10 فیصد مسلمان اور باقی دیگر اقلیتوں پر مشتمل آبادی ہے۔

پاکستان کا قیام اور نظریاتی اختلافات:

پاکستان اور بھارت دونوں کا قیام برطانوی ہند کی تقسیم کے باعث ہوا ہے۔ مسلمانان ہند نے دوقومی نظریہ کی اساس پر ایک طویل جدوجہد پر مبنی تحریک چلائی جسے تحریک پاکستان کا نام دیا گیا۔ جس کا آغاز قائداعظم کے مطابق "پاکستان تو اسی روز بن گیا تھا جب یہاں پہلا ہندو مسلمان ہوا تھا" جبکہ اس کی تکمیل 14 اگست 1947ء کو عملاً پاکستان کے قیام کی صورت میں ہوئی۔ متحدہ ہندوستان کے کانگریسی راہنما جو کہ مسلم لیگ کی نمائندہ حیثیت اور مطالبہ پاکستان کو تقسیم ہند سے پہلے ایک دیوانے کا خواب سمجھتے تھے اور اکھنڈ بھارت پر یقین رکھتے تھے مگر مسلمانوں کا یہ واحد مطالبہ تھا کہ دوقومی نظریے کی بنیاد پر مسلم ریاست کو قائم کیا جائے ہندو اور انگریزوں کو سیاسی اور سفارتی محاذوں پر ناکامی کے بعد پاکستان کے قیام کو مجبوراً تسلیم کرنا پڑا اس تقسیم کو انہوں نے کبھی بھی خلوص دل سے تسلیم نہیں کیا اور آغاز سے ہی پاکستان کے خلاف سازشوں کا ایک وسیع جال پھیلا دیا۔ جس سے پاکستان کے قیام سے لے کر موجودہ دور تک دونوں ممالک میں ایک چپقلش اور کشمکش کا سلسلہ موجود ہے۔ جس کے نتیجے میں 1948-1965-1971ء، 1998ء میں چار جنگیں بھی ہو چکی ہیں مسئلہ کشمیر آج بھی دونوں ریاستوں کے درمیان کسی بھی بڑے تصادم کا خطرہ ہے۔

پاکستان اور بھارت کے درمیان 65 سال سے زائد عرصے پر محیط تعلقات کو مندرجہ ذیل نکات میں بیان کیا جا سکتا ہے۔

پاکستان کا قیام اور بھارت کا رویہ:

14 اگست 1947ء کو پاکستان قائم ہوا تو اس کا قیام خالص نظریاتی تھا۔ بھارت کے کانگریسی راہنما جواہر لال نہرو نے اپنے ایک بیان میں کہا کہ یہ زیادہ سے زیادہ 25 سال تک قائم رہے تا اس کے بعد یہ خود بھارت کے ساتھ شامل ہو جائے گا۔ چنانچہ باؤنڈری کمشن اور انگریز ہندو گٹھ جوڑ کے باعث پیدا ہونے والے مسائل نے پاکستان کو ابتدا سے ہی مشکلات میں ڈال دیا جس میں سرفہرست مسئلہ کشمیر ہے۔ ضلع گورداسپور حیدرآباد (دکن) اور جوناگڑھ پر قبضہ کی مثالیں بھارت کے رویہ کو واضح کرتی ہیں۔

دریائی پانیوں کی تقسیم اور بھارت:

1960ء میں پاکستان اور بھارت کے درمیان دریائی پانی کے مسئلے پر ایک معاہدہ ہوا جسے "سندھ طاس" معاہدے کا نام دیا جاتا ہے، جس کی توثیق 1961ء میں ہوئی۔ یہ معاہدہ بھارت کی طرف سے یکم اپریل 1948ء کو پاکستان کے تین دریاؤں کے پانی کو روکنے کے باعث پیدا ہونے والے تنازعہ کے سلسلے میں ہوا۔ عالمی بنک اور دیگر ممالک کی مدد سے یہ منصوبہ پایہ تکمیل تک پہنچا۔ بھارت نے وولر بیراج اور بگلیہار ڈیم کے نام سے ایک نیا مسئلہ کھڑا کر دیا ہے، جس کے لئے ایک دفعہ پھر عالمی بنک اور عالمی عدالت انصاف کی مداخلت یقینی ہو گئی ہے۔ پاکستان کی پوری کوشش ہے کہ بھارت تمام حل طلب مسائل اور دیگر امور پر مذاکرات کا تسلسل قائم رکھے اور خاص طور پر پانی کا مسئلہ مذاکرات کے ذریعے سے حل کرے۔ لیکن بھارت نے ہمیشہ مذاکرات سے راہ فرار اختیار کی ہے۔

1971ء میں مشرقی پاکستان کی علیحدگی اور بھارت کا کردار:

بھارت شروع سے ہی پاکستان کی مخالفت کرتا آرہا ہے اکھنڈ بھارت کا خواب ہندو لیڈروں نے دیکھا تھا جسے قائداعظمؒ محمد علی جناح نے پاکستان کے قیام کی صورت میں شرمندہ تعبیر نہ ہونے دیا۔ اس لئے وہ کوئی موقع ہاتھ سے نہیں جانے دیتے جس کے ذریعے سے پاکستان کو داخلی سطح پر اور خارجی سطح پر نقصان پہنچایا جا سکے۔ بنگلہ دیش کے قیام کے لیے مشرقی پاکستان میں عوامی لیگ کے راہنماؤں کے ساتھ "اگرتلہ" کے مقام پر اندرا گاندھی اور مجیب الرحمن کے درمیان ایک سازش تیار ہوئی جس میں مجیب الرحمن کو پاکستان میں داخلی انتشار پیدا کرنے پر بھارت نے اسے ہر قسم کی مدد کی یقین دہانی کروائی۔ اس طرح بھارت نے مشرق پاکستان میں علیحدگی پسند عناصر کی مدد کی جس کی وجہ سے بنگلہ دیش وجود میں آیا۔ پاک بھارت جنگ کے بعد ذوالفقار علی بھٹو اور اندرا گاندھی کے درمیان شملہ کے مقام پر معاہدہ ہوا جسے "شملہ معاہدہ" کا نام دیا جاتا ہے۔ اس معاہدہ کی رو سے طے ہوا کہ پاکستان اور بھارت اپنے تمام تنازعات کو مذاکرات کے ذریعے سے حل کریں گے۔ اس کے بعد وزیراعظم اٹل بہاری واجپائی اور نواز شریف کے درمیان 1998ء میں معاہدہ لاہور' ہوا اور یوں اعتماد سازی کا عمل شروع ہوا۔

جنوبی ایشیائی ممالک کی تنظیم (سارک) اور بھارت:

سارک تنظیم جنوبی ایشیائی ممالک کی علاقائی تنظیم ہے جس کا مقصد معاشی، ثقافتی، معاشرتی اور سیاسی شعبوں میں تعاون اور ترقی ہے۔ پاکستان نے اس تنظیم کو زیادہ موثر بنانے کے لئے ہمیشہ اپنا کردار ادا کیا ہے جبکہ بھارت کا کردار اس تنظیم کے لئے زیادہ مثبت نہیں رہا۔ اسی لئے سارک تنظیم اس خطے میں اپنے طے شدہ مقاصد حاصل نہیں کر سکی۔

مسئلہ کشمیر:

قیام پاکستان سے لے کر آج تک پاکستان اور بھارت کے درمیان ناخوشگوار تعلقات کی ایک وجہ تنازعہ کشمیر ہے جو عالمی توجہ کے باعث اس وقت پاکستان اور ہندوستان کے درمیان سب سے بڑا مسئلہ ہے جو میدان جنگ سے مذاکرات کی میز تک آگیا ہے حالانکہ کشمیر کی وجہ سے

1948، 1965، 1971ء، 1998ء میں چار جنگیں پاکستان اور بھارت کے درمیان ہو چکی ہیں۔ موجودہ حکومتوں کے درمیان مذاکرات اور حریت کانفرنس کے راہنماؤں کے دورہ پاکستان سے اب یہ مسئلہ سیاسی طور پر حل ہونے کی طرف بڑھ رہا ہے۔

جوہری اسلحہ کی دوڑ اور بھارت:

بھارت اپنے آپ کو جنوبی ایشیا میں سپر طاقت سمجھتا ہے اور سلامتی کونسل کی مستقل نشست کے لئے بھی امیدوار ہے۔ 1974ء میں بھارت نے جب ایٹمی دھماکے کئے تو اس وقت پاکستان کو اپنی سالمیت اور دفاع کے تحفظ کی ضرورت محسوس ہوئی چنانچہ پاکستان اور بھارت کے درمیان سارک کے پلیٹ فارم پر 1988ء میں ایک معاہدہ ہوا کہ دونوں ممالک ایک دوسرے کی جوہری تنصیبات پر حملہ نہ کرنے کے پابند ہیں۔ بھارت علاقائی طور پر اپنے آپ کو مضبوط کرنے اور اپنے ہمسایہ ممالک کو دباؤ میں رکھنے کے لئے جوہری اسلحہ کی دوڑ میں شریک ہے جس کے باعث دوسرے ممالک خصوصاً پاکستان بھی طاقت کا توازن برقرار رکھنے کے لئے اور اپنا دفاع مضبوط بنانے کے لئے جوہری اسلحہ اور جدید ایٹمی ٹیکنالوجی کے میدان میں کافی آگے نکل چکے ہیں۔

سوال نمبر 19: پاکستان اور عوامی جمہوری چین کے تعلقات کا ارتقائی جائزہ پیش کیجئے۔

جواب: پس منظر:

پاکستان اور چین ہمسایہ ممالک ہیں جن کی مشترکہ سرحد تقریباً 600 کلومیٹر پر مشتمل ہے۔ ان کے باہمی تعلقات شاندار روایات اور قریبی دوستی پر مبنی ہیں۔ اکتوبر 1949ء میں عوامی جمہوریہ چین کے قیام کے چند ماہ بعد پاکستان نے اسے تسلیم کرلیا اور بعد ازاں سفارتی تعلقات قائم کئے۔

پاک چین دوستی:

1955ء میں بنڈونگ کانفرنس (انڈونیشیا) میں پاکستانی وچینی وزرائے اعظم کی ملاقاتیں ہوئیں اور اس کے بعد ملاقاتوں کا یہ سلسلہ آج تک قائم ہے۔ 1961ء میں دونوں ممالک کے درمیان حد بندی کی کوشش کا آغاز ہوا جو 1963ء میں پایہ تکمیل کو پہنچا۔ اس کے نتیجے میں دونوں ممالک کے درمیان تعلقات انتہائی خوشگوار ہو گئے اور تجارتی معاہدوں کی راہ کھلی نیز پاکستان کی ہوائی کمپنی PIA نے چین اور پاکستان کے درمیان اور اسلام آباد کے درمیان ہوائی سروس بھی شروع کردی۔ پاکستان میں سینڈک پراجیکٹ، کوسٹل ہائی وے، گوادر کی بندرگاہ اور ایٹمی پاور پلانٹ کے لئے مختلف منصوبے چین کے تعاون سے جاری ہیں۔

پاک چین روابط:

فروری 1964ء میں صدر پاکستان نے چین کا تاریخی دورہ کیا جس میں چین نے کشمیر کے پرامن تصفیہ کے لئے پاکستان کے موقف کی حمایت کی۔ 1965ء کی پاک بھارت جنگ میں بھی پاکستان کی حمایت کا اعلان کیا اور پاکستان کے دفاع کو مضبوط بنانے کے لئے اسلحہ فراہم کیا۔

پاکستان کی صنعتی ترقی اور چین:

چین نے پاکستان کو مختلف صنعتوں کے قیام کے لئے فنی اور مالی امداد مہیا کی۔ جس کی نمایاں مثال ٹیکسلا میں ہیوی مکینیکل کمپلیکس اور اس کے ذیلی منصوبے نیز لانڈھی کراچی میں مشین ٹول فیکٹری کا قیام، اسلام آباد میں سپورٹس کمپلیکس، چینی اشیا اور بجلی کا کارخانہ رائیونڈ، ایئرونائیٹکل کمپلیکس کامرہ اور چشمہ ایٹمی پاور پلانٹ جیسے کئی منصوبے شامل ہیں۔

ذرائع مواصلات اور چین کی مدد:

1969ء میں چین اور پاکستان کے درمیان شاہراہ قراقرم کی تعمیر مکمل ہوئی۔ جس کے ذریعے دونوں ممالک کے درمیان زمینی رابطہ بھی شروع ہو گیا جس سے کئی وفود کے باہمی تبادلے بھی ہوئے اور اس کے ساتھ ساتھ دونوں ممالک کے درمیان فضائی رابطہ دوسرے شہروں تک بڑھایا گیا۔ کوسٹل ہائی وے اور گوادر کی تعمیر پاکستان اور چین کے درمیان بڑے منصوبے ہیں۔

دفاع پاکستان اور چین:

دفاعی میدان میں بھی چین اور پاکستان کے درمیان 1985ء میں کئی معاہدے کئے گئے۔ جن کے تحت چین نے کامرہ کمپلیکس اور واہ آرڈیننس فیکٹری کی تعمیر میں پاکستان کی مدد کی۔ اسی طرح صوبہ سرحد میں ہیوی الیکٹریکل کمپلیکس کی تعمیر کے لئے 273 ملین روپے مہیا کئے۔

پاکستان اور چین کے سفارتی تعلقات:

پاکستان نے سفارتی سطح پر چین کا ساتھ دیا۔ چین کو اقوام متحدہ کا مستقل ممبر بنانے کے لئے پاکستان نے چین کی حمایت کی۔ امریکہ اور چین کو ایک دوسرے کے قریب لانے میں پاکستان نے اہم کردار ادا کیا، جس سے دونوں ممالک کے درمیان براہ راست رابطہ قائم ہوا۔ ہانگ کانگ اور تائیوان میں غیر ملکی فوجوں کی موجودگی کے مسئلہ پر پاکستان نے چین کے موقف کی حمایت کی اور چین نے بھی پاکستان میں سوویت روس کی فوجی مداخلت کی سخت مخالفت کی اور پاکستان کے مطالبہ کی حمایت کی۔

سیاستدانوں اور وفود کے تبادلے:

پاکستان اور چین کے درمیان دوطرفہ تعلقات کی بنیاد بہت مضبوط ہے۔ چین کے وزیر اعظم نے 1987ء میں پاکستان کا دورہ کیا۔ چین کے

وزیر دفاع نے فروری 1999ء اور چیئرمین نیشنل پیپلز کانگرس نے اپریل 1999ء میں پاکستان کا دورہ کیا۔
اس طرح وزیر اعظم چین نے 2001ء میں پاکستان کا دورہ کیا اور جواب میں پاکستان کے صدر جنرل پرویز مشرف نے بھی 2001ء اور 2002ء میں چین کا دورہ کیا۔ ان باہمی دوروں سے چین اور پاکستان کے درمیان گہرے قریبی تعلقات قائم ہوئے۔

پاکستان اور چین کی دوستی اور مستقبل:

پاک چین دوستی ہمالیہ کی طرح بلند اور لازوال ہے۔ پاکستان کی معاشی اور دفاعی ترقی میں چین کا کردار بہت اہم ہے۔ شاہراہ ریشم کی تعمیر، چشمہ ایٹمی ریکٹر کی تعمیر، کوسٹل ہائی وے کی تعمیر جیسے بڑے منصوبے پاک چین کی دوستی کا ثبوت ہے۔ علاقائی صورتحال کے پیش نظر چین پاکستان کا سب سے بڑا اتحادی ہے۔ پاکستان میں 70 فیصد سے زیادہ منصوبے چین کی فنی، مالی اور افرادی معاونت کے باعث پایہ تکمیل تک پہنچنے والے ہیں۔ اس طرح اقوام متحدہ میں سلامتی کونسل کا مستقل ممبر ہونے کی حیثیت سے چین عالمی طاقت ہے اور G.8 کی تنظیم کا ممبر ملک ہونے کے حوالے سے پاکستان کو ہر فورم پر مدد فراہم کرتا ہے۔ موجودہ عالمی حالات کے تناظر میں چین کا کردار بھی واضح ہے۔ مستقبل میں بھی چین کا کردار لازوال ہوگا اور پاکستان علاقائی صورتحال کے پیش نظر چین کا انتہائی اہم دوست رہے گا۔

''پس پاک چین دوستی ہمالیہ سے بھی عظیم ہے''

سوال نمبر 5:　پاکستان اور ایران کے تعلقات کا تفصیلی جائزہ لیجیے۔

جواب: پس منظر:

پاکستان کے مغرب میں ایران ہمارا ہمسایہ ملک ہے۔ اس کے ساتھ پاکستانی سرحد کی لمبائی تقریباً 900 کلو میٹر ہے۔ ایران کے ساتھ ہمارے صدیوں پرانے تاریخی، ثقافتی، مذہبی اور تجارتی رشتے ہیں۔ فارسی زبان صدیوں تک برصغیر کی سرکاری زبان رہی ہے۔ پاکستان کی قومی زبان اردو میں فارسی کے الفاظ بڑی تعداد میں شامل ہیں۔ شروع سے ہی دونوں ممالک میں اقتصادی ثقافتی اور سفارتی میدان میں بھرپور تعاون چلا آرہا ہے۔

قیام پاکستان کے وقت تعاون:

پاکستان کو آزادی کے بعد سب سے پہلے ایران نے تسلیم کیا اور سفارتی تعلقات قائم کیے۔ 1949ء میں پاکستان کے وزیر اعظم نے ایران کا دورہ کیا۔ جس کے جواب میں شاہ ایران نے پاکستان کا دورہ 1950ء میں کیا۔ اور تجارتی روابط قائم ہوئے۔

علاقائی تعاون برائے ترقی کی تنظیم:

1964ء میں پاکستان اور ایران نے ترکی کے ساتھ مل کر علاقائی تعاون برائے ترقی R.C.D. کا معاہدہ کیا جس کی بدولت اقتصادی، صنعتی، ثقافتی اور سیر و سیاحت کے میدانوں میں تعاون کو بہت وسعت ملی۔ بعد میں یہ معاہدہ 1979ء میں منسوخ ہوا۔

پاک بھارت جنگیں:

1965ء کی پاکستان اور بھارت کی جنگ میں ایران نے پاکستان کی حمایت کی اور مالی و فوجی مدد فراہم کی۔ اسی طرح 1971ء میں ہونے والی جنگ میں ایران نے پاکستان کی بھرپور حمایت کی۔ جس کو پاکستان ہمیشہ قدر کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔

معاہدہ استنبول:

21 جولائی 1964ء کو پاکستان، ایران اور ترکی میں معاہدہ استنبول ہوا۔ اس معاہدے کی رو سے تینوں ممالک کے درمیان تعلیمی، ثقافتی، فنی اور اقتصادی شعبوں میں تعاون میں مسلسل اضافہ ہوتا رہا۔

ایران کا اسلامی انقلاب:

پاکستان نے 1979ء میں ایران میں اسلامی انقلاب کے بعد ایران کی نئی حکومت کو تسلیم کیا۔ ایران میں اسلامی حکومت سے نہ صرف دوستانہ تعلقات قائم کیے بلکہ ہر میدان میں تعاون کو مزید وسعت دی۔ دونوں ممالک کے وفود نے دورے کر کے تجارت کو فروغ دیا۔

اقتصادی تعاون کی تنظیم:

1985ء میں پاکستان اور ایران نے ترکی کے مل کر آر۔ سی۔ ڈی کی تنظیم نو کی اور اس کا نیا نام اقتصادی تعاون کی تنظیم (ای۔ سی۔ او) رکھا۔ جو تینوں ممالک کے مابین اقتصادی، صنعتی، تجارتی، تعلیمی اور ثقافتی میدانوں میں تعاون کو مزید فروغ دینے کے لیے ضروری اقدامات اٹھا رہی ہے۔ بعد میں وسطی ایشیا کے ممالک بھی اس میں شامل ہو گئے۔

صنعتی و فنی فروغ:

پاکستان اور ایران کے چیمبر آف کامرس کے وفود نے ایک دوسرے کے ممالک کا دورہ کیا اور معاشی ترقی کے لیے باہمی تعاون کی پیشکش کی۔ 2000ء میں صدر جنرل پرویز مشرف نے ایران کا دورہ کیا اور گیس پائپ لائن کے پروگرام میں بھرپور تعاون کی یقین دہانی کرائی۔

سوال نمبر 6:　پاکستان اور سعودی عرب کے تعلقات پر نوٹ لکھیے۔

جواب: پاکستان اور سعودی عرب کے باہمی تعلقات مضبوط بنیادوں پر قائم ہیں کیونکہ سعودی عرب میں مسلمانوں کے مقدس مقامات ہیں اور ہر سال ہزاروں

پاکستانی فریضہ حج کی ادائیگی کے لئے سعودی عرب جاتے ہیں مزید یہ کہ دونوں ممالک کی خارجہ پالیسی میں اتحاد عالم اسلام کے اصول کو بہت اہمیت حاصل ہے۔

قیام پاکستان اور سعودی عرب:

قیام پاکستان سے پہلے سعودی عرب نے نہ صرف تحریک پاکستان کی حمایت کی بلکہ پاکستان کے قیام کے فوری بعد سعودی عرب نے پاکستان کو تسلیم کیا۔ 1951ء میں پاکستان اور سعودی عرب کے درمیان پہلا معاہدہ ہوا جس سے دونوں ممالک کے درمیان دوطرفہ تعلقات کا باقاعدہ آغاز ہو گیا۔

مالی امداد:

سعودی عرب نے پاکستان میں سیمنٹ و دیگر فیکٹریاں لگانے کے لئے ایک ارب روپے کی امداد فراہم کی۔ دفاعی میدان میں سعودی عرب کے ساتھ پاکستان نے تعاون کیا اور سعودی عرب کی فوج کو جدید خطوط پر منظم کرنے کے لئے گراں قدر خدمات سرانجام دیں۔ شاہ فیصل نے اسلام آباد میں فیصل مسجد اور انٹرنیشنل اسلامک یونیورسٹی کی تعمیر کے لئے خطیر رقم فراہم کی۔ 1998ء "پاک سعودی اکنامک کمیشن" ریاض میں قائم کیا گیا۔ جس نے پاکستان میں 155 منصوبوں پر کام کرنا شروع کر دیا اور ان کی تکمیل کے لئے معاشی امداد مہیا کی۔ اس کمیشن کی سرپرستی میں مختلف بنک، صنعتی یونٹ، کیمیائی کھاد، سیمنٹ کے کارخانے مصروف عمل ہیں۔

1965ء اور 1971ء کی جنگوں میں مدد:

1965ء اور 1971ء کی پاک بھارت جنگوں میں سعودی عرب نے پاکستان کے موقف کی بھرپور حمایت کی اور مالی امداد بھی فراہم کی۔ مسئلہ کشمیر پر سعودی عرب کی حکومت نے پاکستان کا ساتھ دیا۔ دوسری اسلامی کانفرنس 1974ء کے انعقاد کے سلسلہ میں شاہ فیصل نے پاکستان کی بھرپور معاونت کی۔

مسئلہ افغانستان:

افغانستان کے مسئلہ پر بھی سعودی عرب نے پاکستان کے موقف کی تائید کی۔ 1991ء کے شرق وسطیٰ کے انتشار میں پاکستان نے سعودی عرب کے موقف کی نہ صرف حمایت کی بلکہ مدد بھی فراہم کی۔ سعودی عرب کی مقدس زمین کے تحفظ کے لئے پاک فوج کے دستے بھیجے گئے اور سعودی حکمرانوں نے افغانستان کے مسئلے کے حل کے لئے افغان عوام اور پاکستان کی خواہشات کا مکمل ساتھ دیا اور افغانستان کے مہاجرین کی آبادکاری میں پاکستان کی مالی امداد کی۔

دوطرفہ دوستی:

1999ء پاکستان کے صدر جنرل پرویز مشرف نے سعودی عرب کا دورہ کیا اور دوطرفہ دوستی کے معاہدوں پر دستخط ہوئے۔ اسی طرح 2003ء میں پاکستان کے نئے وزیراعظم نے بھی سعودی عرب کا سرکاری دورہ کیا اور کئی معاہدوں کے ذریعے دوستی کو مزید مضبوط بنایا۔

مسئلہ کشمیر:

15 اکتوبر 1965ء کو سعودی عرب کے وفد نے اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی میں شرکت کی۔ سعودی وفد نے مسئلہ کشمیر پر پاکستانی موقف کی پرزور حمایت کی۔ اس موقع پر انہوں نے کہا کہ کشمیر کے باشندوں کو زیادہ دیر تک محکوم نہیں رکھا جا سکتا اگر بھارت عربوں کے ساتھ خوشگوار تعلقات چاہتا ہے تو وہ کشمیریوں کو جلد از جلد حق خودارادیت دینے کا اہتمام کرے۔ شاہ فیصل، شاہ فہد، شاہ خالد کے بعد شاہ عبداللہ نے بھی مسئلہ کشمیر پر پاکستان کی دوٹوک حمایت کی۔

روحانی وابستگی:

پاکستان کے عوام سعودی عرب سے روحانی وابستگی رکھتے ہیں۔ مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ کے مقدس شہر سعودی عرب کے علاقے حجاز میں واقع ہیں۔ تمام مسلمان اس سرزمین سے بے پناہ محبت رکھتے ہیں۔ پاکستانی حکمران اور لاکھوں مسلمان عقیدت مند ہر سال سعودی عرب جاتے ہیں اور دوسرے اسلامی ممالک کے مسلمانوں سے ملنے کا موقع ملتا ہے اور عالم اسلام کے مسائل کا حل تلاش کرنے کا موقع ملتا ہے۔ عالمی مساوات کے لئے حج مسلمانوں کی بہترین تربیت گاہ ہے۔

ایک ہوں مسلم حرم کی پاسبانی کے لئے نیل کے ساحل سے لے کر تا بخاکِ کاشغر (اقبالؒ)

خلیجی جنگ:

خلیجی جنگ (1991) کے دوران پاکستان نے کویت پر عراق کے قبضے کی شدید مذمت کی اور مقامات مقدسہ کی حفاظت کے لئے فوجیں سعودی عرب روانہ کیں۔

المختصر پاکستان اور سعودی عرب کے تعلقات ہمیشہ مثالی رہے اور اس میں روز بروز اضافہ ہو رہا ہے۔ دونوں ممالک اسلام کی سربلندی کے لئے کوشاں ہیں۔ پاکستان اور سعودی عرب کے باشندے آپس میں بھائی بھائی ہیں اور دکھ سکھ میں ایک دوسرے کے شریک ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ دونوں قوموں کو مضبوط رشتے میں باندھنے والی اسلام کی رسی بہت مضبوط ہے۔

بورڈ پیپرز 2019

ساہیوال بورڈ

مطالعہ پاکستان (گروپ۔فرسٹ) (معروضی)

(نیوکورس 2019 سالانہ)

وقت: 15منٹ کل نمبر: 10

نوٹ: ہر سوال کے چار ممکنہ جوابات A، B، C اور D دیئے گئے ہیں۔ جوابی کاپی پر ہر سوال کے سامنے دیئے گئے دائروں میں درست جواب کے مطابق متعلقہ دائرہ کو مارکر یا پین سے بھر دیجئے۔ ایک سے زیادہ دائروں کو پُر کرنے یا کاٹ کر پُر کرنے کی صورت میں مذکورہ جواب غلط تصور ہوگا۔

1	A	B	C	D
2	A	B	C	D
3	A	B	C	D
4	A	B	C	D
5	A	B	C	D
6	A	B	C	D
7	A	B	C	D
8	A	B	C	D
9	A	B	C	D
10	A	B	C	D

1۔ وادیٔ سندھ کی تہذیب پرانی ہے۔
(A) 1000سال (B) 2000سال (C) 5000سال (D) 6000سال

2۔ سپریم کورٹ کا صدر دفتر واقع ہے۔
(A) پشاور (B) کوئٹہ (C) اسلام آباد (D) لاہور

3۔ قراردادِ مقاصد پاس ہونے کا سال ہے۔
(A) 1947ء (B) 1948ء (C) 1949ء (D) 1950ء

4۔ نانگا پربت چوٹی کی بلندی ہے۔
(A) 7126میٹر (B) 8611میٹر (C) 6500میٹر (D) 8126میٹر

5۔ سٹیٹ بنک آف پاکستان کا قیام عمل میں لایا گیا۔
(A) 1947ء (B) 1948ء (C) 1949ء (D) 1950ء

6۔ جنگ آزادی لڑی گئی۔
(A) 1850ء (B) 1857ء (C) 1867ء (D) 1950ء

7۔ ورلڈ ٹریڈ سنٹر کا واقع رونما ہوا۔
(A) 11جون2001ء (B) 11جولائی2001ء (C) 11ستمبر2001ء (D) 11ستمبر2002ء

8۔ پنجاب میں تحفظِ نسواں ایکٹ منظور ہوا۔
(A) 2014ء (B) 2016ء (C) 2017ء (D) 2018ء

9۔ پاکستان کے لوگوں میں مشترک قدر ہے۔
(A) اسلام (B) زبان (C) لباس (D) عادات

10۔ وارث شاہؒ شاعر تھے۔
(A) پنجابی زبان کے (B) اردو زبان کے (C) سندھی زبان کے (D) سرائیکی زبان کے

ساہیوال بورڈ

مطالعہ پاکستان (گروپ۔فرسٹ) (انشائیہ)

وقت:1:45منٹ (نیوکورس2019سالانہ) کل نمبر:40

نوٹ: حصہ اول اور دوم لازمی ہیں۔

حصہ اول

2۔ کوئی سے چھ سوالات کے مختصر جوابات دیجئے۔ (6x2=12)

i۔ مسلم لیگ کے قیام کے دو مقاصد تحریر کیجئے۔

ii۔ ویول پلان کے کوئی دو نکات لکھیے۔

iii۔ مہاجرین کی آبادکاری کیلئے قائداعظمؒ کے دو اقدامات تحریر کیجئے۔

iv۔ پاکستان اور بھارت کے درمیان دریائی پانی کا مسئلہ کیسے حل ہوا؟

v۔ مٹھن کوٹ کی جغرافیائی اہمیت کیا ہے؟

vi۔ معاشی عدم توازن کے دو اسباب لکھیے۔

vii۔ 1973ء کے آئین کی دو اسلامی دفعات لکھیے۔

viii۔ سپریم کورٹ کے دو اختیارات لکھیے۔

ix۔ ڈینگی بخار کی علامات تحریر کیجئے۔

3۔ کوئی سے چھ سوالات کے مختصر جوابات دیجئے۔ (6x2=12)

i۔ اُن چار تعلیمی اداروں کے نام لکھیے جو تحریک علیگڑھ کے نتیجہ میں قائم ہوئے۔

ii۔ اردو زبان کی ترویج کیلئے چار شعراء کے نام لکھیے۔

iii۔ قومی یکجہتی سے کیا مراد ہے؟

iv۔ یکساں حقوق کی فراہمی سے کیا مراد ہے؟

v۔ چھوٹی صنعت سے کیا مراد ہے؟

vi۔ پاکستان کی چار اہم درآمدات کے نام لکھیے۔

vii۔ خواتین کے خلاف کیے گئے تشدد کی مختلف اقسام کیا ہیں؟

viii۔ خارجہ پالیسی سے کیا مراد ہے؟

ix۔ پاکستان، سعودی اکنامک کمیشن کے مقاصد کیا ہیں؟

حصہ دوم

(ہر سوال کے (8) نمبر ہیں)

نوٹ: ہر سوال کے (8) نمبر ہیں۔

4۔ قائداعظمؒ کے ارشادات کی روشنی میں نظریہ پاکستان کی وضاحت کیجئے۔

5۔ حضرت عمرؓ کے دور کی انتظامی خصوصیات بیان کیجئے۔

6۔ پاکستان میں قومی یکجہتی کو درپیش مسائل کو کن طریقوں سے حل کیا جاسکتا ہے؟ وضاحت کیجئے۔

سرگودھا بورڈ

مطالعہ پاکستان (گروپ۔فرسٹ) (معروضی)

(نیوکورس 2019 سالانہ)

وقت: 15 منٹ کل نمبر: 10

نوٹ: ہر سوال کے چار ممکنہ جوابات D,C,B,A دیئے گئے ہیں۔ جوابی کاپی پر ہر سوال کے سامنے دیئے گئے دائروں میں درست جواب کے مطابق متعلقہ دائرہ کو مار کر یا پین سے بھر دیجئے۔ ایک سے زیادہ دائروں کو پُر کرنے یا کاٹ کر پُر کرنے کی صورت میں مذکورہ جواب غلط تصور ہوگا۔

1	A	B	C	D
2	A	B	C	D
3	A	B	C	D
4	A	B	C	D
5	A	B	C	D
6	A	B	C	D
7	A	B	C	D
8	A	B	C	D
9	A	B	C	D
10	A	B	C	D

1۔ انٹرنیٹ کے ذریعے کاروبار کو کیا کہتے ہیں؟
(A) کوریئر (B) کریڈٹ کارڈ (C) حکمت عملی (D) ای۔کامرس

2۔ پاکستان اور افغانستان کی مشترک سرحد کی لمبائی ہے۔
(A) 2452 کلومیٹر (B) 2350 کلومیٹر (C) 2282 کلومیٹر (D) 2252 کلومیٹر

3۔ آل انڈیا مسلم لیگ کا قیام کس شہر میں عمل میں آیا۔
(A) کراچی (B) لاہور (C) دہلی (D) ڈھاکہ

4۔ باؤنڈری کمیشن کا سربراہ کون تھا؟
(A) لارڈ منٹو (B) لارڈ کرزن (C) ماؤنٹ بیٹن (D) ریڈکلف

5۔ پاکستان کا کل رقبہ ہے۔
(A) 795095 مربع کلومیٹر (B) 896096 مربع کلومیٹر (C) 696095 مربع کلومیٹر (D) 796096 مربع کلومیٹر

6۔ دستور پاکستان 1956ء کا نفاذ کب ہوا۔
(A) 23 مارچ (B) 14 اگست (C) 8 جون (D) 27 اکتوبر

7۔ قومی اسمبلی کے ارکان کی کل تعداد۔
(A) 275 (B) 342 (C) 237 (D) 100

8۔ برصغیر پر مسلمانوں نے کتنے سال حکومت کی؟
(A) 5000 سال (B) 8000 سال (C) 1000 سال (D) 1200 سال

9۔ قرآن پاک کا پہلا ترجمہ جس زبان میں ہوا۔
(A) پنجابی (B) کشمیری (C) سندھی (D) بلوچی

10۔ اسلامی ریاست جس کے سامنے جوابدہ ہوتی ہے۔
(A) مجلس شوریٰ (B) عوام (C) اللہ تعالیٰ (D) امیرالمومنین

سرگودھا بورڈ

مطالعہ پاکستان (گروپ۔فرسٹ) (انشائیہ)

(نیو کورس 2019 سالانہ)

وقت: 1:45 منٹ کل نمبر: 40

نوٹ: حصہ اول اور دوم لازمی ہیں۔

حصہ اول

2۔ کوئی سے چھ سوالات کے مختصر جوابات دیجئے۔ (6x2=12)

i۔ کابینہ مشن میں شامل دو وزراء کے نام تحریر کیجئے۔

ii۔ مولانا نذیر احمد کی تحریر کردہ دو کُتب کے نام تحریر کیجئے۔

iii۔ ریاست حیدر آباد دکن پر بھارت نے کیسے قبضہ کیا؟

iv۔ قائداعظمؒ نے طلباء کو کیا نصیحت کی تھی؟

v۔ پیانہ کی تعریف کیجئے۔

vi۔ خطوط طول بلد کون سے خطوط ہیں؟

vii۔ اسلامی نظریاتی کونسل کے دو فرائض بیان کیجئے۔

viii۔ پاکستان کی پارلیمنٹ کے دو اختیارات تحریر کیجئے۔

ix۔ ڈینگی کے مریض کو کس قسم کی غذا دینی چاہیے۔

3۔ کوئی سے چھ سوالات کے مختصر جوابات دیجئے۔ (6x2=12)

i۔ پاکستان میں مذہبی ہم آہنگی کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟

ii۔ سندھی زبان کے چار شعراء کے نام لکھیں۔

iii۔ کشمیری زبان کا چوتھا دور کیوں اہم ہے؟

iv۔ اسلامی ریاست کی تعریف کریں۔

v۔ چھوٹی صنعت کیا ہوتی ہے؟

vi۔ پاکستان کی چار درآمدات کے نام تحریر کریں۔

vii۔ خواتین کے کام کرنے کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟

viii۔ انتظامی یکون سے کیا مراد ہے؟

ix۔ وزارت خارجہ کیا فرائض سرانجام دیتی ہے؟

حصہ دوم

(ہر سوال کے (8) نمبر ہیں)

نوٹ: ہر سوال کے (8) نمبر ہیں۔

4۔ قیام پاکستان کے چار ابتدائی مسائل بیان کیجئے۔

5۔ وادیٔ سندھ کی ثقافت کی خصوصیات بیان کریں۔

6۔ پاکستان اور چین کے باہمی تعلقات پر نوٹ تحریر کریں۔

فیصل آباد بورڈ

مطالعہ پاکستان (گروپ۔فرسٹ) (معروضی)

وقت: 15 منٹ (نیوکورس 2019 سالانہ) کل نمبر: 10

نوٹ: ہر سوال کے چار ممکنہ جوابات A,B,C اور D دیئے گئے ہیں۔ جوابی کاپی پر ہر سوال کے سامنے دیئے گئے دائروں میں درست جواب کے مطابق متعلقہ دائرہ کو مارکر یا پین سے بھر دیجئے۔ ایک سے زیادہ دائروں کو پُر کرنے یا کاٹ کر پُر کرنے کی صورت میں مذکورہ جواب غلط تصور ہوگا۔

1	A	B	C	D	6	A	B	C	D
2	A	B	C	D	7	A	B	C	D
3	A	B	C	D	8	A	B	C	D
4	A	B	C	D	9	A	B	C	D
5	A	B	C	D	10	A	B	C	D

1۔ پاکستان کو آزادی کے بعد سب سے پہلے کس ملک نے تسلیم کیا؟
(A) انڈیا (B) فرانس (C) ایران (D) امریکہ

2۔ پاکستان کا نہری نظام ______ سال پرانا ہے۔
(A) 140 (B) 150 (C) 160 (D) 170

3۔ کونسی ریاست اتحاد کا مظہر ہوتی ہے؟
(A) اسلامی (B) غیر اسلامی (C) صدارتی (D) پارلیمانی

4۔ بلوچی زبان میں پہلا مجلہ کس سن میں شائع ہوا؟
(A) 1950ء (B) 1960ء (C) 1970ء (D) 1980ء

5۔ وادئ سندھ کی تہذیب ______ سال پرانی ہے۔
(A) 3000 (B) 4000 (C) 5000 (D) 6000

6۔ پاکستان میں سینٹ کے ارکان کی تعداد کتنی ہے؟
(A) 101 (B) 102 (C) 103 (D) 104

7۔ پاکستان میں زکوٰۃ و عشر کا نظام کب نافذ ہوا؟
(A) 1979ء (B) 1980ء (C) 1981ء (D) 1982ء

8۔ کے۔ٹو کا اصل نام کیا ہے؟
(A) گوڈون آسٹن (B) کیم ٹو (C) کائٹ ٹو (D) کارگل

9۔ جونا گڑھ کی ریاست اور کراچی کے درمیان کتنا فاصلہ ہے؟
(A) 480 km (B) 490 km (C) 500 km (D) 510 km

10۔ جنگ آزادی کس سال لڑی گئی؟
(A) 1847 (B) 1857ء (C) 1867ء (D) 1877ء

فیصل آباد بورڈ

مطالعہ پاکستان (گروپ۔فرسٹ) (انشائیہ)

وقت: 1:45 منٹ (نیو کورس 2019 سالانہ) کل نمبر: 40

نوٹ: حصہ اول اور دوم لازمی ہیں۔

حصہ اول

2۔ کوئی سے چھ سوالات کے مختصر جوابات دیجئے۔ (6x2=12)

i۔ سرسید احمد خاں کی دو تعلیمی خدمات لکھئے۔

ii۔ کرپس مشن کی دو تجاویز لکھئے۔

iii۔ ریاست حیدرآباد پر بھارت نے کب قبضہ کیا؟

iv۔ صوبائیت پرستی سے کیا مراد ہے؟

v۔ پاکستان کی سطح کونسی چار طبعی خدوخال پر مشتمل ہے؟

vi۔ میپ پروجیکشن سے کیا مراد ہے؟

vii۔ وفاقی نظام حکومت سے کیا مراد ہے؟

viii۔ وزیر اور وزیر مملکت میں کیا فرق ہے؟

ix۔ ڈینگی مچھر عموماً کن اوقات میں حملہ کرتا ہے؟

3۔ کوئی سے چھ سوالات کے مختصر جوابات دیجئے۔ (6x2=12)

i۔ گندھارا تہذیب کے حوالہ سے دو پہلوؤں کی نشاندہی کیجئے۔

ii۔ فن خطاطی میں دلچسپی رکھنے والے دو مغل بادشاہوں کے نام لکھئے۔

iii۔ پشتو زبان کی شاعری کے دو اہم موضوعات کونسے ہیں؟

iv۔ کشمیری زبان کا پانچواں دور بیان کیجئے۔

v۔ قومی یکجہتی سے کیا مراد ہے؟

vi۔ زرعی بنک بنانے کا کوئی ایک اہم مقصد بیان کیجئے۔

vii۔ پاکستان کی چار اہم درآمدات لکھیے۔

viii۔ سکوتی حکمنامہ کیا ہوتا ہے؟

ix۔ پاکستان کی خارجہ پالیسی کے دو مقاصد تحریر کیجئے۔

حصہ دوم

(ہر سوال کے (8) نمبر ہیں)

نوٹ: ہر سوال کے (8) نمبر ہیں۔

4۔ کابینہ مشن پلان 1946ء پر نوٹ تحریر کیجئے۔

5۔ حضرت عمرؓ کے دور کی انتظامیہ کی خصوصیات بیان کیجئے۔

6۔ پاکستان کی خارجہ پالیسی کے بنیادی اصول لکھئے۔

گوجرانوالا بورڈ

مطالعہ پاکستان (گروپ۔فرسٹ) (معروضی)

(نیوکورس 2019 سالانہ)

وقت: 15 منٹ کل نمبر: 10

نوٹ: ہر سوال کے چار ممکنہ جوابات A،B،C اور D دیئے گئے ہیں۔ جوابی کاپی پر ہر سوال کے سامنے دیئے گئے دائروں میں درست جواب کے مطابق متعلقہ دائرہ کو مارکر یا پین سے بھر دیجئے۔ ایک سے زیادہ دائروں کو پُر کرنے یا کاٹ کر پُر کرنے کی صورت میں مذکورہ جواب غلط تصور ہوگا۔

1	(A)	(B)	(C)	(D)
2	(A)	(B)	(C)	(D)
3	(A)	(B)	(C)	(D)
4	(A)	(B)	(C)	(D)
5	(A)	(B)	(C)	(D)
6	(A)	(B)	(C)	(D)
7	(A)	(B)	(C)	(D)
8	(A)	(B)	(C)	(D)
9	(A)	(B)	(C)	(D)
10	(A)	(B)	(C)	(D)

1۔ پاکستان نے ایٹمی دھماکے ________ ء میں کیے:

(A) 1997 (B) 1998 (C) 1999 (D) 2000

2۔ پاکستان میں چوتھا پانچ سالہ منصوبہ ________ ء میں شروع ہوا۔

(A) 1965 (B) 1970 (C) 1960 (D) 1975

3۔ برصغیر پر مسلمانوں نے ________ سال حکومت کی۔

(A) 750 (B) 1000 (C) 800 (D) 1200

4۔ تحریکِ خلافت کا آغاز ________ ء میں ہوا۔

(A) 1917 (B) 1918 (C) 1919 (D) 1920

5۔ پاکستان کا کل رقبہ ________ مربع کلومیٹر ہے۔

(A) 596096 (B) 696096 (C) 796096 (D) 896096

6۔ پاکستان میں سینٹ کے ارکان کی تعداد ________ ہے۔

(A) 100 (B) 102 (C) 103 (D) 104

7۔ پاکستان میں لڑکی کی شادی کے لئے عمر کی کم از کم حد ________ سال ہے۔

(A) 16 (B) 18 (C) 20 (D) 22

8۔ ہاشم شاہ کا مشہور قصہ ________ ہے۔

(A) ہیر رانجھا (B) سسی پنوں (C) سوہنی مہینوال (D) مرزا صاحباں

9۔ ریاست جوناگڑھ اور کراچی کے درمیان فاصلہ ________ کلومیٹر ہے۔

(A) 470 (B) 480 (C) 490 (D) 500

10۔ پاکستان کا پہلا دستور ________ ء میں نافذ ہوا۔

(A) 1949 (B) 1956 (C) 1962 (D) 1973

گوجرانوالا بورڈ

مطالعہ پاکستان (گروپ۔فرسٹ) (انشائیہ)

(نیو کورس 2019 سالانہ)

وقت: 1:45 منٹ کل نمبر: 40

نوٹ: حصہ اول اور دوم لازمی ہیں۔

حصہ اول

2۔ کوئی سے چھ سوالات کے مختصر جوابات دیجئے۔ (6x2=12)

i۔ سرسید احمد خاں کی کوئی دو سیاسی خدمات لکھئے۔

ii۔ قرارداد پاکستان کے دو بنیادی نکات تحریر کیجئے۔

iii۔ ریاست حیدر آباد دکن پر بھارت نے کیسے قبضہ کیا؟

iv۔ "صوبائیت اور نسل پرستی" سے کیا مراد ہے؟

v۔ پاکستان کی دو اہم بندرگاہوں کے نام لکھئے۔

vi۔ "میپ پروجیکشن" سے کیا مراد ہے؟

vii۔ انسانی حقوق کی دو خصوصیات تحریر کیجئے۔

viii۔ حضرت عمرؓ نے زمین کے متعلق کیا پالیسی اختیار کی تھی؟

ix۔ ڈینگی بخار پر قابو پانے کے لئے کون سی ادویات استعمال کی جاتی ہیں؟

3۔ کوئی سے چھ سوالات کے مختصر جوابات دیجئے۔ (6x2=12)

i۔ انگریز ماہر آثار قدیمہ سرجان مارشل نے پاکستان میں کیا کام کیا؟

ii۔ کشمیری زبان کے چار شعراء کے نام لکھئے۔

iii۔ اسلامی ریاست کی تعریف کیجئے۔

iv۔ قومی یکجہتی کی اہمیت کیا ہے؟

v۔ ادائیگیوں کا توازن کیسے درست ہو سکتا ہے؟

vi۔ پاکستان کی چار اہم معدنیات کے نام لکھئے۔

vii۔ اسلام میں خواتین کے کیا حقوق ہیں؟

viii۔ "دوطرفہ تعلقات" سے کیا مراد ہے؟

ix۔ ورلڈ ٹریڈ سنٹر کا واقعہ مختصراً بیان کیجئے۔

حصہ دوم

(ہر سوال کے (8) نمبر ہیں)

نوٹ: ہر سوال کے (8) نمبر ہیں۔

4۔ مسلم لیگ کے قیام کے اسباب تحریر کیجئے۔

5۔ پاکستان کی ثقافتی خصوصیات کیا ہیں؟

6۔ پاکستان کی خارجہ پالیسی کے مقاصد اور تشکیل کے ذرائع بیان کیجئے۔

ملتان بورڈ

مطالعہ پاکستان (گروپ۔فرسٹ) (معروضی)

(نیوکورس 2019 سالانہ)

وقت: 15 منٹ کل نمبر: 10

نوٹ: ہر سوال کے چار ممکنہ جوابات A، B، C اور D دیئے گئے ہیں۔ جوابی کاپی پر ہر سوال کے سامنے دیئے گئے دائروں میں درست جواب کے مطابق متعلقہ دائرہ کو مارکر یا پین سے بھر دیجئے۔ ایک سے زیادہ دائروں کو پُر کرنے یا کاٹ کر پُر کرنے کی صورت میں مذکورہ جواب غلط تصور ہوگا۔

1	(A)	(B)	(C)	(D)
2	(A)	(B)	(C)	(D)
3	(A)	(B)	(C)	(D)
4	(A)	(B)	(C)	(D)
5	(A)	(B)	(C)	(D)
6	(A)	(B)	(C)	(D)
7	(A)	(B)	(C)	(D)
8	(A)	(B)	(C)	(D)
9	(A)	(B)	(C)	(D)
10	(A)	(B)	(C)	(D)

1۔ آٹھواں پانچ سالہ منصوبہ ______ میں شروع ہوا۔

(A) 1993 (B) 1994 (C) 1960 (D) 1965

2۔ پاکستان اور افغانستان کی مشترکہ سرحد کی لمبائی ہے۔

(A) 2252 کلومیٹرز (B) 2282 کلومیٹرز (C) 2350 کلومیٹرز (D) 2450 کلومیٹرز

3۔ "پاکستان ناگزیر تھا" کا مصنف تھا۔

(A) صفدر محمود (B) عبدالحلیم (C) سر سید احمد خاں (D) سید حسن ریاض

4۔ تقسیم برصغیر کے وقت ہندوستان کا وائسرائے ______ تھا۔

(A) لارڈ کرزن (B) لارڈ ویول (C) لارڈ منٹو (D) لارڈ ماؤنٹ بیٹن

5۔ شاہراہ ریشم ______ سے پاکستان کو چین سے ملاتی ہے۔

(A) درہ خنجراب (B) درہ خیبر (C) درہ ٹوچی (D) درہ گومل

6۔ دستور پاکستان 1962ء ______ نے منظور کروایا۔

(A) محمد علی (B) محمد علی بوگرہ (C) ایوب خان (D) بینظیر

7۔ پاکستان کی پارلیمنٹ کے ______ ایوان ہیں۔

(A) دو (B) چار (C) ایک (D) تین

8۔ برصغیر میں مسلمانوں نے ______ سال حکومت کی۔

(A) 500 (B) 800 (C) 1000 (D) 1200

9۔ 1847ء میں شاہ جہاں نے آگرہ کی بجائے ______ کو دارالحکومت بنایا۔

(A) مدارس (B) کراچی (C) ڈھاکہ (D) دہلی

10۔ پاکستان میں ______ فی صد افراد غربت کی زندگی گزارتے ہیں۔

(A) 15 (B) 35 (C) 25 (D) 50

ملتان بورڈ

مطالعہ پاکستان (گروپ۔فرسٹ) (انشائیہ)

(نیو کورس 2019 سالانہ)

وقت: 1:45 منٹ　　　　کل نمبر: 40

نوٹ: حصہ اول اور دوم لازمی ہیں۔

﴿حصہ اول﴾

2۔ کوئی سے چھ سوالات کے مختصر جوابات دیجئے۔ (6x2=12)

i۔ نظریہ سے کیا مراد ہے؟

ii۔ مسلم لیگ کے قیام کے دو مقاصد تحریر کیجئے۔

iii۔ پاکستان کب اقوام متحدہ کا رکن بنا؟

iv۔ قائداعظمؒ کی قائدانہ صلاحیت مختصراً تحریر کریں۔

v۔ معاشی عدم توازن کے دو اسباب لکھیے۔

vi۔ نقشہ کی تعریف کیجئے۔

vii۔ شہریوں کے دو سیاسی حقوق لکھیے۔

viii۔ مذہبی آزادی سے کیا مراد ہے؟

ix۔ ڈینگی مچھر کے کاٹنے سے بچنے کے لیے دو تدابیر لکھیے۔

3۔ کوئی سے چھ سوالات کے مختصر جوابات دیجئے۔ (6x2=12)

i۔ پاکستان کے چار مشہور میلوں اور عرسوں کے نام لکھیں۔

ii۔ بلوچی شاعری کے حوالے سے ''رزمیہ شعری'' کے موضوعات لکھیں۔

iii۔ پشتو زبان کے دو مشہور شعراء کے نام لکھیں۔

iv۔ اسلامی ریاست اور قومی یک جہتی کا آپس میں کیا تعلق ہے؟

v۔ اہم ذرائع نقل و حمل کون سے ہیں؟

vi۔ معاشی منصوبہ بندی سے افراط آبادی کو کیسے کنٹرول کیا جاسکتا ہے؟

vii۔ خواتین کے خلاف تشدد کی کوئی دو اقسام کا مختصراً جائزہ لیں۔

viii۔ پاکستان کی خارجہ پالیسی کے دو بنیادی اصول تحریر کریں۔

ix۔ پاکستان سعودی اکنامک کمیشن کے کیا مقاصد ہیں؟

﴿حصہ دوم﴾

(ہر سوال کے (8) نمبر ہیں)

نوٹ: ہر سوال کے (8) نمبر ہیں۔

4۔ کابینہ مشن بھارت کیوں بھیجا گیا؟ سیاسی جماعتوں کا اس کی تجاویز پر کیا ردعمل تھا؟ وضاحت کیجئے۔

5۔ پاکستان کے ثقافتی ورثہ کے نمایاں پہلو لکھیں۔

6۔ خارجہ پالیسی کی تعریف کیجئے اور اس کے مقاصد بیان کیجئے۔

ڈی۔جی۔کے۔ بورڈ

مطالعہ پاکستان (گروپ۔فرسٹ) (معروضی)

وقت:15منٹ (نیوکورس 2019 سالانہ) کل نمبر:10

نوٹ: ہرسوال کے چار ممکنہ جوابات A,B,C اور D دیئے گئے ہیں۔ جوابی کاپی پر ہر سوال کے سامنے دیئے گئے دائروں میں درست جواب کے مطابق متعلقہ دائرہ کو مارکر یا پین سے بھر دیجئے۔ ایک سے زیادہ دائروں کو پُر کرنے یا کاٹ کر پُر کرنے کی صورت میں مذکورہ جواب غلط تصور ہوگا۔

1	A	B	C	D	6	A	B	C	D
2	A	B	C	D	7	A	B	C	D
3	A	B	C	D	8	A	B	C	D
4	A	B	C	D	9	A	B	C	D
5	A	B	C	D	10	A	B	C	D

1۔ قاضی محمد عیسیٰ کا تعلق کس صوبے سے تھا؟

(A) پنجاب (B) سندھ (C) خیبر پختونخواہ (D) بلوچستان

2۔ تقسیم برصغیر کے وقت ہندوستان میں وائسرائے کون تھا؟

(A) لارڈ کرزن (B) لارڈ ویول (C) لارڈ منٹو (D) لارڈ ماؤنٹ بیٹن

3۔ شاہراہ ریشم پاکستان کو کس ملک سے ملاتی ہے؟

(A) چین (B) انڈیا (C) ایران (D) افغانستان

4۔ قرارداد مقاصد کس وزیراعظم کے دور میں پیش ہوئی؟

(A) خواجہ ناظم الدین (B) چوہدری محمد علی (C) لیاقت علی خاں (D) محمد علی بوگرا

5۔ پاکستان میں سینٹ کے ارکان کی کل تعداد ہے؟

(A) 104 (B) 63 (C) 87 (D) 50

6۔ موہن جوداڑو کے کھنڈرات کس شہر کے قریب ہیں؟

(A) ساہیوال (B) لاڑکانہ (C) ٹیکسلا (D) ملتان

7۔ قرآن پاک کا پہلا ترجمہ کس زبان میں ہوا؟

(A) پنجابی (B) کشمیری (C) سندھی (D) بلوچی

8۔ اسلامی ریاست کی تشکیل حضرت محمد ﷺ نے کس شہر میں فرمائی؟

(A) مکہ (B) مدینہ (C) طائف (D) تبوک

9۔ چودہ سو سال پہلے اسلام نے کون سے حقوق خواتین کو دیئے۔

(A) جائیداد کا حق (B) وراثت کا حق (C) عزت ووقار کا حق (D) اوپر والے تمام

10۔ "سندھ طاس معاہدہ" پر کب دستخط ہوئے؟

(A) 1960 (B) 1962 (C) 1965 (D) 1967

ڈی ۔ جی ۔ کے ۔ بورڈ

مطالعہ پاکستان (گروپ ۔ فرسٹ) (انشائیہ)

وقت: 1:45 منٹ (نیوکورس 2019 سالانہ) کل نمبر: 40

نوٹ: حصہ اول اور دوم لازمی ہیں۔

حصہ اول

2۔ کوئی سے چھ سوالات کے مختصر جوابات دیجئے۔ (6x2=12)

i۔ سرسید احمد خاں کی چار تصانیف کے نام لکھیے۔

ii۔ کابینہ مشن پلان میں صوبائی گروپ کی تشکیل کیسے ہوئی؟

iii۔ قائداعظم محمد علی جناح نے مہاجرین کی آبادکاری میں کیا کردار ادا کیا؟

iv۔ جوناگڑھ ریاست کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟

v۔ معاشی عدم توازن سے کیا مراد ہے؟

vi۔ چار وسطی ایشیائی ممالک کے نام لکھیے۔

vii۔ اسلامی نظریاتی کونسل کے دو فرائض تحریر کیجئے۔

viii۔ بنیادی اصولوں کی کمیٹی کی دوسری رپورٹ کب اور کس نے پیش کی؟

ix۔ وفاقی وزیر اور وزیر مملکت میں فرق بتائیے۔

3۔ کوئی سے چھ سوالات کے مختصر جوابات دیجئے۔ (6x2=12)

i۔ ثقافت کی تعریف کیجئے۔

ii۔ بلوچی شاعری کے حوالے سے "رزمیہ شاعری" کے موضوعات تحریر کیجئے۔

iii۔ پنجابی زبان کے دو لہجوں کے نام لکھیے۔

iv۔ اسلامی ریاست کی افادیت لکھیے۔

v۔ صحت کے دو مسائل لکھیے۔

vi۔ ڈینگی مچھر عموماً کس وقت کاٹتا ہے؟

vii۔ خواتین کے خلاف کیے گئے تشدد کی مختلف اقسام کیا ہیں؟

viii۔ انتظامی تکون سے کیا مراد ہے؟

ix۔ پاکستان اور سعودی اکنامک کمیشن کے کیا مقاصد ہیں؟

حصہ دوم

(ہر سوال کے (8) نمبر ہیں)

نوٹ: ہر سوال کے (8) نمبر ہیں۔

4۔ نظریہ پاکستان کے بنیادی اصول کیا ہیں؟

5۔ اچھے نظام حکومت کی آٹھ خصوصیات بیان کیجئے۔

6۔ پاکستان میں زرعی شعبے کی اہمیت اور افادیت بیان کیجئے۔

راولپنڈی بورڈ

مطالعہ پاکستان (گروپ۔فرسٹ) (معروضی)

(نیوکورس 2019 سالانہ)

وقت: 15 منٹ کل نمبر: 10

نوٹ: ہر سوال کے چار ممکنہ جوابات A، B، C اور D دیے گئے ہیں۔ جوابی کاپی پر ہر سوال کے سامنے دیے گئے دائروں میں درست جواب کے مطابق متعلقہ دائرہ کو مارکر یا پین سے بھر دیجئے۔ ایک سے زیادہ دائروں کو پُر کرنے یا کاٹ کر پُر کرنے کی صورت میں مذکورہ جواب غلط تصور ہوگا۔

1	(A)	(B)	(C)	(D)
2	(A)	(B)	(C)	(D)
3	(A)	(B)	(C)	(D)
4	(A)	(B)	(C)	(D)
5	(A)	(B)	(C)	(D)
6	(A)	(B)	(C)	(D)
7	(A)	(B)	(C)	(D)
8	(A)	(B)	(C)	(D)
9	(A)	(B)	(C)	(D)
10	(A)	(B)	(C)	(D)

1۔ سپریم کورٹ کا صدر دفتر کس شہر میں واقع ہے؟

(A) اسلام آباد (B) لاہور (C) کراچی (D) پشاور

2۔ تان سین کس مغل بادشاہ کے دربار میں موسیقار تھا۔

(A) بابر (B) اکبر (C) جہانگیر (D) شاہ جہاں

3۔ پشتو زبان کی پہلی کتاب کا نام ہے۔

(A) شاہکار (B) بکیر راغلے (C) تذکرۃ الاولیاء (D) پٹہ خزانہ

4۔ اسلامی ریاست کس کے سامنے جوابدہ ہوتی ہے؟

(A) مجلس شوریٰ (B) امیر المومنین (C) اللہ تعالیٰ (D) عوام

5۔ اشیاء کی طلب میں اضافے سے۔

(A) قیمتیں بڑھتی ہیں (B) قیمتیں کم ہوتی ہیں (C) رسد بڑھتی ہے (D) رسد کم ہوتی ہے

6۔ پاکستان ایٹمی قوت بنا۔

(A) 2000ء (B) 1999ء (C) 1997ء (D) 1998ء

7۔ اخبار زمیندار شائع کیا۔

(A) محمد علی جوہر (B) ابوالکلام آزاد (C) محبوب عالم (D) ظفر علی خاں

8۔ متحدہ ہندوستان میں 1947ء تک کل کتنی آرڈیننس فیکٹریاں کام کر رہی تھیں؟

(A) 10 (B) 12 (C) 16 (D) 20

9۔ پاکستان کے شمال مغرب میں کون سا پہاڑی سلسلہ ہے؟

(A) کوہ ہمالیہ (B) کوہ قراقرم (C) کوہ ہندوکش (D) کوہ سفید

10۔ مشرقی پاکستان الگ ہو کر بنگلہ دیش بنا۔

(A) 1970 (B) 1971 (C) 1972 (D) 1973

راولپنڈی بورڈ

مطالعہ پاکستان (گروپ۔فرسٹ) (انشائیہ)

وقت: 1:45 منٹ (نیو کورس 2019 سالانہ) کل نمبر: 40

نوٹ: حصہ اول اور دوم لازمی ہیں۔

حصہ اول

2۔ کوئی سے چھ سوالات کے مختصر جوابات دیجئے۔ (6x2=12)

i۔ تحریک خلافت کے دوران گاندھی نے مسلمانوں کو کیا مشورہ دیا؟

ii۔ مسلم لیگ کے قیام کے دو مقاصد تحریر کیجئے۔

iii۔ قائداعظم نے 11 اکتوبر 1947ء کو سرکاری ملازمین سے خطاب کرتے ہوئے کیا فرمایا؟

iv۔ صوبائیت اور نسل پرستی سے کیا مراد ہے؟

v۔ پاکستان کے لیے افغانستان اور وسطی ایشائی ممالک کی کیا اہمیت ہے؟

vi۔ شمالی پہاڑوں کی اہمیت بیان کریں۔

vii۔ 1962ء کے آئین کی دو اسلامی دفعات لکھیے۔

viii۔ 1973ء کے آئین کے تحت مسلمان کی تعریف کیجئے۔

ix۔ "وزارت" کسے کہتے ہیں؟

3۔ کوئی سے چھ سوالات کے مختصر جوابات دیجئے۔ (6x2=12)

i۔ پاکستان میں کونسے اسلامی تہوار منائے جاتے ہیں؟

ii۔ سندھی زبان کے دو شعراء کے نام لکھیں۔

iii۔ کشمیری زبان کا پانچواں دور بیان کریں۔

iv۔ قومی یکجہتی سے کیا مراد ہے؟

v۔ تیسرے پانچ سالہ منصوبہ کے دو نکات لکھیے۔

vi۔ پاکستان کی دو اہم معدنیات کے نام لکھیے۔

vii۔ خواتین کے خلاف کیے گئے تشدد کی مختلف اقسام کیا ہیں؟

viii۔ خارجہ پالیسی سے کیا مراد ہے؟

ix۔ قومی سلامتی سے کیا مراد ہے؟

حصہ دوم

(ہر سوال کے (8) نمبر ہیں)

نوٹ: ہر سوال کے (8) نمبر ہیں۔

4۔ سر سید احمد خان کی تعلیمی خدمات بیان کیجئے۔

5۔ حضرت عمرؓ کے دور کی انتظامی خصوصیات بیان کیجئے۔

6۔ پاکستان میں قومی یکجہتی کے مسائل کیا ہیں؟ ان کے حل پر بحث کریں۔

لاہور بورڈ

مطالعہ پاکستان (گروپ۔سیکنڈ) (معروضی)

(نیو کورس 2019 سالانہ)

وقت: 15 منٹ　　　　کل نمبر: 10

نوٹ: ہر سوال کے چار ممکنہ جوابات C,B,A اور D دیے گئے ہیں۔ جوابی کاپی پر ہر سوال کے سامنے دیے گئے دائروں میں درست جواب کے مطابق متعلقہ دائرہ کو مارکر یا پین سے بھر دیجئے۔ ایک سے زیادہ دائروں کو پُر کرنے یا کاٹ کر پُر کرنے کی صورت میں مذکورہ جواب غلط تصور ہوگا۔

1	A	B	C	D
2	A	B	C	D
3	A	B	C	D
4	A	B	C	D
5	A	B	C	D
6	A	B	C	D
7	A	B	C	D
8	A	B	C	D
9	A	B	C	D
10	A	B	C	D

1۔ عبدالرحمان چغتائی کا تعلق کس فن سے تھا؟

(A) فن تعمیر　(B) موسیقی　(C) مصوری　(D) خطاطی

2۔ 1993ء میں پاکستان میں کونسا پانچ سالہ منصوبہ شروع کیا گیا:

(A) دوسرا　(B) چوتھا　(C) چھٹا　(D) آٹھواں

3۔ دستور پاکستان 1956ء کا نفاذ کب ہوا:

(A) 23 مارچ　(B) 14 اگست　(C) 8 جون　(D) 27 اکتوبر

4۔ پشتو زبان کی پہلی کتاب کا نام ہے:

(A) پٹہ خزانہ　(B) مسدس　(C) تاریخ پشتو　(D) تاریخ صوبہ سرحد

5۔ متحدہ برصغیر میں 1947ء تک کتنی آرڈیننس فیکٹریاں کام کر رہی تھیں:

(A) 10　(B) 12　(C) 16　(D) 20

6۔ قومی اسمبلی کے اراکین کتنے سال کے لئے منتخب ہوتے ہیں:

(A) 4 سال　(B) 5 سال　(C) 6 سال　(D) 7 سال

7۔ آل انڈیا مسلم لیگ کا قیام جس سال ہوا:

(A) 1885 A.D ء　(B) 1926 A.D ء　(C) 1906 A.D ء　(D) 1940 A.D ء

8۔ پاکستان نے ایٹمی دھماکے کس سال کیے:

(A) 1997 A.D ء　(B) 1998 A.D ء　(C) 1999 A.D ء　(D) 2000 A.D ء

9۔ یہ قول کس کا ہے: ''مشترکہ زبان سے کوئی چیز اہم نہیں جو قومی اتحاد پیدا کرتی ہے''۔

(A) قائداعظمؒ　(B) حالی　(C) ریمزے میور　(D) سر سید احمد خان

10۔ کے۔ٹو کا اصل نام کیا ہے؟

(A) گوڈون آسٹن　(B) کیم لو　(C) کائٹ ٹو　(D) کارگل

لاہور بورڈ

مطالعہ پاکستان (گروپ-سیکنڈ) (انشائیہ)

وقت: 1:45 منٹ (نیو کورس 2019 سالانہ) کل نمبر: 40

نوٹ: حصہ اول اور دوم لازمی ہیں۔

﴿حصہ اول﴾

2۔ کوئی سے چھ سوالات کے مختصر جوابات دیجئے۔ (6x2=12)

i۔ سائنٹفک سوسائٹی کب اور کس نے قائم کی؟

ii۔ 1946ء کی عبوری حکومت کے کوئی دو مسلم لیگی وزراء کے نام لکھیے۔

iii۔ بھارت نے ریاست جوناگڑھ پر کس طرح قبضہ کیا؟

iv۔ مہاجرین کی آبادکاری کے لئے قائداعظمؒ کے کوئی دو اقدامات لکھیے۔

v۔ پاکستان کے شمالی پہاڑی علاقوں سے متعلق دو نکات تحریر کیجیے۔

vi۔ معاشی عدم توازن سے کیا مراد ہے؟

vii۔ بنیادی اصولوں کی کمیٹی کی پہلی رپورٹ کب اور کس کے دور میں پیش ہوئی؟

viii۔ پارلیمنٹ کے مالیاتی اختیارات سے متعلق دو نکات تحریر کیجیے۔

ix۔ ڈینگی بخار کا کیا علاج ہے؟

3۔ کوئی سے چھ سوالات کے مختصر جوابات دیجئے۔ (6x2=12)

i۔ پاکستان کے دو مشہور میلوں اور عرسوں کے نام لکھیے۔

ii۔ وادی سندھ کے قدیم باشندے کس قسم کے جنگی آلات اور اوزار استعمال کرتے تھے؟

iii۔ بلوچی شاعری کے حوالے سے رزمیہ شاعری کے موضاعات لکھیے۔

iv۔ اردو زبان کی ترویج کے سلسلے میں دو شعراء کے نام لکھیے۔

v۔ جمہوریت کا قیام کیوں ضروری ہے؟

vi۔ پاکستان کی دو اہم معدنیات کے نام لکھیے۔

vii۔ پاکستان کی دو اہم درآمدات کے نام لکھیے۔

viii۔ کم عمری کی شادی کی کیا سزا ہے؟

ix۔ قومی سلامتی سے کیا مراد ہے؟

﴿حصہ دوم﴾

(ہر سوال کے (8) نمبر ہیں)

نوٹ: ہر سوال کے (8) نمبر ہیں۔

4۔ مطالبہ پاکستان کے پانچ محرکات بیان کیجئے۔

5۔ اچھے نظام حکومت کی راہ میں حائل رکاوٹوں کا ذکر کیجئے۔

6۔ پاکستان میں قومی یکجہتی کے مسائل بیان کیجئے۔

بہاولپور بورڈ

مطالعہ پاکستان (گروپ۔فرسٹ) (معروضی)

(نیو کورس 2019 سالانہ)

وقت: 15 منٹ　　کل نمبر: 15

1	(A)	(B)	(C)	(D)	6	(A)	(B)	(C)	(D)	11	(A)	(B)	(C)	(D)
2	(A)	(B)	(C)	(D)	7	(A)	(B)	(C)	(D)	12	(A)	(B)	(C)	(D)
3	(A)	(B)	(C)	(D)	8	(A)	(B)	(C)	(D)	13	(A)	(B)	(C)	(D)
4	(A)	(B)	(C)	(D)	9	(A)	(B)	(C)	(D)	14	(A)	(B)	(C)	(D)
5	(A)	(B)	(C)	(D)	10	(A)	(B)	(C)	(D)	15	(A)	(B)	(C)	(D)

نوٹ: ہر سوال کے چار ممکنہ جوابات C,B,A اور D دیئے گئے ہیں۔ جوابی کاپی پر ہر سوال کے سامنے دیئے گئے دائروں میں درست جواب کے مطابق متعلقہ دائرہ کو مارکر یا پین سے بھر دیجئے۔ ایک سے زیادہ دائروں کو پُر کرنے یا کاٹ کر پُر کرنے کی صورت میں مذکورہ جواب غلط تصور ہوگا۔

1۔ آل انڈیا مسلم لیگ کا قیام کب عمل میں آیا؟

(A) 1903ء　(B) 1906ء　(C) 1909ء　(D) 1911ء

2۔ تقسیم برصغیر کے وقت ہندوستان میں کون وائسرائے تھا؟

(A) لارڈ کرزن　(B) لارڈ ویول　(C) لارڈ منٹو　(D) لارڈ ماؤنٹ بیٹن

3۔ پاکستان کا کل رقبہ ہے؟

(A) 596096 مربع کلومیٹر　(B) 696096 مربع کلومیٹر　(C) 796096 مربع کلومیٹر　(D) 896096 مربع کلومیٹر

4۔ بنگلہ دیش کب بنا۔

(A) 1971ء　(B) 1972ء　(C) 1973ء　(D) 1974ء

5۔ شالامار باغ پاکستان کے کس شہر میں ہے؟

(A) اسلام آباد　(B) لاہور　(C) کراچی　(D) کوئٹہ

6۔ پنجابی زبان کے کتنے لہجے ہیں؟

(A) 02　(B) 03　(C) 06　(D) 08

7۔ حضرت محمد ﷺ نے اسلامی ریاست کی ابتدا کہاں سے فرمائی؟

(A) مکہ　(B) مدینہ　(C) جدہ　(D) ریاض

8۔ پاکستان کا نہری نظام کتنا پرانا ہے؟

(A) 100 سال کا　(B) 125 سال　(C) 150 سال　(D) 175 سال

9۔ خواتین کا کام کی جگہ پر ہراساں کرنے کے خلاف حفاظت کا قانون کب منظور ہوا۔

(A) 2010ء　(B) 2011ء　(C) 2012ء　(D) 2013ء

10۔ پاکستان میں ایٹمی دھماکے کب کیے گئے؟

(A) 1979ء　(B) 1998ء　(C) 1999ء　(D) 2000ء

بہاولپور بورڈ

مطالعہ پاکستان (گروپ فرسٹ) (انشائیہ)

وقت: 1:45 منٹ (نیو کورس 2019 سالانہ) کل نمبر: 40

نوٹ: حصہ اول اور دوم لازمی ہیں۔

حصہ اول

ہدایات: حصہ اول یعنی سوال نمبر 2 اور سوال نمبر 3 میں سے ہر سوال کے (6-6) اجزاء کے مختصر جوابات تحریر کریں۔ جبکہ حصہ دوم لازمی ہے۔ جوابی کاپی پر وہی سوال نمبر اور جزو نمبر درج کریں جو کہ سوالیہ پرچہ پر درج ہے۔

حصہ اول

2۔ کوئی سے چھ سوالات کے مختصر جوابات دیجئے۔ (6x2=12)

(i) آل انڈیا مسلم لیگ کے قیام کے کوئی سے دو اسباب بیان کریں۔

(ii) کانگریسی وزارتوں کا رویہ مسلمانوں کے ساتھ کیسا تھا؟

(iii) پاکستان کے قیام کے بعد انتظامی مشکلات بیان کریں۔

(iv) پاکستان اور بھارت کے درمیان فوج کی تقسیم مختصراً بیان کریں۔

(v) پاکستان نے کب اور کہاں ایٹمی دھماکے کیے؟

(vi) کوہستان ہندوکش کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟

(vii) مقامی حکومت سے کیا مراد ہے؟

(viii) پاکستان کے 1973ء کے آئین کے مطابق "مسلمان" کی تعریف کریں۔

(ix) ڈینگی بخار کی دو احتیاطی تدابیر لکھیں۔

3۔ کوئی سے چھ سوالات کے مختصر جوابات دیجئے۔ (6x2=12)

(i) پاکستان کے دو مشہور میلوں کے نام تحریر کیجئے۔

(ii) پشتو حروف تہجی کب اور کس نے تیار کئے؟

(iii) کشمیری زبان کا مشہور اور ادبی لہجہ کون سا ہے؟

(iv) قومی یکجہتی کی کیا اہمیت ہے؟

(v) پاکستان میں ذرائع آبپاشی کے دو ذرائع لکھیں۔

(vi) پاکستانی صنعتوں کو توانائی دینے والی دو معدنیات کے نام لکھیں۔

(vii) خواتین کے خلاف تشدد کی روک تھام کے لئے حکومت پنجاب کے دو اقدامات تحریر کیجئے۔

(viii) وزارت خارجہ کیا فرائض سرانجام دیتی ہے؟

(ix) معاشی ترقی کے لئے پاکستان کی خارجہ پالیسی کا کیا کردار ہے؟

حصہ دوم

(ہر سوال کے (8) نمبر ہیں)

سوال نمبر 4: قرارداد لاہور کے نکات اور اہمیت پر مضمون لکھیں۔

سوال نمبر 5: پاکستان میں قومی رابطے کی زبان اُردو کو کیوں کہا جاتا ہے؟

سوال نمبر 6: پاکستان کی خارجہ پالیسی کی تشکیل کے ذرائع بیان کریں۔

(ساہیوال بورڈ گروپ پہلا)

1	2	3	4	5	6	7	8	9	10
C	C	C	D	B	B	C	B	A	A

(سرگودھا بورڈ گروپ پہلا)

1	2	3	4	5	6	7	8	9	10
D	D	D	D	D	A	B	C	C	C

(فیصل آباد بورڈ گروپ پہلا)

1	2	3	4	5	6	7	8	9	10
C	B	A	B	C	D	B	A	A	B

(گوجرانوالہ بورڈ گروپ پہلا)

1	2	3	4	5	6	7	8	9	10
B	B	B	C	C	D	A	B	B	B

(ملتان بورڈ گروپ پہلا)

1	2	3	4	5	6	7	8	9	10
A	A	D	D	A	C	A	C	D	B

(ڈی جی خان بورڈ گروپ پہلا)

1	2	3	4	5	6	7	8	9	10
D	D	A	C	A	B	C	B	D	A

(راولپنڈی بورڈ گروپ پہلا)

1	2	3	4	5	6	7	8	9	10
A	B	D	C	A	A	D	C	C	B

(لاہور بورڈ گروپ دوسرا)

1	2	3	4	5	6	7	8	9	10
C	D	A	A	C	B	C	B	C	A

(بہاولپور بورڈ گروپ پہلا)

1	2	3	4	5	6	7	8	9	10
B	D	A	A	B	C	B	A	A	B

☆☆☆☆☆☆